فرمانروایانِ اسلام

ڈاکٹر غلام جیلانی برق

Marfat.com

فرمانروایانِ اسلام

(لین پول)

مترجم

ڈاکٹر غلام جیلانی برقؔ

الفیصل
ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

923.1 Barq, Ghulam Jilani
Farmarawayan-e-Islam/ Ghulam Jilani Barq.- Lahore: Al-Faisal Nashran, 2012.
306p.

1. Sawaneh I. Title Card.

ISBN 969-503-836-0

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

جنوری 2012ء
محمد فیصل نے
آر۔آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
قیمت:-/300روپے

AL-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street, Urdu Bazar, Lahore. Pakistan
Phone: 042-7230777 & 042-7231387
http: www.alfaisalpublishers.com
e.mail: alfaisalpublisher@yahoo.com

Marfat.com

فہرست

شمار	نام	صفحہ
	جداول۔ممالک اسلامی	7
	حرفِ اول	
	مقدمۂ مولف	9
	مقدمۂ طبع جدید	19
	بابِ اول (خلفاء)	
۱۔	خلفائے راشدین	21
۲۔	خلفائے اموی	25
۳۔	خلفائے عباسی	29
	باب دوم (اسپانیہ)	33
۴۔	اندلس کے اموی خلیفے	34
۵۔	بنی حمود (مالقہ)	37
۶۔	بنی حمود (الجزیرۃ الخضرا)	38
۷۔	بنی عباد (اشبیلیہ)	39
۸۔	بنی زیری (غرناطہ)	39
۹۔	بنی جہور (قرطبہ)	40
۱۰۔	بنی ذی النون (طلیطلہ)	40
۱۱۔	بنی عامر (دلنشیہ)	41
۱۲۔	امرائے تجیبی دنبی ہُود (سرقسطہ)	41
۱۳۔	امرائے دانیہ	42
۱۴۔	بنی نصر (غرناطہ)	43
	باب سوم (شمالی افریقہ)	47
۱۵۔	ادارسہ (مراکش)	48
۱۶۔	بنی اغلب (تونس وغیرہ)	49
۱۷۔	بنی زیری (تونس)	51
۱۸۔	بنی حماد (الجزائر)	52
۱۹۔	مرابطین (مراکش وغیرہ)	53
۲۰۔	موحدین (شمالی افریقہ وغیرہ)	56
۲۱۔	بنی حفص (تونس)	59
۲۲۔	بنی زیان (الجزائر)	62
۲۳۔	امرائے بنی مرین (مراکش)	65
۲۴۔	شرفائے مراکش	67
	الف۔شرفائے حسنی	67
	ب۔ شرفائے فلالی	68

Marfat.com

شمار	نام	صفحہ
	باب چہارم (مصر وشام)	73
۲۵	بنی طولون	73
۲۶	آلِ اخشید	74
۲۷	فاطمی	75
۲۸	ایوبی	79
۲۹	ممالیک	87
۳۰	خدیوانِ مصر	92
	باب پنجم (یمن)	96
۳۱	بنی زیاد	97
۳۲	بنی یعفور	98
۳۳	بنی نجاح	99
۳۴	بنی صُلیح	100
۳۵	بنی حمدان	101
۳۶	بنو مہدی	102
۳۷	بنی زُریع	103
۳۸	ابو بیانِ یمن	104
۳۹	رسولیانِ یمن	105
۴۰	بنی طاہر	107
۴۱	امامانِ رسّی	108
۴۲	امامانِ صنعا	109
	باب ششم (شام والجزیرہ)	111
۴۳	بنی حمدان	114
۴۴	آلِ مرداس	116
۴۵	بنی عُقیل	120
۴۶	بنی مروان	122
۴۷	بنی مزیدَ	123
	باب ہفتم (ایران وماوراء النہر)	127
۴۸	بنی وُلف	128
۴۹	بنی ساج	129
۵۰	علویانِ طبرستان	130
۵۱	آل طاہر	131
۵۲	صفاری	132
۵۳	سامانی	133
۵۴	ترکستان کے ایلک خانی	136
۵۵	آلِ زیار	138
۵۶	بنی حسنویہ	139
۵۷	آل بویہ	140
۵۸	دیالمہ کا کویہ	144
	باب ہشتم (سلابھہ)	147
۵۹	سلابھہ	148

شمار	صفحہ
ا۔ سلاجقہ بزرگ	150
ب۔ سلاجقہ کرمان	151
ج۔ سلاجقہ شام	152
د۔ سلاجقہ عراق وکردستان	152
۶۰۔ امرائے دانشمندیہ	154
باب نہم (اتابک)	158
۶۱۔ آل بوری (اتابکانِ دمشق)	159
۶۲۔ امرائے زنگی	160
ا۔ اتابکان موصل	161
ب۔ تابکان شام	162
ج۔ اتابکان سنجر	162
د۔ اتابکان الجزیرہ	162
امرائے بگ تگینی	164
۶۳۔ اُرتقیہ	165
۶۴۔ ا۔اُرتقیہ کیفا	166
ب۔ماردین	167
۶۵۔ شاہانِ ارمینیہ	168
۶۶۔ اتابکان آذربائیجان	169
۶۷۔ سلغریان یا اتابکانِ فارس	170
۶۸۔ امرائے ہزاراسپی	172
۶۹۔ خوارزم شاہی	174
۷۰۔ قتلغ خانی	176
باب دہم (سلجوقیوں کے جانشین ایشیائے خوردمیں)	179
۷۱۔ امرائے کراسی	
۷۲۔ امرائے صردخان	
۷۳۔امرائے آیدین	
۷۴۔امرائے من تشا	
۷۵۔امرائے حمید	
۷۶۔ امرائے قرمان	
۷۷۔امرائے کرمیاں	
۷۸۔امرائے تکہ	
۷۹۔ امرائے قزل احمدلی	
۸۰۔ سلاطین عثمانی	
باب یازدہم (مغل)	195
۸۱۔ قاآنانِ اعظم	198
۸۲۔ ایلخانان ایران	205
۸۳۔ خانانِ سیر اُردو	210
۸۴۔ خانانِ کریمیا (یا قُرم)	218

Marfat.com

شمار	صفحہ
۸۵۔ خاندانِ چغتائی	227
باب دوازدہم (ایران)	231
۸۶۔ آل جلائر	231
۸۷۔ آل مظفر	234
۸۸۔ سربداران	235
۸۹۔ امرائے کرت (ہرات)	236
۹۰۔ امرائے قراقویون لو	238
۹۱۔ آق قویون لو	239
۹۲۔ صفویہ	242
۹۳۔ افاغنہ	243
۹۴۔ افشاریہ	243
۹۵۔ زندیہ	243
۹۶۔ قاچاریہ	244
باب سیزدہم (ماوراءُالنہر)	248
۹۷۔ تیموری	249
۹۸۔ شیبانی	254
۹۹۔ امرائے جانی ہشترخانی	258
۱۰۰۔ امرائے منگیت	260
۱۰۱۔ خانانِ خیوہ	261
۱۰۲۔ خانانِ خوقند	263
باب چہاردہم (ہندوستان وافغانستان)	265
۱۰۳۔ غزنوی	267
۱۰۴۔ غوری	271
۱۰۵۔ سلاطین دہلی	274
ہندوستان کے علاقائی سلسلے	281
۱۰۶۔ امراء وسلاطین بنگال	282
۱۰۷۔ سلاطین شرقی جونپور	287
۱۰۸۔ شاہانِ مالوہ	287
۱۰۹۔ سلاطین گجرات	289
۱۱۰۔ سلاطین خاندیس	291
۱۱۱۔ سلاطین دکن	292
۱۱۲۔ عمادشاہی	295
۱۱۳۔ نظام شاہی	296
۱۱۴۔ بریدشاہی	296
۱۱۵۔ عادل شاہی	297
۱۱۶۔ قطب شاہی	297
۱۱۷۔ سلاطین مغلیہ	298
۱۱۸۔ امرائے افغانستان	304

Marfat.com

ابتدائیہ

ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی تصانیف وتعارف

ڈاکٹر غلام جیلانی برق 1901ء میں لسبال (ضلع اٹک) میں پیدا ہوئے اور 12 مارچ 1985ء کو اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ کے والد علاقے کے دینی اور مذہبی عالم تھے۔ ان کا نام محمد قاسم شاہ تھا اور گاؤں میں ایک مسجد میں امامت کرتے تھے۔ اور پھر اس مسجد کو خود اپنے وسائل سے تعمیر کروایا۔ جو ابھی لسبال میں قائم ودائم ہے اور جناب قاسم شاہ صاحب اور انکی اہلیہ اسی مسجد کے احاطے میں مدفون ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نسل در نسل ایک مذہبی و دینی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم دینی مدرسوں میں حاصل کی جس میں مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل وغیرہ شامل ہیں۔ پھر بائیس سال کی عمر میں میٹرک کیا اور انگریزی تعلیم کی طرف راغب ہوئے۔ عربی میں گولڈ میڈل لیا۔ ایم اے فارسی کیا اور 1940ء میں پی ایچ ڈی کیا۔ اس وقت آپ 37 سال کے تھے۔ اور تھیسیس انگلش زبان میں امام ابن تیمیہ لکھا۔ اس کی تصحیح مولانا مودودی سے کروائی۔ پہلے مولوی تھے مسجد میں نماز پڑھاتے تھے پھر 1920ء سے 1933ء تک اسکول ٹیچر رہے پھر 1934ء سے 1957ء تک کالج میں عربی کے پروفیسر رہے۔ آپ کے PHD کا تھیسس HARVARD اور OXFORD یونیورسٹیوں سے پاس ہوا۔ اور یوں آپ مولوی غلام جیلانی سے ڈاکٹر غلام جیلانی برق بن گئے۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کی والدہ نے خواب دیکھا کہ آسمانوں میں پرندے اُڑ رہے ہیں اور ان کی چونچوں میں تختیاں ہیں۔ ایک پر ڈاکٹر صاحب کا نام سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔ اور باقی دوسرے بھائیوں کا نام عام حروف میں لکھا ہے۔

آپ کے بڑے بھائی غلام ربانی عزیز بھی پچیس اسلامی کتب کے مصنف تھے اور گورنمنٹ سروس کے آخر میں قصور کالج سے بطور پرنسپل ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ نے کئی کتب کا عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا۔ اسلام پر تحقیقی کتب لکھیں جس میں اسلام کا طول وعرض، حکمائے عالم مشہور ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بھائی نور الحق علوی تھے۔ جو عربی کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسر تھے۔ (1915ء تا 1944ء) اور عربی گرائمر پر مستند عالم سمجھے جاتے تھے۔ علامہ اقبال آپ سے عربی گرائمر اور

عربی تاریخ ادب پر اکثر تبادلہ خیال کرتے اور مشورہ لیتے۔(میری داستان حیات۔ڈاکٹر برق) اس کا ذکر ڈاکٹر برق صاحب نے اپنی خودنوشت داستان حیات میں کیا ہے۔ڈاکٹر صاحب کے رشتہ دار بھی اسلامی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔

جناب غلام ربانی عزیز کو 1982ء میں سیرت طیبہ لکھنے پر آدم جی ایوارڈ بھی ملا تھا۔سیرت طیبہ پر آپ نے دو کتب تحریر کی تھیں۔ برصغیر میں تین بھائی اور تینوں اسلامی علوم کے عالم۔ یہ جناب قاسم شاہ صاحب اور انکی اولاد کے لئے پاک و ہند میں ایک منفرد عزاز تھا۔ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی غلام یحیٰی صاحب بھی تعلیم و تدریس کے شعبہ سے تعلق رکھتے تھے۔ڈاکٹر صاحب اک ہمہ جہت شخصیت اور ایک ادارہ تھے۔دلکش شخصیت کے مالک اور آنکھوں سے ذہانت عکس ریز تھی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کا حلقہ احباب وسیع تھا۔ان میں مولانا مودودی' ڈاکٹر باقر' ڈاکٹر عبداللہ' شورش کاشمیری' پروفیسر اشفاق علی خان' جنرل عبدالعلی ملک (شاگرد) ڈاکٹر فضل الٰہی (جید عالم) مولانا زاہد الحسینی' مولوی غلام جیلانی' پروفیسر ڈاکٹر اجمل' ڈاکٹر حمید اللہ' پروفیسر سعادت علی خان' عنایت الٰہی ملک' (مصنف و مولف) میاں محمد اکرم ایڈووکیٹ' مولانا عبدالماجد دریا آبادی' حفیظ جالندھری' طفیل ہوشیار پوری' جنرل شیریں دل خان نیازی' پروفیسر سعد اللہ کلیم صاحب (مصنف)، کیپٹن عبداللہ خان (مصنف و مولف) صوفی غلام مصطفےٰ تبسم' شیخ عبدالحکیم' شیخ محمد افضل صاحب سردار امیر اکبر خان (مشہور ایڈووکیٹ) کرنل محمد خان' جنرل شوکت' جنرل شفیق الرحمان' احمد ندیم قاسمی' جسٹس کیانی شامل تھے۔

الفیصل ناشران و تاجران کتب کو یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ ڈاکٹر صاحب کی کتب کو اعلیٰ درجے کی طباعت' کاغذ' متناسب سائز' دیدہ زیب سرورق اور خوب صورت آرٹ و مصوری سے مزین کریں اور قارئین کو پیش کریں۔ڈاکٹر صاحب کو خوبصورتی' حسن کائنات' جمال' موسیقیت' فنون لطیفہ سے عشق تھا کیوں کہ بقول ان کے اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ڈاکٹر برق اِک عہد ساز انسان تھے اور مستقبل پر گہری نگاہ رکھتے تھے۔ہم ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی حد درجہ کوشش کر رہے ہیں اُمید ہے ہمارا معیار اشاعت و طباعت قاری کے ذوق سلیم کے مطابق ہوگا۔کتاب قاری اور مصنف کے درمیان پل کا کام کرتی ہے۔اس لئے یہ پل یہ رابطہ حسین سے حسین تر کی جانب سفر کرتا رہے گا۔(انشاءاللہ)

وآخر دعوانا ان الحمد اللہ رب العالمین

ناشر: محمد فیصل

Marfat.com

حرفِ اوّل

لین پول نے اس کتاب کی تصنیف پر بیس برس صرف کیے اور نہایت قابل اعتماد ذرائع سے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کتاب کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ دنیائے اسلام کے تمام فرمانروا سلسلے جو زمین کے مختلف حصوں پر آج تک حکمران رہے ہیں، یہاں جمع کر دیئے گئے ہیں اور یہ وصف عربی اور فارسی کی کسی اور کتاب میں موجود نہیں۔ اس میں کلام نہیں کہ کچھ سلسلے رہ بھی گئے ہیں مثلاً ملوک شبانکارہ، ملوک ہرموز سادات مرعشی وغیرہ۔ لیکن وہ اس قدر غیر اہم اور غیر معروف تھے کہ ان کے متعلق معلومات فراہم کرنا مشکل تھا اور غالباً اسی وجہ سے وہ نظر انداز کر دیے گئے۔ دوسری جنگ کے بعد کئی نئی اصلاحی سلطنتیں ظہور میں آئیں۔ مثلاً انڈونیشیا، ملایا، پاکستان، عراق، کویت، وفاقِ جنوبی عرب، شام، جارڈن، لیبیا، طرابلس، سوڈان اور کئی افریقی ریاستیں ان کا ذکر اس کتاب میں موجود نہیں۔ کیوں کہ یہ کتاب بہت پہلے کی لکھی ہوئی ہے ان سلسلوں کو ضبط کرنے کے لیے نئی کتاب کی ضرورت ہے۔

فاضل مصنف نے ۱۱۹ سلسلوں کا ذکر کیا ہے اور ہر سلسلے کے متعلق تین باتوں کا خاص التزام کیا ہے۔

اول۔ ان اسباب کا سراغ لگایا جو اس سلسلے کے ظہور و عروج کا باعث بنے۔

دوم۔ اس سلسلے کے تمام فرمانرواؤں کے نام بہ ترتیب جلوس و بہ قید سنین ہجری و عیسوی درج کیے۔

سوم۔ اور ہر سلسلے کے آخر میں اس کا مکمل شجرۂ نسب دے کر یہ بھی بتا دیا کہ ترتیب جلوس میں اس کا نمبر کیا تھا۔ بدیگر الفاظ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ پوری صحت، جامعیت اور اختصار کے ساتھ ان چند سو صفحات میں آ گئی ہے۔ یہ امتیاز صرف اسی کتاب کو حاصل ہے کہ مکمل ہونے کے

Marfat.com

علاوہ صحیح بھی ہے اور مختصر بھی، ورنہ اکثر تاریخوں کے واقعات مشتبہ اور سنین غلط ہوتے ہیں اور ایک محقق ان پر اعتماد نہیں کر سکتا۔

مترجم کا اضافہ

(۱) مصنف نے ۱۸۹۳ء تک کے واقعات کا ذکر کیا تھا، میں نے حواشی میں یہ سلسلہ ۱۹۶۴ء تک پہنچا دیا ہے۔ (۲) اصل کتاب کی بعض تاریخیں اہل مطبع کی غفلت کی وجہ سے غلط درج ہو گئی تھیں انہیں صحیح کر دیا ہے۔ (۳) اور رجال و اماکن کے متعلق پاورق میں تشریحی نوٹ دے دیے ہیں۔ ان تشریحی حواشی، شہور و سنین کی اس تصحیح اور واقعات کے اس اضافے کے بعد یہ ترجمہ اصل کتاب سے بھی زیادہ مفید بن گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہندو پاکستان کے محققین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

باقی زبانوں میں تراجم

گو یہ کتاب حجم کے لحاظ سے چھوٹی ہے لیکن دنیا کے علم میں اس قدر شہرت حاصل کر چکی ہے کہ مشہور مستشرق برہلڈ نے اس کا روسی زبان میں، خلیل اوہم نے ترکی میں اور عباس اقبال نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اسی طرح مشہور مستشرق زنبار Zanibour نے تاریخ اسلام کے متعلق جو نسب نامہ تیار کیا تھا۔ اس کا ماخذ بھی یہی ہے۔ بحمد اللہ کہ آج اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی تیار ہو گیا ہے اور طلبۂ ہندو پاکستان کی ایک بہت بڑی ضرورت پوری ہو گئی ہے۔

کیمبل پور

۲۰۔ جون ۱۹۶۷ء

والسلام

برق

Marfat.com

مقدمۂ مؤلّف

میں نے برٹش میوزیم میں بیس برس تک اسلامی سکول کے متعلق تحقیق کی اور یہ کتاب اسی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ جب میں اپنی کتاب ''فہرست سکوکاتِ شرقی و ہندی'' کی تیرہویں جلد لکھ رہا تھا تو مجھے بار بار تاریخی فہرستوں کی طرف رجوع کرنا پڑتا تھا۔ انگریزی میں اس فن پر صرف ایک ہی ماخذ تھا۔ یعنی پرنسپ Princep کی تاریخی فہرستیں۔ جنہیں ایڈورڈ تھامس نے طبع کیا تھا۔ دورانِ تحقیق مجھے معلوم ہوا کہ پرنسپ کی یہ فہرستیں بعض مقامات پر غلط ہیں۔ چنانچہ صحیح اسما و سنین حاصل کرنے کے لیے مجھے اسلامی مآخذ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ ''فہرست مسکوکات'' کے مقدمہ میں جس قدر اسلامی سلاطین اور ان کے سلسلوں کا ذکر آیا ہے وہ خاص مشرقی مآخذ سے حاصل کیے گئے ہیں۔ عموماً میں سوچا کرتا تھا کہ اگر ان سلسلوں کو علیحدہ کتابی صورت میں طبع کرا دیا جائے تو یقیناً مفید رہے گا۔ چنانچہ فہرست مسکوکات کی تکمیل کے بعد سلاطین اسلام کی فہرستوں اور نسب ناموں کو جداگانہ شائع کر رہا ہوں۔

یہاں یہ عرض کر دینا بے جا نہ ہوگا کہ اس کتاب کے مندرجات ''فہرست مسکوکات'' کی بالکل نقل نہیں ہیں بلکہ اس میں مندرجہ ذیل اضافے کیے گئے ہیں۔

(۱) اس کتاب میں چند ایسے سلسلوں کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے جو ''فہرست مسکوکات'' میں شامل نہیں تھے۔

(۲) اور ہر سلسلے سے پہلے ایک تاریخی مقدمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ان مقدمات میں سلسلوں کے داخلی حالات کا ذکر موجود نہیں بلکہ صرف ان واقعات کا ذکر ہوا ہے جن کا تعلق اس سلسلے کی بقا و فنا سے تھا۔ نیز ہر سلسلے کے اصل و نسب، وسعتِ سلطنت اور مراحل عروج و زوال سے بھی بحث کی گئی ہے۔

Marfat.com

شروع میں میرا ارادہ ایک مختصری کتاب تیار کرنے کا تھا۔ اس لیے تاریخی واقعات نہایت مختصراً بیان ہوئے۔ چونکہ آج تک دنیائے علم میں کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی جو مختلف اسلامی فرمانرواؤں کے باہمی تعلقات، ان کے مراتب اور طریقِ کار پر روشنی ڈالتی اور یہ بتاتی کہ کون کس کا جانشین بنا۔ اس لیے یہ کتاب طلبۂ تاریخ کے لیے بہت مغتنم ثابت ہوگی، اور میں اپنے طویل تحقیقاتی تجربے کی بنا، پر کہہ سکتا ہوں کہ ایسی کتاب کی شدید ضرورت موجود تھی۔ جواب پوری ہو گئی۔

طبقات سلاطین دیتے وقت میں نے جغرافیائی ترتیب کو مدِ نظر رکھا ہے یعنی آغازِ اسپانیہ سے کیا، جو سب سے پہلے خلفائے بغداد کی اطاعت سے آزاد ہوا تھا اور افغانستان و ہندوستان کے ذکر پر کتاب کا خاتمہ کیا۔ صرف ایک آدھ مقام پر جغرافیائی ترتیب کو مجبوراً نظر انداز کرنا پڑا۔ مثلاً اصل کتاب کا صفحہ ۹۸ ملاحظہ ہو۔ جہاں اس ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا۔

ہر سلسلے کا آغاز ایک تاریخی مقدمہ سے کیا گیا ہے۔ بعد میں بادشاہوں کی فہرست اور شجرۂ نسب درج ہے۔ ہجری سالوں کے ساتھ عیسوی سال بھی دیے ہیں اور مقدمہ میں جہاں کہیں صرف ہجری سال دیا ہوا ہے، اسے باریک خط میں لکھا گیا ہے تا کہ ہجری و عیسوی میں امتیاز باقی رہے۔ ہر فہرست کے آخر میں خطوط وحدانی کے اندر اس خاندان کا ذکر کیا گیا ہے جو پہلے کا جانشین بنا۔

آغازِ کتاب میں سلاطینِ اسلام کے دو جدول دیے گئے ہیں۔ ایک میں عہدِ خلفاء کا ذکر ہے اور دوسرے میں ان سلاطین کا جو خلفاء (امیہ و عباسیہ) کے بعد آئے۔ ان جداول سے ہر سلطنت کی وسعت و حالت معلوم ہو سکتی ہے۔ جو لوگ فنِ سکہ شناسی سے دلچسپی رکھتے ہیں، وہ ان جداول سے فوراً معلوم کر سکتے ہیں کہ کس سلسلہ کا کس زمانہ میں سکہ چلتا تھا۔ علاوہ ازیں مختلف خاندانوں کی حدودِ سلطنت، جغرافیائی لحاظ سے ان کا مقام، باہمی روابط اور مختلف ولایات و ممالک میں کون کس کا جانشین بنا۔ یہ سب وہ مسائل ہیں جو ان جداول سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

خلفائے (امیہ و عباسیہ) کی حدودِ سلطنت مغرب میں اندلس اور مشرق میں کنارۂ جیحوں تک پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ خلافت کا زوال اس کے انتہائی نقطوں سے شروع ہوا۔ سب

Marfat.com

سے پہلے سلاطینِ قرطبہ خلفائے مشرق کے حلقۂ اطاعت سے آزاد ہوئے۔اس کے بعد ادارسیہ، بنی،غلب، بنی طولون، آل، اخشید اور فاطمی خلفاء نے نہ صرف آزادی کا علم بلند کیا بلکہ خلافتِ بغداد کے مقابلہ میں اپنی خلافت قائم کرلی۔

اسی زمانے میں طاہری، صفاری، سامانی اور ویلمی (آلِ زیاد و بویہہ) خلافت کے شرقی نقطے یعنی کنارِ جیحوں سے ابھرے اور بڑھتے بڑھتے بغداد کے قریب جا پہنچے۔ یہاں تک کہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۳۲۴ھ (۱۹۔ دسمبر ۱۹۴۵ء) کو ویلمی بغداد میں داخل ہو گئے اور عنانِ اختیارات سنبھال لی۔خلیفہ کا اثر صرف قصرِ خلافت تک محدود رہ گیا اور بعض اوقات محل میں بھی ویلمیوں ہی کی بات مانی جاتی تھی اور خلیفہ عضوِ معطل بن کر رہ گیا تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد ترکوں کے گروہ اسلامی ممالک میں داخل ہونے لگے۔غزنویوں نے افغانستان میں طرح سلطنت ڈالی، سلجوقیوں نے حدود مملکت ہرات سے بحیرۂ روم تک وسیع کرلیں اور بخارا سے مصر تک کے تمام ممالک زیرنگیں کر لیے۔ جب سلجوقیوں کو زوال آنے لگا تو اتابکوں یا سلجوقی سپہ سالاروں کے چند ایک سلسلے مختلف منطقوں پر حکومت کرنے لگے۔ مغرب میں شامل دیارِ بکر اور عراق پر اتابک قابض ہو گئے اور مشرق میں خوارزم شاہیوں نے ایک ایسی سلطنت کی بنیاد ڈالی جس میں نہ صرف سلجوقیوں کے بیشتر علاقے شامل تھے بلکہ اس کی حدود افغانستان (جس پر پہلے غزنوی اور پھر غوری قابض رہے) تک پھیلی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد مشرق پر مرگ و ہلاکت کا ایک طوفان ٹوٹ پڑا۔یعنی شمالی صحراؤں سے مغلوں کا سیلاب اسلامی ممالک میں داخل ہو گیا اور ہر چیز کو خاک و خون میں ملاتا ہوا آگے نکل گیا۔ مصر میں سلطان صلاح الدین کے غلاموں نے چند اہم سلسلوں کی بنیاد ڈالی اور شمالی افریقہ کے لمبے ساحل پر بوبریوں (بنی مرین، بنی زیان و بنی حفص) نے چند سلطنتیں قائم کرلیں۔ادھر اندلس میں عیسائیوں نے مسلمانوں سے سلطنت چھین لی۔

تو یہ ہیں وہ واقعات جن پر پہلا جدول مشتمل ہے دوسرے جدول میں مغلوں کے حملے سے لے کر اب تک کے واقعات درج ہیں۔

جداول کی ترتیب یوں ہے کہ دائیں طرف انچ انچ کے فاصلہ پر قرن دکھائے گئے ہیں اور اوپر ممالک ۔ آغاز ۴۱ھ سے کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں حدودِ سلطنت اس تیزی سے بدلتی رہیں اور جغرافیائی حالات میں وہ مدو جزر تھا کہ کوئی تسلی بخش جدول کھینچنا آسان نہ تھا۔ اس لیے خلفائے اموی سے ابتدا کی گئی۔

ہم نے یہ کوشش تو کی ہے کہ ہر ملک کے نیچے اس کے تمام خاندانوں اور سلسلوں کا ذکر آ جائے لیکن ہر سلطنت کی جغرافیائی وسعت کو دکھانے سے ہم قاصر رہے ہیں۔ ہماری سب سے بڑی کوشش یہ تھی کہ زمان و مکان کے لحاظ سے کسی سلسلے کا ذکر اس کے اصلی اور صحیح مقام پر ہو لیکن بعض مقامات پر ترتیبی مشکلات اور قلتِ گنجائش کی وجہ سے ہم اس شرط پر بھی قائم نہ رہ سکے۔ چونکہ ترکوں اور مغلوں نے دنیا کے افکار میں کوئی اضافہ نہیں کیا تھا، اس لیے جداول میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں رکھی گئی۔

جداول میں کہیں کہیں مشہور بادشاہوں اور خلیفوں کے نام بھی دے دیئے گئے ہیں اور یہ عموماً اس صورت میں کیا گیا ہے۔ جب کسی فرمانروا کے نام سے محققین یورپ آگاہ تھے۔

مشرقی فرمانرواؤں کے نام اس قدر طویل ہوتے ہیں کہ یورپ کے ایک طالب علم کو عموماً پتہ نہیں چل سکتا کہ مشرق میں فلاں بادشاہ کس نام سے مشہور ہے۔ اوائل اسلام میں مردوں کے نام بسیط اور زیادہ سے زیادہ دو لفظوں سے مرکب ہوا کرتے تھے۔ مثلاً محمد، احمد اور عمر جن کے ساتھ کبھی کنیت شامل ہو جاتی تھی۔ مثلاً ابوالحسن وغیرہ اور کبھی والد کا نام بڑھا دیا جاتا تھا۔ مثلاً احمد بن طولون۔ نام لکھتے وقت کنیت کو حذف کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ابوبکر کے ساتھ نہ خلیفہ کا لفظ بڑھانے کی ضرورت ہے نہ والد کا نام لکھنے کی۔ بعض سلسلے ایسے بھی ہیں، جن میں کئی بادشاہ ہمنام ہیں۔ ایسی صورت میں امتیاز کی خاطر کنیت اور والد کا نام درج کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کسی سلسلے میں ایک نام کا ایک ہی فرمانروا ہو مثلاً احمد طولونی (احمد بن طولون) یا موسائے اول زیانی (ابوحمو) تو پھر کسی امتیازی علامت کی ضرورت نہیں۔

لیکن کچھ عرصہ بعد سلاطین نے اپنے ناموں کے ساتھ آرائشی یا مذہبی القاب لگا لیے۔ مثلاً

Marfat.com

نورالدین وناصرالدین وغیرہ اسماء سے پہلے اورالمنصور۔السعیدوالرشید ناموں کے بعد۔ہارون کو اہل یورپ Asron کہتے ہیں اور اہل اسلام ہارون الرشید۔اسی طرح صلاح الدین ایوبی کومغرب میں Saladin کے نام سے یادکیا جاتا ہےاورمشرق میں الملک الناصرصلاح الدین یوسف بن ایوب۔جن بادشاہوں کے نام لمبے چوڑے ہوں وہ یاتو اپنے مشہورلقب سے پکارے جاتے ہیں اور یااس لقب سے جوالدین کی طرف مضاف ہو۔مثلاً صلاح الدین ایوبی کے بھائی کو العاول والملک بھی کہاجاتا ہےاورسیف الدین بھی۔

اتابکان موصل اپنے ذاتی ناموں سے بھی پکارے جاتے ہیں اور ان کے القاب بھی استعمال ہوتے ہیں۔ان فرمانرواؤں کے القاب اس قدرمشہور ہیں کہ صرف لقب ہی کافی ہیں۔ مثلاً عمادالدین زنگی وعزالدین مسعود۔

اس کتاب کی فہرستوں میں عموماً کنیت کونظرانداز کردیاگیاہےاس لیے پہلے جزوکوذاتی نام ہی تصورکیاجائے۔جس صورت میں کہ کئی بادشاہوں کالقب ایک ہی ہو، وہاں ذاتی نام کاذکر ضروری ہے۔مثلاًمملوکان (مصر) میں آٹھ فرمانرواؤں کالقب المنصور تھا۔اب ان میں امتیازکی صورت یہی ہے کہ ان کے ذاتی نام بھی ساتھ درج ہوں۔مثلاً المنصور تلادون۔المنصور لاچین وغیرہ۔

اگرمیں یہاں ان تمام مآخذکاذکرکروں جہاں سے یہ معلومات حاصل کیے گئے ہیں توایک پورے کتب خانے کی فہرست دیناپڑے گی۔اس لیے کہ ایک مستشرق کوایسی کتاب لکھنے کے لیے بے شمار مآخذ استعمال کرناپڑتے ہیں۔میں نے عام معتبراسلامی تاریخوں اور چند خاص تاریخی تصانیف اوران مضامین سے فائدہ اٹھایاہے جوعلمی رسائل میں ایشیااورایشیاکے سکوں پرشائع ہونے تھے۔جہاں کہیں میں نے خاص کتاب سے کوئی خاص اطلاع حاصل کی ہے۔وہاں پاورق میں اس کاحوالہ دےدیاہے۔

اس کتاب کی بنیادسکوں پررکھی گئی ہےاورمسکوکات ہی وہ معیار ہے جس سے ہم تاریخی معلومات کی صحت اورعدم صحت کااندازہ لگاسکتے ہیں۔اس لیےاس کتاب کی اہمیت میں کوئی کلام

Marfat.com

نہیں رہ سکتا۔ چونکہ یہ تصنیف اسماء و جداول سے لبریز ہے اور طباعت کی اغلاط سے اس کا محفوظ رہنا مشکل ہے۔ اس لیے میں ممنون ہوں گا اگر کوئی صاحب غلطیوں سے مجھے آگاہ فرمائیں گے تاکہ نئے ایڈیشن کے بعد ان جداول کو استعمال کرنے والے حضرات لغزش سے بچ جائیں۔

سٹینلی لین پول

(یکم اکتوبر ۱۸۹۳ء)

۱۔ ترجمہ میں یہ امتیاز قائم نہیں رکھا گیا۔ بلکہ سال عیسوی کو سال ہجری کے بعد خطوط وحدانی میں لکھ کر اوپر ع کی علامت ڈال دی گئی ہے۔

۲۔ یہ جدول ترجمہ میں شامل نہیں کیے گئے۔

۳۔ ممالک کے ذیل میں کئی خاندان دیے گئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خاندان ان ممالک میں پیدا ہوئے تھے۔ کس زمانے میں پیدا ہوئے؟ اس امر کے لیے اعداد قرون پر نگاہ ڈالیے جس عدد کے سامنے کسی خاندان کا ذکر ہوگا، وہی اس کا زمانۂ ظہور ہوگا۔

۴۔ اصل کتاب میں یہ پیراگراف پہلے ہے اور اوپر والا پیچھے تھا۔ مضمون میں تسلسل قائم رکھنے کے لیے ہم نے ترجمے میں ترتیب بدل دی ہے۔

Marfat.com

مقدمۂ طبع جدید ۱۹۲۵ء

ازمؤلف

یہ کتاب کنسٹیبل constable کمپنی لندن نے ۱۸۹۳ء میں طبع کی تھی۔ پہلا ایڈیشن مدت سے ختم ہو چکا تھا لیکن تاریخِ مشرق کے طلبہ، یورپ کے سکّہ شناسوں اور سب سے بڑھ کر علماء امریکہ کی طرف سے اس کی مانگ جاری تھی۔ اس لیے پہلے ایڈیشن کا عکسی نسخہ تیار کرلیا گیا۔

چونکہ عکسی نسخے میں اصلاح واضافے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس لیے میں نہ تو ایڈورڈ سخاؤ Edw. Sachao سر ڈینی سن راس Sir. Denison Ras اور سر ولزلی ہیگ کی تازہ تحقیق سے فائدہ اٹھا سکا اور نہ ایشیائے خورد، شمالی ایران اور دکن کے بعض سلسلوں کا ذکر کر سکا ان نقائص کے باوجود مجھے امید ہے کہ یہ نسخہ بھی پہلے کی طرح مفید ثابت ہوگا۔

لین پول

یکم اگست ۱۹۲۵ء

باب اوّل

پہلی صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری تک

(ساتویں صدی عیسوی سے تیرہویں صدی عیسوی تک)

۱۔ خلفائے راشدین

۲۔ اموی

۳۔ عباسی

باب اوّل

خلفاء

(ساتویں صدی عیسوی سے تیرہویں صدی عیسوی تک)

جب ۶۳۲ء میں پیغمبر اسلام ﷺ کا وصال ہو گیا تو آنحضرت کے خسر جناب ابوبکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپؓ کے بعد عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ بالترتیب مسندِ خلافت پر فائز ہوئے۔ یہ چاروں فرمانروا خلفائے راشدین کہلاتے ہیں۔ ان میں سے کسی صاحب نے بھی موروثی سلطنت کا سلسلہ قائم نہیں کیا۔

۴۰ھ (۶۶۱ء) میں حضرت علی کی وفات کے بعد جناب معاویہؓ (جو امیہ کی نسل سے تھے اور قریش خاندان سے تعلق رکھتے تھے) تخت خلافت پر متمکن ہوئے اور خلفائے اموی کے سلسلے کی بنیاد ڈالی۔ ان خلفاء کی تعداد چودہ تھی اور پایۂ تخت دمشق تھا۔ گو ۱۳۲ھ (۷۵۰ء) میں یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن ان کی شاخ ہسپانیہ میں کچھ عرصے تک حکومت کرتی رہی۔ مشرق میں ان کے جانشین عباسی بنے جو آنحضرت ﷺ کے حقیقی چچا حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے تھے۔ ان خلیفوں کی تعداد سینتیس تھی۔ ان کا دارالخلافہ بغداد تھا جو ۱۴۵ھ (۷۶۲ء) میں تعمیر ہوا تھا۔ اس سلسلے کو ۶۵۶ھ (۱۲۵۸ء) میں ہلاکو خاں نے تباہ کر دیا۔ ان کی ایک شاخ جو ''خلفائے عباسی مصر'' کے نام سے مشہور ہے، کچھ عرصے تک مصر میں حکومت کرتی رہی۔ وہاں ان کا اقتدار بڑی حد تک روحانی تھا۔ جب ۹۲۲ھ (۱۵۱۷ء) میں سلطان سلیم خان اول (عثمانی فرمانروا) نے مصر کو فتح کیا۔ تو اس سلسلے کے آخری فرمانروا کو اپنے ہمراہ قسطنطنیہ لے گیا اور خلیفہ کا لقب خود اختیار کر لیا۔

آنحضرت ﷺ کے وصال کے وقت قلمرو اسلام میں صرف جزیرہ نمائے عرب شامل تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں حدودِ سلطنت کافی وسیع کر لیں ہجری کے بارہویں سال

Marfat.com

یعنی ۶۳۳ء میں جنگ سلاسل اور چند دیگر فتوحات کی وجہ سے عراق عرب (کالدیہ) اور حیرہ پر اسلامی تسلّط ہو گیا اور ایک سال بعد جنگ یرموک نے ارضِ شام کے دروازے اسلامی عساکر پہ کھول دیے ۱۴ھ (۶۳۵ء) میں دمشق اور ۱۵ھ میں حمص، انطاکیہ اور بیت المقدس مفتوح ہوئے اور ۱۷ھ (۶۳۸ء) میں فتح کیساریہ کے بعد سارے شام پر اسلامی علم لہرانے لگا۔

اسی طرح ۱۴ھ (۶۳۵ء) میں جنگ قادسیہ کے بعد مداین (جس میں کالدیہ کے پرانے دارالخلافے (یعنی سلوکیہ اور طیسفون بھی شامل تھے) نیز عراق عرب خلیج فارس تک اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا۔ دو مشہور شہروں کوفہ و بصرہ کی بنا ڈالی گئی۔ ۱۷ھ اور ۱۹ء (۶۳۸ء و ۶۴۰ء) کے درمیان خوزستان اور شوستر بھی ایرانیوں کے ہاتھ سے نکل کر اسلامی قبضہ میں چلے گئے۔

اکیسویں ہجری (۶۴۲ء) میں نہاوند کی فیصلہ کن جنگ نے ساسانی خاندان کا خاتمہ کر دیا اور قشون اسلام ایران پر چھانے لگے۔ ۴۱ھ (۶۶۱ء) میں ہرات فتح ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد مسلم افواج افغانستان کو روندتی ہوئی دریائے سندھ کے کنارے تک پہنچ گئیں اور اس علاقے پر اپنی طرف سے ایک عامل (گورنر) مقرر کر دیا۔

مسلمانوں نے ۵۴ھ (۶۷۴ء) میں بخارا اور ایک برس بعد سمرقند پر قبضہ کر لیا۔ لیکن اس سرزمین پر پورا تسلط نہ جما سکے۔ انتالیس برس بعد یعنی ۹۳ھ (۷۱۱ء) میں اس حصے پر بھی مکمل قبضہ ہو گیا۔ خلاصہ یہ کہ صرف چالیس برس کے عرصے میں مسلمان شام، عراق عرب، ایران، بخارا، افغانستان اور ہندوستان کے کچھ حصے پر قابض ہو گئے۔

یہ تو تھا ان کا حال مشرق میں، مغرب میں اسلامی فتوحات کی رفتار اتنی تیز نہ تھی۔ ۲۰ھ (۶۴۱ء) میں مصر فتح ہوا۔ ۲۶ھ (۶۴۷ء) میں افریقہ کا سارا ساحل قرطاجنہ[۲] سے دروازوں تک اسلامی تسلط میں آ گیا۔ یہاں عربوں کو بربروں کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ لوگ بڑے جنگجو واقع ہوئے تھے اور انہیں مسخر کرنا اتنا آسان نہ تھا جتنا عیاش ساسانیوں اور شام و مصر کے تن آسان رومیوں کو ۵۰ھ (۶۷۰ء) میں ساحلِ افریقہ پر قیروان (جواب ایک مشہور شہر ہے) کی بنیاد ڈالی گئی۔ جسے افریقی متصرفات کا پایۂ تخت بنا لیا گیا۔ وہاں سے قرطاجنہ پر حملہ کیا اور ۷۴ھ (۶۹۳ء)

میں اس شہر پر قبضہ جمانے کے بعد اسلامی عساکر محیط اطلس (اوقیانوس) تک نکل گئے۔

۹۱ھ (۷۱۰ء) میں طنجہ[۳] کے راستے اسپانیہ پر حملہ کیا اور وہاں طلیطلہ[۴] کو فتح کرنے کے بعد گوتھر (قوم) کے تمام متصرفات پر قابض ہو گئے۔

جنوبی فرانس بھی اسلامی یلغار سے محفوظ نہ رہا۔ ۱۰۷ھ (۷۲۵ء) میں اسلامی افواج فرانس کے وسطی حصوں تک نکل گئی تھیں۔ ۱۱۴ھ (۵۳۲ء) میں تورس Tours کے مقام پر چارلس مارٹل Charles Martel نے مسلمانوں کو شکست دے کر اس سیلاب کو روکا۔ اس شکست کے بعد بھی نربون Narboun کا شہر مسلمانوں ہی کے پاس رہا اور فرانس کے دو علاقے یعنی برگنی Boureogne اور دوپنن Daupnine کو اسلامی عساکر نے بری طرح تباہ کیا۔ تو یہ تھی اسلامی فتوحات کی کیفیت مغرب میں۔ اب ذرا ایشیائے صغیر کی طرف آیئے۔ یہاں اناطولیہ پر مسلمانوں نے بارہا چڑھائی کی۔ لیکن یونانیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور مسلمان حملہ آوروں کو ناکام لوٹنا پڑا۔ بایں ہمہ آرمینیا پر اسلامی افواج کا قبضہ ہو گیا۔ ۷۰۰ء میں ارض روم تک پہنچ گئیں۔ ۲۸ھ (۶۴۹ء) میں جزیرۂ قبرص Cyprus پہ قابض ہو گئیں۔ ۵۰ھ (۶۷۰ء) سے لے کر خاتمۂ خلافت تک خلفاء نے بارہا قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

ماحصل یہ کہ خلفائے اسلام کی حدود سلطنت لب سندھ سے ساحل اوقیانوس اور دریائے مازندران[۵] سے کنارِ نیل تک پھیل گئیں۔ ظاہر ہے کہ اتنی بڑی سلطنت کا ایک فرمانروا کے نیچے رہنا مشکل تھا۔ بعض سینوں میں خودمختاری کی ہوس کروٹیں لینے لگی۔ چنانچہ اس سلسلے میں پہلا قدم عبدالرحمٰن اموی نے اسپانیہ میں اٹھایا۔ جہاں اس نے ۱۳۸ھ (۷۵۵ء) میں خلفائے بغداد کے اثر سے آزاد ہو کر ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈال دی۔

تین برس بعد ادریس نامی ایک بزرگ نے جو اپنے آپ کو چوتھے خلیفے (علیؓ) کی اولاد میں سے سمجھتا تھا اور بنی معاویہ اور بنی عباس کو ایک ہی آنکھ سے دیکھتا تھا۔ مراکش میں خاندان علوی کی بنا ڈالی اور ۱۷۲ھ (۷۸۸ء) میں شرثد غہ کو پایۂ تخت بنا لیا۔ ۸۸۴ھ (۸۷۰ء) میں آل اغلب کے ایک فاتح نے قیروان پہ قبضہ کیا اور اس کے بعد سارا افریقہ بنی عباس سے چھین لیا۔

Marfat.com

۲۴۶ھ (۸۷۷ء) میں ابن طولون نے مصر و شام پر آزاد حکومت قائم کر لی۔ اگرچہ تیس برس تک خلفائے عباسی اپنے عامل ان ممالک میں بھیجتے رہے۔ لیکن جب ۳۲۳ھ (۹۳۴ء) میں آلِ انشیہ کی حکومت قائم ہوئی تو فرات سے مغرب کی طرف کہیں بھی خلفاء کا سیاسی اقتدار باقی نہیں رہا تھا۔ ہاں روحانی تصرف کہیں نہ کہیں قائم تھا اور یہی وجہ تھی کہ اندلس اور مراکش کے بغیر باقی ہر جگہ خطبہ و سکہ خلفا ہی کے نام کا چلتا تھا۔

مشرق میں بھی خلافت کا زوال اسی سرعت کے ساتھ وقوع پذیر ہوا۔ جب مامون الرشید نے ۲۰۴ھ (۸۴۵ء) میں طاہر ذوالیمین کو حکومت خرسان پہ متعین کیا تو اس نے فوراً لوائے آزادی بلند کر دیا۔ گو طاہر کے فرزندوں اور چند دیگر سلسلوں مثلاً صفاریوں، سامانیوں اور غزنویوں نے (جو طاہریوں کے بعد برسرِ اقتدار آئے تھے) خلفائے بغداد کے روحانی اقتدار کو نظر انداز نہیں کیا۔ لیکن ایران کے مشرقی صوبوں اور ماوراء النہر کے تمام اختیارات بست و کشاد انہی لوگوں کے ہاتھ میں تھے۔

چوتھی صدی ہجری کے وسط کے بعد خلافت کے سیاسی اختیارات پر ترک قراول، حاجب سالار اور امرائے دربار قابض ہو گئے۔ سلطنت کے باقی ماندہ علاقوں کو آلِ بریہ نے ہتھیا لیا۔ یہاں تک کہ ۳۳۴ھ (۹۴۵ء) میں بغداد بھی بویہیوں کے قبضہ میں آ گیا۔ بایں ہمہ خلفا کے درباری امراء من مانی کارروائیاں کرتے رہے اور ان کی رفتار و کردار میں کوئی فرق نہ آیا۔

اس تاریخ ۳۳۴ھ (۹۴۵ء) سے خاتمۂ خلافت ۶۵۶ھ (۱۲۵۸ء) تک خلفائے عباسیہ کا دربار تو قائم تھا لیکن حکومت زمین کے کسی خطے پر باقی نہیں رہی تھی۔ البتہ ناصر کے زمانے میں چند اتفاقی واقعات کی وجہ سے خلیفہ کا اقتدار حرم کی چار دیواری سے نکل کر سارے عراق پر چھا گیا۔

اس کتاب میں مختلف سلسلوں کو درج کرتے وقت ہم نے خلافت عباسیہ کی تاریخِ زوال اور جغرافیائی ترتیب کو مدِ نظر رکھا ہے اور مناسب بھی یہی تھا کہ ایسا کیا جائے۔ چنانچہ سلاطین اسپانیہ سے ہم آغاز (بعد از ذکر خلفاء) کر رہے ہیں۔ جنہوں نے سب سے پہلے خلفائے عباسیہ کے اثر سے آزاد ہو کر ایک سلطنت قائم کی۔ اسپانیہ و شمالی افریقہ کے سلسلوں کے بعد مصر و شام کی

Marfat.com

طرف آئیں گے اور پھر ایران و ماوراءُ النہر کا ذکر کریں گے۔ چونکہ سلاطین ہند کسی وقت بھی خلفا کے تحت نہیں رہے۔ اس لیے ان کا ذکر کتاب کے آخر میں آئے گا۔

ایران و شام کے معاملے میں ہم اس ترتیب کو قائم نہیں رکھ سکے۔ اس لیے کہ سلاجقہ و مغول نے پرانی تقسیم کو عرصے تک درہم برہم کیے رکھا اور پھر خود ان لوگوں کی بدولت بھی چند نئے سلسلے بروئے کار آ گئے تھے۔ جن کا ذکر اختلال ترتیب کا باعث بنا۔

اس کتاب کے آغاز میں دو ایسی جدولیں دی گئی ہیں۔ جن سے ہر خاندان کے عرصہ سلطنت اور وسعتِ قلمرو کا کچھ نہ کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۱۔ خلفائے راشدین

از ۱۱ھ تا ۴۰ھ

(۶۳۲ء تا ۶۶۱ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۱۱	ابوبکر	۶۳۲
۱۳	عمر	۶۳۴
۲۳	عثمان	۶۴۴
۴۰_۳۵	علی	۶۶۱_۶۵۶

۲۔ خلفائے اموی

از ۴۱ھ تا ۱۳۲ھ

(۶۶۱ء تا ۷۵۰ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۴۱	معاویہؓ اوّل	۶۶۱

Marfat.com

۶۰	یزیداوّل	۶۸۰
۶۴	معاویہ ثانی	۶۸۳
۶۴	مروان اوّل	۶۸۳
۶۵	عبدالملک	۶۸۵
۸۶	ولیدِ اوّل	۷۰۵
۹۶	سلیمان	۷۱۵
۹۹	عمر	۷۱۷
۱۰۱	یزید ثانی	۷۲۰
۱۰۵	ہشام	۷۲۴
۱۲۵	ولید ثانی	۷۴۳
۱۲۶	یزید ثالث	۷۴۴
۱۲۶	ابراہیم	۷۴۴
۱۲۷_۱۳۲	مروان ثانی	۷۴۴_۷۵۰

(ان کی سلطنت خلفائے عباسی اور امویانِ اندلس میں بٹ گئی)

Marfat.com

شجرۂ خلفا

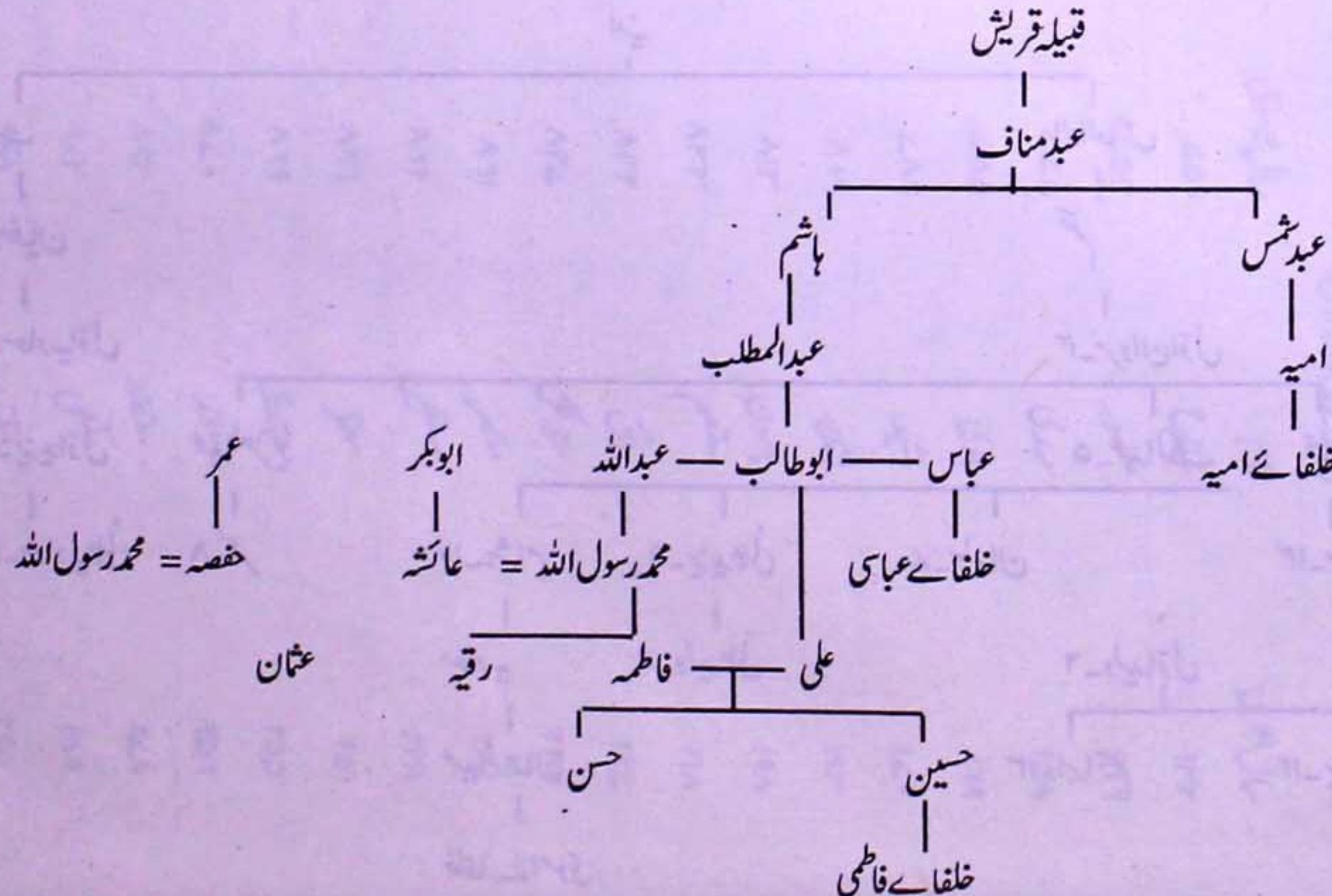

خلفائے اموی

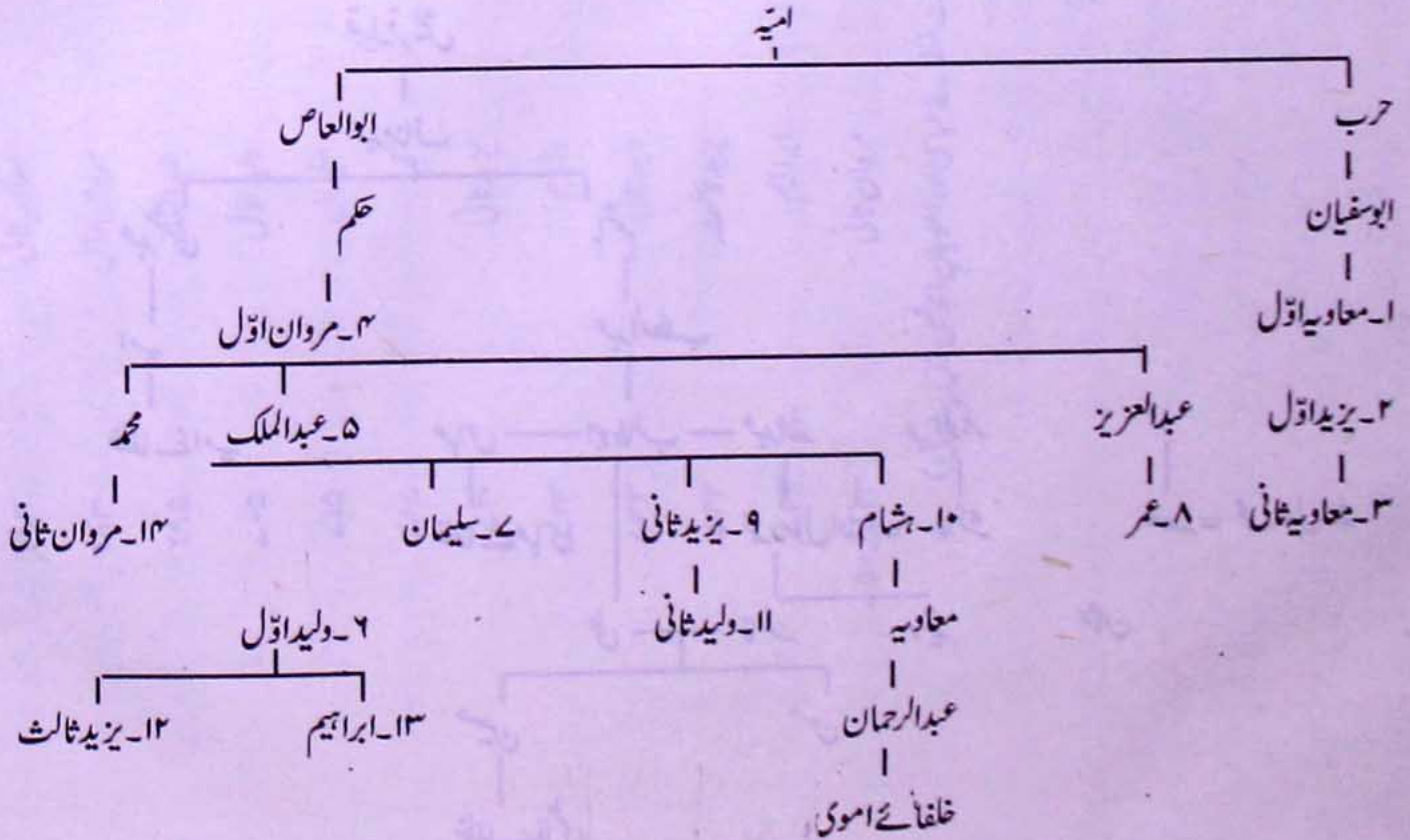

Marfat.com

۳۔خلفائے عباسی

از ۱۳۲ھ تا ۶۵۶ھ

(۷۵۰ء تا ۱۲۵۸ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۳۲	سفاح	۷۵۰
۱۳۶	منصور	۷۵۴
۱۵۸	مہدی	۷۷۵
۱۶۹	ہادی	۷۸۵
۱۷۰	رشید	۷۸۶
۱۹۳	امین	۸۰۹
۱۹۸	مامون	۸۱۳
۲۱۸	معتصم	۸۳۳
۲۲۷	واثق	۸۴۲
۲۳۲	متوکل	۸۴۷
۲۴۷	منتصر	۸۶۱
۲۴۸	مستعین	۸۶۲
۲۵۱	معتز	۸۶۶
۲۵۵	مہتدی	۸۶۹
۲۵۶	معتمد	۸۷۰
۲۷۹	معتضد	۸۹۲
۲۸۹	مکتفی	۹۰۲
۲۹۵	مقتدر	۹۰۸
۳۲۰	قاہر	۹۳۲

Marfat.com

۳۲۲	راضی	۹۳۴
۳۲۹	متقی	۹۴۰
۳۳۳	مستکفی	۹۴۴
۳۳۴	مطیع	۹۴۶
۳۶۳	طایع	۹۷۴
۳۸۱	قادر	۹۹۱
۴۲۲	قائم	۱۰۳۱
۴۶۷	مقتدی	۱۰۷۵
۴۸۷	مستظہر	۱۰۹۴
۵۱۲	مسترشد	۱۱۱۸
۵۲۹	راشد	۱۱۳۵
۵۳۰	مقتفی	۱۱۳۶
۵۵۵	مستنجد	۱۱۶۰
۵۶۶	مستضئ	۱۱۷۰
۵۷۵	ناصر	۱۱۸۰
۶۲۲	ظاہر	۱۲۲۵
۶۲۳	مستنصر	۱۲۲۶
۶۴۰_۶۵۶	مستعصم	۱۲۴۲_۱۲۵۸

(خلفائے عباسی کی سلطنت ادریسہ، بنی اغلب، بنی طولون، طاہریوں، صفاریوں، بنی حمدان، آلِ بویہہ، غزنویوں اور مغلوں میں بٹ گئی)۔

۱۔ مطابق ۱۱ھ۔ سال ہجری ۶۲۲ء میں شروع ہوا تھا۔ (ترجمہ از متن)

۲۔ آج قرطاجنہ نام کا کوئی شہر افریقہ کے شمالی ساحل پر موجود نہیں۔ ہاں ٹیونس میں ایک شہر جسے کارتھیج کہا جاتا تھا موجود تھا۔ اسے اہلِ روما نے ۱۴۶ ق م میں تباہ کر دیا۔ اسی شہر کو عرب قرطاجنہ کہتے ہیں۔

۳۔ جبرالٹر کے بالمقابل افریقہ کی بندرگاہ ہے جسے انگریزی میں TAMGIET کہتے ہیں۔

۴۔ Toledo اسپین کے دارالخلافے میڈرڈ کے جنوب میں ایک مشہور شہر۔

۵۔ یعنی بحیرہ خزر Caspean Sea

Marfat.com

خلفائے عبّاسی

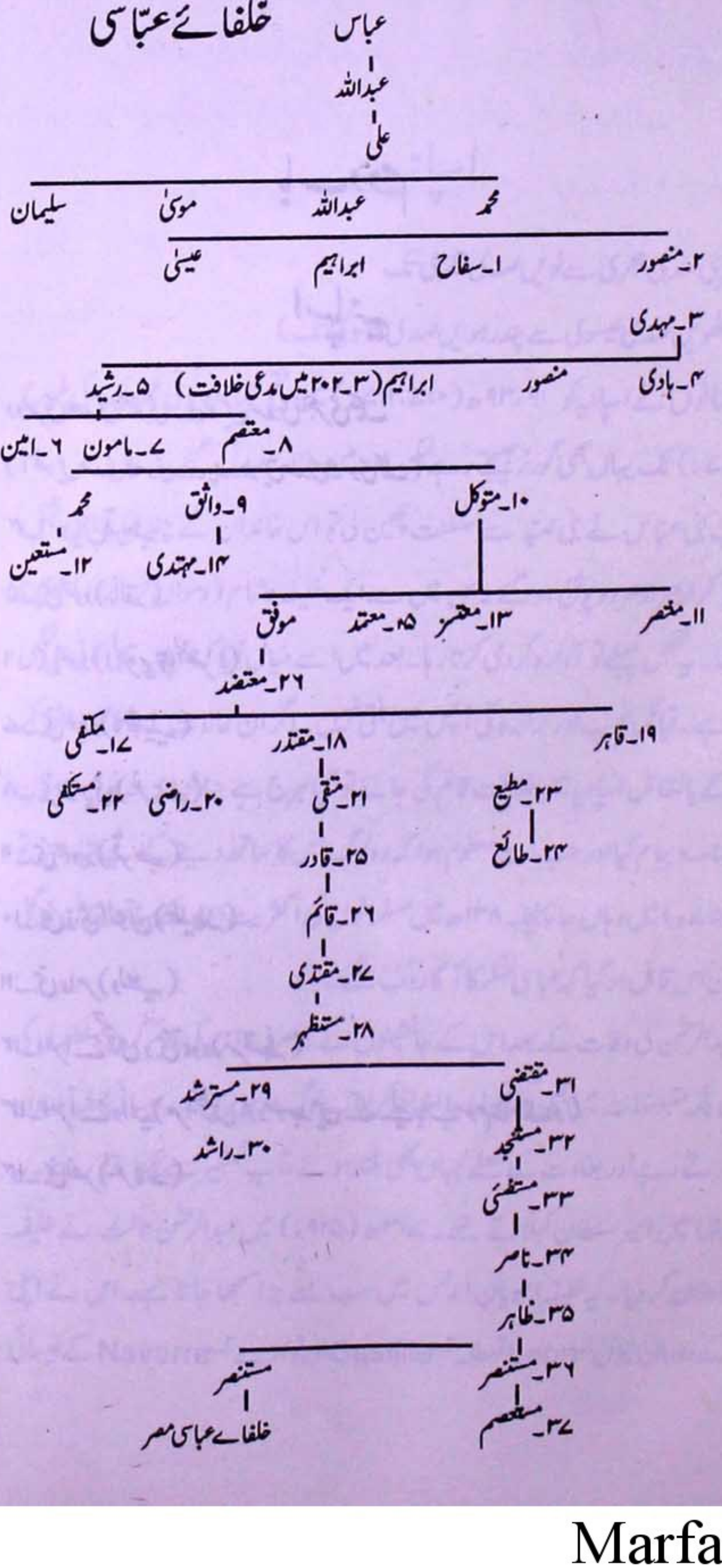

Marfat.com

باب دوم

اسپانیہ

دوسری صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک

(آٹھویں صدی عیسوی سے پندرہویں صدی عیسوی تک)

۴۔امویانِ قرطبہ

۵۔بنی حمود (مالقہ)

۶۔بنی حمود (الجزیرۃ الخضرا)

۷۔بنی عباد (اشبیلیہ)

۸۔بنی زیری (غرناطہ)

۹۔بنی جہور (قرطبہ)

۱۰۔بنی ذی النون (طلیطلہ)

۱۱۔بنی عامر (ولنشیہ)

۱۲۔امرائے تجیبی و بنی ہود (سرقسطہ)

۱۳۔امرائے دانیہ (مرابطین اور موحدین کے لیے باب سوم ملاحظہ ہو)

۱۴۔بنی نصر (غرناطہ)

Marfat.com

باب دوم

اسپانیہ

دوسری صدی ہجری سے نویں صدی ہجری تک

(آٹھویں صدی عیسوی سے پندرہویں صدی عیسوی تک)

مسلمانوں نے اسپانیہ کو ۹۱، ۹۳ھ (۷۱۰، ۷۱۲ء) میں فتح کیا اور باقی ممالک کی طرح ۱۳۸ھ (۷۵۶ء) تک یہاں بھی گورنر بھیجتے رہے لیکن بعد میں حالات بدل گئے۔

جب بنی عبّاس نے بنی امیّہ سے سلطنت چھین لی تو اس خاندان کے چند ایک افراد قتلِ عام سے بچ کر ادھر ادھر روپوش ہو گئے۔ ان میں سے ایک خلیفہ ہشام (دسواں فرمانروا) کا پوتا عبدالرحمٰن تھا۔ یہ شخص پہلے تو آوارہ گردی کرتا رہا۔ بعد میں اسے خیال آیا کہ اسپانیہ میں کافی بدنظمی پھیلی ہوئی ہے۔ قبائل عرب اور برابرہ کی آپس میں بنتی نہیں۔ اگر ان حالات سے فائدہ اٹھا کر عباسیوں کے بالمقابل اسپانیہ میں خلافت قائم کی جائے تو کیا ہرج ہے چنانچہ اس نے اسلامیانِ اسپانیہ سے نامہ و پیام کیا اور جب اسے معلوم ہوا کہ وہ لوگ اس کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں تو ۱۳۷ھ (۷۵۵ء) میں وہاں جا پہنچا۔ ۱۳۸ھ میں مسلمانوں کی اکثریت اس کے ساتھ شامل ہوگئی اور عبدالرحمٰن اس قابل ہوگیا کہ عباسی لشکر کا آگا روک سکے۔

عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد اس کے جانشینوں نے نہ صرف اس کی قائم کردہ سلطنت کی حفاظت کی بلکہ مقبوضات میں بھی کچھ تھوڑا سا اضافہ کرلیا۔ یہ لوگ دو سو برس تک عیسائی حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے رہے اور بغاوت کے شعلے جہاں بھی بلند ہوئے، آبِ شمشیر سے بُجھاتے رہے۔ یہ سلاطین ابتدا میں امیر سلطان کہلاتے تھے۔ ۳۱۷ھ (۹۲۵ء) میں عبدالرحمٰن ثالث نے خلیفہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہ خلیفہ امویانِ اندلس میں سب سے بڑا سمجھا جاتا ہے۔ اس نے اپنی حکومت کے دوران لیون[1] Leon قسطلہ[2] Castille اور نوارے[3] Navarre کے عیسائی

Marfat.com

فرمانرواؤں کو شکست دی اور افریقائے شمالی کے حملہ آوروں کو اسپانیہ سے باہر نکال دیا۔ اس کا سمندری بیڑا اتنا طاقتور تھا کہ تمام بحیرۂ روم اس کی واحد ملکیت تصور کیا جاتا تھا۔

عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد اس کی اولاد میں کوئی ایسا شخص باقی نہ تھا جو والد کی شان کو قائم رکھ سکتا۔ یہ المنصور (مشہور وزیر اور سردار) ہی کی مساعی کا نتیجہ تھا کہ اندلس میں کچھ مدت اور وحدت قائم رہی۔

پانچویں صدی ہجری میں کچھ ایسے واقعات وحوادث ظہور پذیر ہوئے کہ اسپین کی وحدت مِلّی ختم ہوگئی اور طوائف الملوکی شروع ہوگئی۔ اس گروہ بندی کو بڑی حد تک بنی عباد نے ختم کیا جو اشبیلیہ سے اٹھے تھے اور علم پروری میں کافی شہرت حاصل کر چکے تھے۔

بنی عباد مدت تک عیسائی حملہ آوروں کو روکتے رہے اور جب تھک گئے تو اپنی مدد کے لیے مرابطین کو افریقہ سے بلایا۔ مرابطین نے ان کی امداد تو کی لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حکومت اسپانیہ کے خود دعویٰ دار بن بیٹھے اور بنی عباد کو محکومانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔

۴۔ اندلس کے اموی خلیفے

(قرطبہ میں)

۱۳۸ھ تا ۴۲۲ھ

(۷۵۶ء تا ۱۰۳۱ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۳۸	عبدالرحمٰن اوّل	۷۵۶
۱۷۲	ہشام اوّل	۷۸۸
۱۸۰	حکم اوّل	۷۹۶
۲۰۶	عبدالرحمٰن ثانی	۸۲۲
۲۳۸	محمد اوّل	۸۵۲

Marfat.com

۲۷۳	منذر	۸۸۶
۲۷۵	عبداللہ	۸۸۸
۳۰۰	عبدالرحمان ثالث، الخلیفۃ الناصر	۹۱۲
۳۵۰	حکم ثانی، المستنصر	۹۶۱
۳۶۶	ہشام ثانی، المؤید	۹۷۶
۳۹۹	محمد ثانی، المہدی	۱۰۰۹
۴۰۰	سلیمان المستعین	۱۰۰۹
۴۰۰	محمد ثانی (دوبارہ)	۱۰۱۰
۴۰۰	ہشام ثانی (دوبارہ)	۱۰۱۰
۴۰۲	سلیمان (دوبارہ)	۱۰۱۳
۴۰۷	علی بن حمود	۱۰۱۶
۴۰۸	عبدالرحمٰن بن المرتضیٰ	۱۰۱۸
۴۰۸	قاسم بن حمود ☆	۱۰۱۸
۴۱۲	یحییٰ بن علی ☆	۱۰۲۱
۴۱۳	قاسم بن حمود (دوبارہ)	۱۰۲۲
۴۱۴	عبدالرحمٰن خاص، المنتظہر	۱۰۲۳
۴۱۴	محمد ثالث، المستکفی	۱۰۲۴
۴۱۶	یحییٰ بن علی (دوبارہ)	۱۰۲۵
۴۱۸_۴۲۲	ہشام ثالث، المعتد	۱۰۲۷_۱۰۳۱

(ان خلفاء کے جانشین چھوٹے چھوٹے خاندان ہوئے)

Marfat.com

شجرہ امویانِ اندلس

ہشام (خاندان امیہ کا دسواں بادشاہ)

معاویہ

۱۔ عبدالرحمٰن

۲۔ ہشام اوّل

۳۔ حکم اوّل

۴۔ عبدالرحمٰن ثانی

۵۔ محمد اوّل

۷۔ عبداللہ — ۶۔ منذر

محمد

۸۔ عبدالرحمان ثالث

عبیداللہ — عبدالملک — سلیمان — عبدالجبار — ۹۔ حکم ثانی

عبدالرحمان — محمد — حکم — ہشام — ۱۰۔ ہشام ثانی

۱۵۔ محمد ثالث — عبدالرحمٰن رابع — ۱۲۔ سلیمان — ۱۴۔ عبدالرحمٰن خامس — ۱۱۔ محمد ثانی

۱۶۔ ہشام ثالث

Marfat.com

ملوک الطّوائف ؎

۴۰۷ھ تا ۴۴۹ھ

(۱۰۱۶ء تا ۱۰۵۷ء)

۵۔ امرائے بنی حمود

(مالقہ میں)

سال ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۰۷	ابوالحسن علی بن حمود علوی الناصر (یا المتوکل)	۱۰۱۶
۴۰۸	قاسم بن حمود المامون	۱۰۱۸
۴۱۲	یحییٰ (بن علی) المعتلی	۱۰۲۱
۴۱۳	قاسم بن حمود (دوبارہ)	۱۰۲۲
۴۱۶	یحییٰ المعتلی (دوبارہ)	۱۰۲۵
۴۲۷	ادریس اوّل (المتایّد)	۱۰۳۵
۴۳۱	حسن المستنصر	۱۰۳۹
۴۳۴	ادریس ثانی العالی	۱۰۴۲
۴۳۸	محمد اوّل۔ المہدی	۱۰۴۶
۴۴۴	ادریس ثالث الموفق	۱۰۵۲
۴۴۵	ادریس ثانی (دوبارہ)	۱۰۵۳
۴۴۶۔۴۴۹	محمد ثانی المستعلی	۱۰۵۴۔۱۰۵۷

امرائے بنی حمود اپنے آپ کو خلیفہ و امیر المومنین سمجھتے تھے۔ ان کا خاتمہ المرابطین کے ہاتھوں ہوا۔

شجرۂ بنی حمود

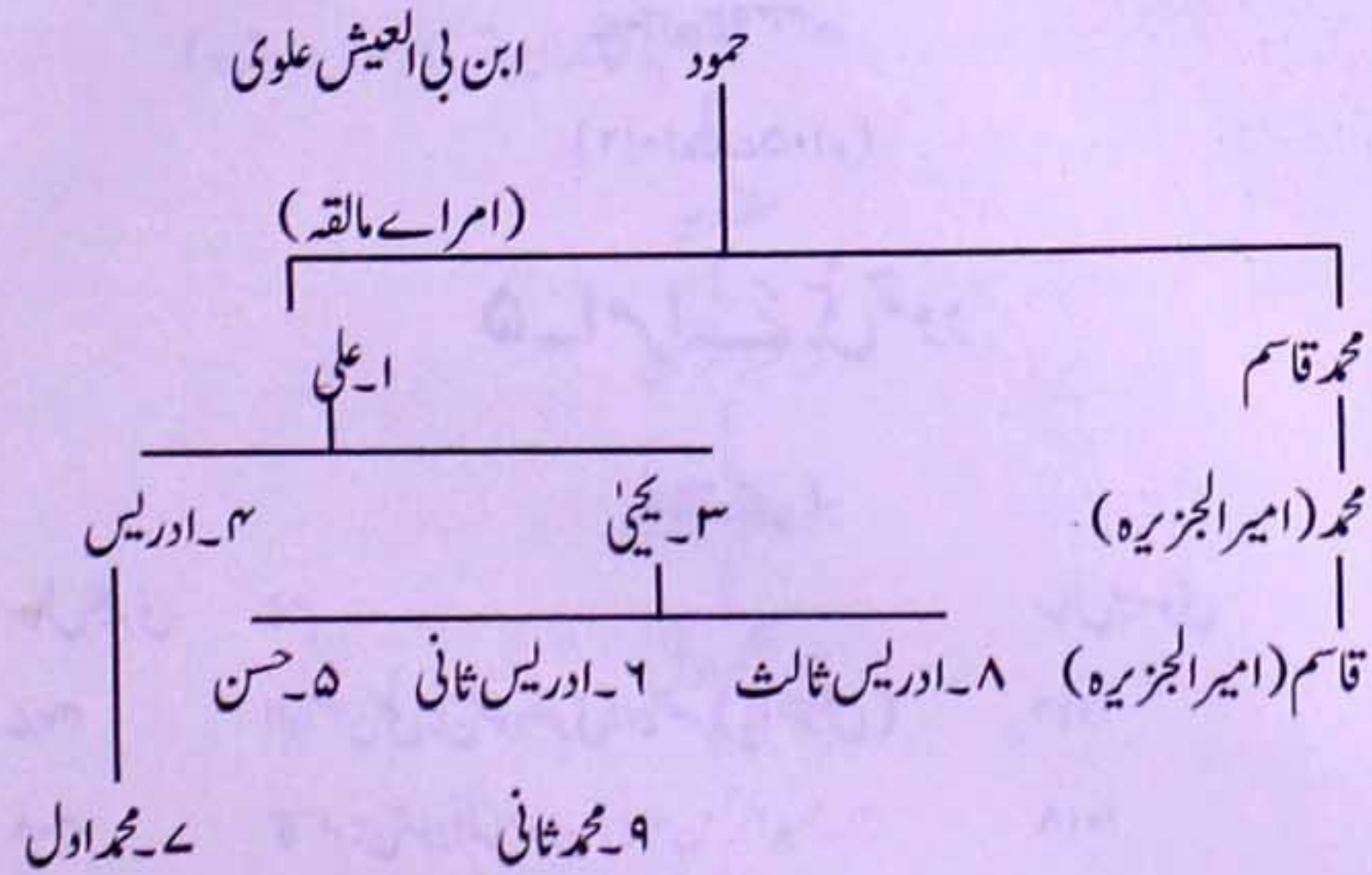

۶۔امرائے حمودی

(الجزیرۃ الخضراء)

۴۳۱ھ تا ۴۵۰ھ

(۱۰۳۹ء تا ۱۰۵۸ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۳۱	محمد المہدی	۱۰۳۹
۴۴۰_۴۵۰	قاسم الواثق	۱۰۴۸_۱۰۵۸

(اس سلسلہ کو بنی عباد نے ختم کیا)

Marfat.com

۷۔امرائے عبّادی

(اشبیلیہ میں)

۴۱۴ھ تا ۴۸۴ھ

(۱۰۲۳ء تا ۱۹۰۱ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۱۴	ابوالقاسم محمد اول بن اسماعیل	۱۰۲۳
۴۳۴	ابوعمرو عبّاد ابن معتضد بن محمد اوّل	۱۰۴۲
۴۶۱_۴۸۴	ابوالقاسم محمد ثانی بن معتضد بن عباد	۱۰۶۸_۱۰۹۱

(ان امراء کو مرابطین نے ختم کیا)

۸۔بنی زیری

(غرناطہ میں)

۴۰۳ھ تا ۴۸۳ھ

(۱۰۱۲ء تا ۱۰۹۰ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۰۳	زاوی بن زیری	۱۰۱۲
۴۱۰	حبوس (بن ماکسن صنہاجی)	۱۰۱۹
۴۳۰	بادیس بن حبوس المظفر الناصر	۱۰۳۸
۴۶۶	عبداللہ بن سیف الدولہ بلکین بن بادیس	۱۰۷۳
۴۸۳	تمیم بن بلکین	۱۰۹۰

(یہ سلسلہ بھی المرابطین کے ہاتھوں ختم ہوا)

Marfat.com

۹۔ بنی جَہور

(قرطبہ میں)

۴۲۲ھ تا ۴۶۱ھ

(۱۰۳۱ء تا ۱۰۶۸ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۴۲۲	ابوالحزم جَہور بن محمد بن جَہور	۱۰۳۱
۴۳۵	ابوالولید بن جَہور بن محمد بن جَہور	۱۰۴۳
۴۵۰۔۴۶۱	عبدالملک بن ابوالولید محمد	۱۰۵۸۔۱۰۶۸

(اس سلسلے کو امرائے عبادی (اشبیلیہ) نے ختم کیا)

۱۰۔ بنی ذی النون

(طلیطلہ میں)

۴۲۷ھ تا ۴۷۸ھ

(۱۰۳۵ء تا ۱۰۸۵ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۴۲۷	اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ذی النون الظافر	۱۰۳۵
۴۲۹	یحییٰ بن اسماعیل المامون	۱۰۳۷
۴۶۷۔۴۷۸	یحییٰ بن اسماعیل بن المامون القادر ؒ	۱۰۷۴۔۱۰۸۵

(اس سلسلے کو لیون کے فرمانروا الفونسو ششم Alfonso VI نے ختم کیا)

Marfat.com

۱۱۔ بنی عامر

(ولنسیہ Valencia میں)

۴۱۲ھ تا ۴۷۸ھ

(۱۰۲۱ء تا ۱۰۸۵ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۴۱۲	عبدالعزیز ابی الحسن عبدالرحمٰن بن ابی عامر المنصور	۱۰۲۱
۴۵۳	عبدالملک المظفر	۱۰۶۱
۴۵۷	المامون امیرِ طلیطلہ	۱۰۶۵
۴۶۷	القادر امیرِ طلیطلہ	۱۰۷۴
۴۶۸	ابوبکر بن عبدالملک	۱۰۷۵
۴۷۸	القاضی عثمان بن ابی بکر	۱۰۸۵
۴۷۸	القادر امیرِ طلیطلہ	۱۰۸۵

(اس سلسلے کو امرائے عیسوی Gid اور المرابطین نے ختم کیا)

۱۲۔ امرائے تُجیبی و ہودی

(سرقسطہ Zaragoza میں)

۴۱۰ھ تا ۵۳۶ھ

(۱۰۱۹ء تا ۱۱۴۱ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۴۱۰	منذر بن یحییٰ التُجیبی المنصور	۱۰۱۹
۴۱۴	یحییٰ بن المنذر المظفر	۱۰۲۳
۴۲۰	منذر بن یحییٰ	۱۰۲۹
۴۳۱	سلیمان بن احمد بن محمد بن ہود جذامی المستعین باللہ	۱۰۳۹

۴۳۸	احمد بن سلیمان سیف الدولہ المقتدر	۱۰۴۶
۴۷۴	یوسف بن احمد المؤتمن	۱۰۸۱
۴۷۸	احمد بن یوسف المستعین	۱۰۸۵
۵۰۳	عبدالملک بن احمد عماد الدولہ	۱۱۰۹
۵۳۶_۵۱۳	احمد بن عبدالملک سیف الدولہ	۱۱۴۱_۱۱۱۹

(اس سلسلے کو عیسائیوں نے ختم کیا)

۱۳۔ امرائے دانیہ Dania

۴۰۸ھ تا ۴۶۸ھ

۱۰۱۷ء تا ۱۰۷۵ء

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۴۰۸	مجاہد بن یوسف	۱۰۱۷
۴۶۸_۴۳۶	علی بن مجاہد اقبال الدولہ	۱۰۷۵_۱۰۴۴

(اس سلسلے کو امرائے ہودی نے ختم کیا)

۴۷۹ھ (۱۰۸۶ء) میں مرابطین شمالی افریقہ سے چل کر بنی عباد کی مدد کے لیے اسپانیہ پہنچے۔ ان کا مقصد لیون کے فرمانروا الفونسو کو شکست دینا تھا۔ چار برس بعد یعنی ۴۸۳ھ (۱۰۹۰ء) میں پھر وہاں گئے اور الفونسو کو شکست دینے کے بعد تمام اسلامی اسپانیہ کو اپنی افریقی قلمرو میں شامل کر لیا۔ مرابطین کے جانشین یعنی موحدین بھی اسپانیہ پر حملہ کرتے رہے اور ۵۴۰ھ و ۵۴۵ھ (۱۱۴۵ء۔ ۱۱۵۰ء) کے درمیانی عرصہ میں اس ملک کو زیر نگیں کر لیا۔ (ملاحظہ ہو جدول نمبر ۲۰) مرابطین کے خاتمے اور موحدین کے اسپانیہ پر چھا جانے کے درمیانی عرصہ میں ولنشیہ اور مرسیہ میں چند چھوٹے چھوٹے خاندان برسرِ اقتدار آ گئے۔ جن میں زیادہ اہم بنی نصر تھے۔ اس سلسلے کا پایۂ تخت غرناطہ تھا۔ یہ لوگ ایک خاص تمدن کے مالک تھے۔ بڑی شان و شکوہ سے دربار لگایا کرتے تھے۔ الحمرا کا مشہور محل اسی عظیم الشان دور کی یادگار ہے۔ ان کی کوششوں سے مسلمانوں کی عظمت گم گشتہ اسپانیہ میں لوٹ آئی اور عبدالرحمٰن ثالث کے زمانہ کی یاد تازہ ہو گئی۔

Marfat.com

یہ خاندان مدت تک عیسائی حملہ آوروں کا مقابلہ کرتا رہا۔ آخر ۸۹۷ھ (۱۴۹۳ء) میں فردنیاں اور ایزابلا نے غرناطہ فتح کر لیا۔ اس سلسلے کا آخری فرمانروا ابوعبداللہ بھاگ کر افریقہ چلا گیا اور اس طرح اسپانیہ اسلامی ہاتھوں سے ہمیشہ کے لیے نکل گیا۔

۱۴۔ بنی نصر

۶۲۹ھ تا ۸۹۷ھ

(۱۲۳۲ء تا ۱۴۹۲ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۶۲۹	محمد اوّل الغالب	۱۲۳۲
۶۷۱	محمد ثانی انقصیہ	۱۲۷۳
۷۰۱	محمد ثالث	۱۳۰۲
۷۰۸	نصر ابوالجیوش	۱۳۰۹
۷۱۳	اسماعیل اوّل۔ ابوالولید	۱۳۱۴
۷۲۵	محمد رابع (چہارم)	۱۳۲۵
۷۳۳	یوسف ابوالحجاج	۱۳۳۳
۷۵۵	محمد خامس الغنی (پنجم)	۱۳۵۴
۷۶۰	اسماعیل ثانی	۱۳۵۹
۷۶۱	محمد سادس ابوسعید (ششم)	۱۳۶۰
۷۶۳	محمد خامس (دوبارہ)	۱۳۶۲
۷۹۳	یوسف ثانی	۱۳۹۱
۷۹۴	محمد سابع (ہفتم)	۱۳۹۲
۸۱۰	یوسف ثالث ابوالحجاج الناصر	۱۴۰۷
۸۲۰	محمد ثامن المتمسک (ہشتم)	۱۴۱۷
۸۳۱	محمد تاسع الصغیر (نہم)	۱۴۲۷

Marfat.com

۸۳۳	محمد ثامن (دوبارہ)	۱۴۲۹
۸۳۵	یوسف رابع	۱۴۳۲
۸۳۵	محمد ثامن (سہ بارہ)	۱۴۳۲
۸۴۸	محمد عاشر (دہم)	۱۴۴۴
۸۴۹	سعد المستعین	۱۴۴۵
۸۵۰	محمد عاشر (دوبارہ)	۱۴۴۶
۸۵۷	سعد (دوبارہ)	۱۴۵۳
۸۶۶	علی ابوالحسن	۱۴۶۱
۸۸۷	محمد یازدہم ابوعبداللہ	۱۴۸۲
۸۸۸	علی ابوالحسن (دوبارہ)	۱۴۸۳
۸۹۰	محمد دوازدہم زغل	۱۴۸۵
۸۹۲_۸۹۷	محمد یازدہم ابوعبداللہ (دوبارہ)	۱۴۸۶_۱۴۹۲

(اس خاندان کو فرونیان اور ایزابلا نے ختم کیا)

۱۔ سپین کا شمال مغربی حصہ

۲۔ لیون کے مشرق میں صوبہ

۳۔ قسطلہ کے مشرق میں صوبہ

☆۔ امرائے بنی حمود جن کا ذکر جدول پنجم میں آرہا ہے۔

۴۔ فرمانروایانِ اندلس کا مکمل شجرۂ نسب دیکھنا ہو تو کوڈرا Codera کی مشہور تصنیف Tratado De Numismatica Arabigo Espanok ملاحظہ فرمایئے جو ۱۸۷۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں بعض ایسے امراء کے نام بھی دیے ہوئے ہیں۔ جن کو ہم نے یہاں نظر انداز کر دیا ہے۔

۵۔ Algeciras اسپانیہ میں جبرالٹر سے شمال کی طرف چند میل دور ایک مقام۔

۶۔ یہ یحییٰ اوپر والے یحییٰ کا پوتا معلوم ہوتا ہے۔ اوپر والے یحییٰ کے والد کا نام بھی اسماعیل تھا اور بیٹے کا بھی اور یہ یحییٰ اس مفروضہ کی بنا پر پوتا بنتا ہے۔

۷۔ شمالی اسپانیہ کے اراگان Aragon صوبہ میں واقع ہے۔

۸۔ مشرقی اسپانیہ میں ولنشیہ سے چالیس میل جنوب کی طرف ایک بندرگاہ۔

Marfat.com

شجرۂ امرائے بنی نصر

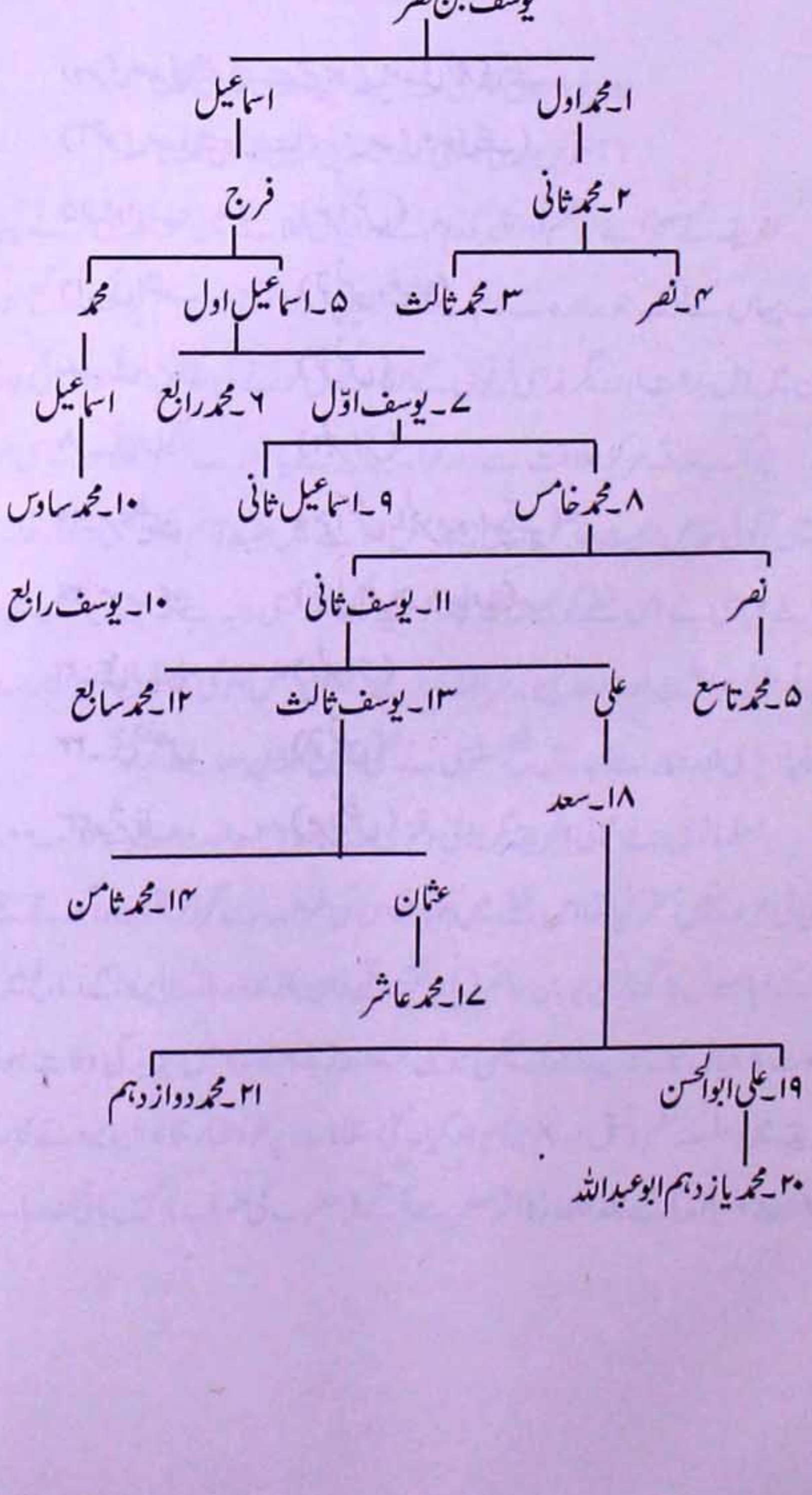

Marfat.com

باب سوم

شمالی افریقہ[1]

دوسری صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

(آٹھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک)

۱۵۔ادارسہ (مراکش)

۱۶۔بنی اغلب (تونس وغیرہ)

۱۷۔بنی زیری (تونس)

۱۸۔بنی حماد (الجزائر)

۱۹۔مرابطین (مراکش، الجزیرہ، اسپانیہ)

۲۰۔موحدین (شمالی افریقہ، اسپانیہ)

۲۱۔بنی زیان (الجزائر)

۲۲۔بنی حفص (تونس)

۲۳۔شرفا (مراکش)

Marfat.com

باب سوم

شمالی افریقہ

دوسری صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

(آٹھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک)

افریقہ کے صحرائے اعظم اور بحیرۂ روم کے درمیانی علاقے میں عموماً مذہبی فرقے پیدا ہوتے رہے۔ یہاں کے لوگ جو برابرہ کے نام سے مشہور ہیں زود اعتقاد اور وہم پرست واقع ہوئے ہیں اور ان میں اہل بدعت اور دیگر مذہبی فرقوں کے عقائد قبول کرنے کی خاص استعداد پائی جاتی ہے۔

چونکہ یہ علاقہ مرکزِ خلافت سے دور تھا۔ یہاں کے باشندے جنگجو تھے اور سیاسی طور پر اس سرزمین کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہ تھی۔ نیز اس علاقے میں ضبط قائم رکھنا بھی دشوار تھا۔ اس لیے خلفائے عباسی نے اس خطے کو ہمیشہ نظر انداز کیے رکھا اور یہی وجہ ہے کہ یہاں بعض عجیب عجیب فرقے مثلاً مرابطین اور موحدین برسر اقتدار آئے۔ یہیں بعض علوی سلسلوں یعنی ادارسہ و فاطمیین کی بنیاد پڑی اور ہمارے عہد میں شیخ سنوسی نے بھی یہیں اعلانِ مہدیت کیا۔

مسلمانوں نے شمالی افریقہ کو بڑی دقتوں کے بعد ۲۶ھ اور ۸۱ھ (۶۴۷ء۔۷۰۰ء) کے درمیانی عرصہ میں مسخر کیا تھا اس خطے میں عبّاسیوں کی طرف سے گورنر مقرر ہوا کرتے تھے۔ جب تک کہ عباسیوں کا گورنر یزید بن حاتم (پایۂ تخت قیروان) زندہ رہا۔ برابرہ کے دماغ میں طغیان و بغاوت کا خیال تک نہ پیدا ہوا۔ لیکن جونہی ۱۷۰ھ (۷۸۷ء) میں یزید کی وفات ہوئی تو شمالی افریقہ میں سلسلۂ نظم و نسق درہم برہم ہو گیا۔ کئی مقامات پر خود مختار خاندان بروئے کار آ گئے اور ۱۸۴ھ (۸۰۰ء) کے بعد خلفاء کا اثر مصر سے آگے (مغرب کی طرف) کہیں باقی نہ رہا۔

Marfat.com

۱۵۔ادارسہ

(مراکش میں)

۱۷۲ھ تا ۳۷۵ھ

(۷۸۸ء تا ۹۸۵ء)

۱۶۸ھ (۷۸۵ء) میں اولادِ علیؓ کے حمائتیوں نے مدینے میں شورش بپا کر دی۔ جب خلفاء نے اس شورش کو کچل دیا تو شورش پسندوں میں سے ایک شخص جس کا نام ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب تھا۔ مصر میں بھاگ آیا۔ وہاں سے مراکش کی طرف چلا گیا اور سبتہ[۲] میں سلسلۂ علوی کی بنیاد ڈال دی۔ اس کے چند سکّے آج بھی باقی ہیں جو تُدغہ اور وَلیلہ میں ڈھالے گئے تھے۔ ۲۴۶ھ (۸۶۰ء) میں ادارسہ کی طاقت منتہائے کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ ۳۷۵ھ (۹۸۵ء) میں یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ ابن خلدون نے اس خاندان کی تاریخ ضبط کی ہے لیکن بعض تاریخیں نہیں دیں۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۷۳	ادریس اوّل	۷۸۸
۱۷۷	ادریس ثانی بن ادریس اوّل	۷۹۳
۲۱۳	محمد بن ادریس ثانی	۸۲۸
۲۲۱	علی اوّل بن محمد	۸۳۶
۲۳۴	یحییٰ بن محمد	۸۴۹
	یحییٰ ثانی بن یحییٰ اوّل	
	علی ثانی بن عمر بن ادریس ثانی	
	یحییٰ ثالث بن قاسم بن ادریس ثانی	
۲۹۲	یحییٰ رابع بن ادریس بن عمر	۹۰۴
۳۱۰	حسن	۹۲۲

۱۶۔اغلب

تونس وغیرہ میں

۱۸۴ھ تا ۲۹۶ھ

(۸۰۰ء تا ۹۰۹ء)

۱۷۰ھ (۷۸۷ء) میں جب افریقہ (تونس) کے فرمانروا یزید کی وفات واقع ہوگئی تو اس خطہ میں گڑبڑ پھیل گئی۔ اس وقت ابراہیم بن اغلب خلفائے عباسیہ کی طرف سے زاب کا گورنر تھا۔ ہارون الرشید نے ۱۸۴ھ (۸۰۰ء) میں اسے افریقہ کا حاکم مقرر کر دیا اور ہدایت دی کہ یہ مغرب میں امرائے ادریسی سے متصادم نہ ہو۔

ابراہیم بن اغلب نے بہت جلد خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ لیکن اس کی اولاد نے خلیفہ کا اس قدر احترام ضرور باقی رکھا کہ سکّوں پر اس کا نام رہنے دیا۔ امرائے اغلبی ساحلی افریقہ پر نہ صرف پوری شان اور حکمت سے حکومت کیا کرتے تھے بلکہ ان کے سمندری بیڑے کی دھاک تمام بحیرۂ روم میں جمی ہوئی تھی۔ یہ اسی بیڑے کی برکت تھی کہ یہ لوگ سارڈینیا اور کارسیکا (جزائر) کے علاوہ ۲۱۲ھ اور ۲۶۲ھ (۸۲۷ء و ۸۷۸ء) کے درمیانی عرصے میں سسلی پر بھی قابض ہو گئے تھے۔ موخر الذکر جزیرہ نارمنز نے بعد میں مسلمانوں سے چھین لیا تھا۔

امرائے اغلبی کے عہد اقتدار میں مسلمان بحیرۂ روم پر پوری طرح چھائے ہوئے تھے اور ان کے دریائی قزاقوں نے اس بحیرے کو اپنی جولانگاہ بنا رکھا تھا۔ سسلی کے علاوہ مالٹا اور سارڈینیا پر بھی یہ قابض تھے اور روما کے گرد و نواح تک لوٹ مار کیا کرتے تھے۔

اس سلسلے کے آخری امرا کوتاہ نظر ثابت ہوئے۔ رعایا میں ادریسی شیعوں کے تفرقہ انگیز عقائد پھیل گئے اور بالآخر ۲۹۶ھ (۹۰۹ء) میں خلفائے فاطمی نے اس سلسلے کو ختم کر دیا۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۱۸۴	ابراہیم اول	۸۰۰
۱۹۶	عبداللہ اول	۸۱۱

Marfat.com

۲۰۱	زیادۃ اللہ اول	۸۱۶
۲۲۳	ابوعقال الاغلب	۸۳۷
۲۲۶	محمد اول	۸۴۰
۲۴۲	احمد	۸۵۶
۲۴۹	زیادۃ اللہ ثانی	۸۶۳
۲۵۰	محمد ثانی	۸۶۴
۲۶۱	ابراہیم ثانی	۸۷۴
۲۸۹	عبداللہ ثانی	۹۰۲
۲۹۰_۲۹۶	زیادۃ اللہ ثالث	۹۰۳_۹۰۹

افریقہ میں امرائے اغلبی کا خاتمہ خلفائے فاطمی نے کیا۔ جیسا کہ جدول نمبر ۲۷ میں آئے گا۔ یہ خلفاء امرائے مصر میں شمار ہوتے تھے۔ ایک ایسا وقت تھا کہ خلفائے فاطمی کی حکومت مصر سے بحر اوقیانوس کے ساحل تک پھیلی ہوئی تھی۔ سسلی اور سارڈینیا پر بھی انہی کا قبضہ تھا۔ لیکن بعد میں یہ سلطنت چھوٹے چھوٹے سلسلوں میں تقسیم ہوگئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ۳۶۲ھ (۹۷۲ء) میں ان لوگوں نے اپنا پایۂ تخت افریقہ سے قاہرہ میں منتقل کرلیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ افریقہ کے مغربی خطے ان کے تصرف سے نکل گئے اور وہ یوں کہ افریقہ کے فاطمی حکمران یوسف بُلکّین نے جو صنہاجہ کے بربروں کا رئیس تھا۔ خودمختاری کا اعلان کردیا اور خاندان بنی زیری کی بنیاد ڈال دی۔ معاً الجزائر کے ایک شہر بُجایہ Eougie میں بنی حماد کی حکومت شروع ہوگئی۔ بنی حماد نے بنی زیری کا اقتدار تونس تک محدود رکھا اور اس علاقے سے آگے نہ بڑھنے دیا۔

مغرب اقصیٰ یعنی مراکش میں ادارسہ کی جگہ چند مقامی قبائل مثلاً برابرہ، مِکنا سہر اور مَغرادہ نے علم استقلال بلند کردیا، جنہیں بالآخر مرابطین نے ختم کرڈالا۔ مرابطین نے الجزائر میں بنی حماد کے بعض علاقوں پر بھی قبضہ جمالیا۔ کچھ عرصہ کے بعد الموحدین ابھرے اور انہوں نے بنی حماد، بنی زیری اور دیگر سلسلوں کو کلیۃً مٹاڈالا۔

Marfat.com

شجرۂ بنی اغلب

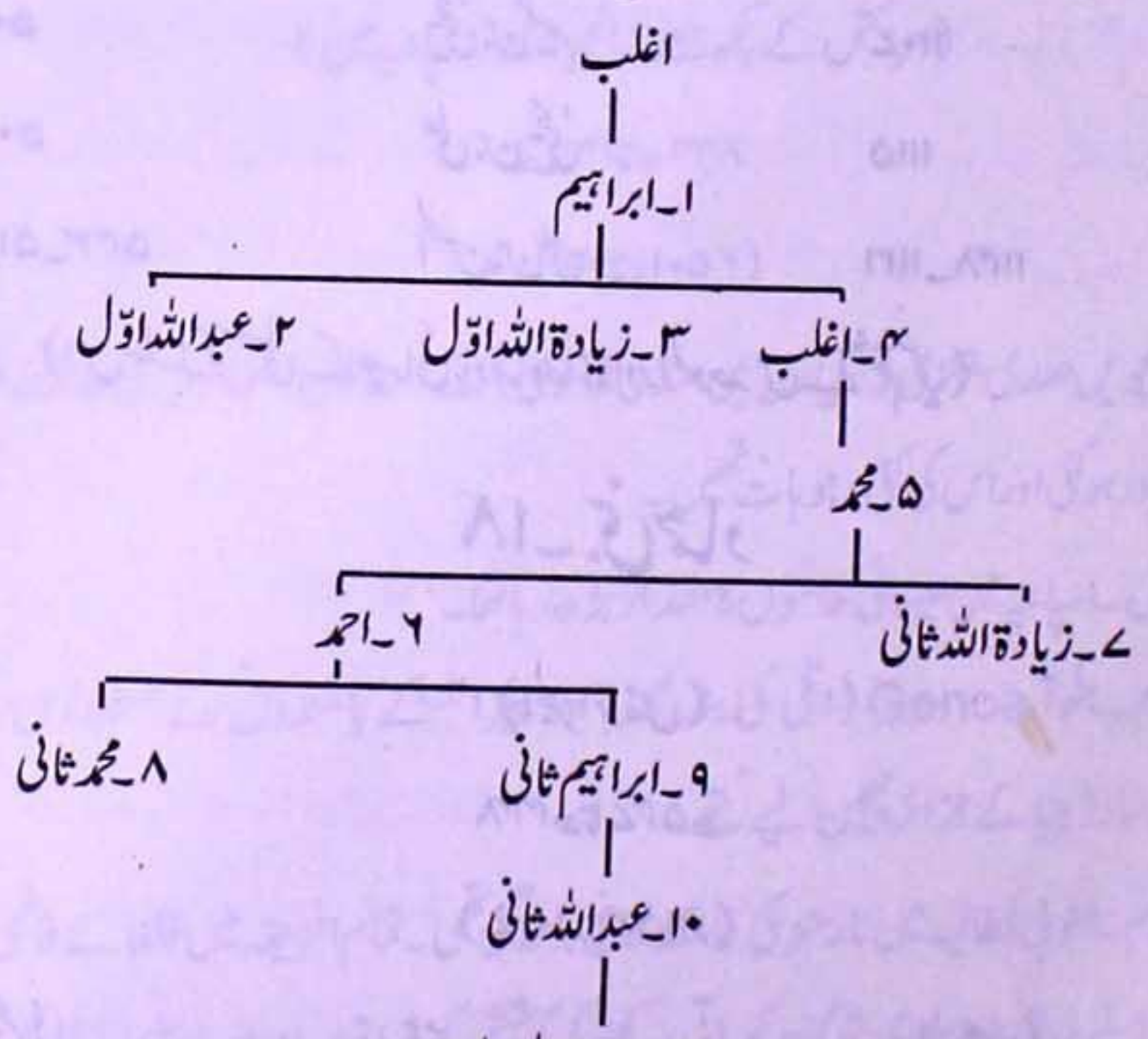

۱۷۔ بنی زیری

تونس میں

۳۶۲ھ تا ۵۴۳ھ

(۹۷۲ء تا ۱۱۴۸ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۳۶۲	یوسف بُلکّین بن زیری	۹۷۲
۳۷۳	منصور بن یوسف	۹۸۲
۳۸۶	بادیس بن منصور	۹۹۶

Marfat.com

۴۰۶	المعز بن بادیس	۱۰۱۵
۴۵۳	تمیم بن المعز	۱۰۶۱
۵۰۱	یحییٰ بن تمیم	۱۱۰۷
۵۰۹	علی بن یحییٰ	۱۱۱۵
۵۱۵_۵۴۳	الحسن بن علی	۱۱۲۱_۱۱۴۸

(اس سلسلہ کو سسلی کے عیسائی بادشاہ راجر اور الموحدین نے ختم کیا)

۱۸۔ بنی حماد

(الجزائر میں)

۴۴۸ھ تا ۵۴۷ھ

(۱۰۰۷ء تا ۱۱۵۲ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۳۹۸	حماد	۱۰۰۷
۴۱۹	القائد بن حماد	۱۰۲۸
۴۴۶	محسن بن القائد	۱۰۵۴
۴۴۷	بُلکّین بن محمد بن حماد	۱۰۵۵
۴۵۴؟	الناصر بن علناس بن محمد	۱۰۶۲؟
	المنصور بن الناصر	۱۰۸۸
۴۹۸	بادیس	۱۱۰۴
۵۰۰	العزیز	۱۱۰۶
۵۴۷؟	یحییٰ بن العزیز	۱۱۵۲؟

(اس سلسلے کو الموحدین نے ختم کیا)

Marfat.com

۱۹۔ مرابطین

(مراکش کے کچھ حصے۔ الجزائر اور اسپانیہ میں)

۴۴۸ھ تا ۵۴۱ھ

(۱۰۵۶ء تا ۱۱۴۰ء)

پانچویں صدی ہجری (گیارہویں صدی عیسوی) کے وسط میں مسلمانوں کی طاقت بحیرۂ روم میں کمزور ہوگئی اور اس کی کئی وجوہات تھیں۔

اول۔ اسپانیہ میں عیسائی طاقتوں کا اقتدار بڑھ رہا تھا۔

دوم۔ جنوآ Genoa (اٹلی کی بندرگاہ) اور پیزا[۳] کے باشندوں نے مسلمانوں سے کارسیکا اور سارڈینیا کے جزائر چھین لیے تھے۔

سوم۔ جنوبی اطالیہ میں نارمنز کی طاقت کافی بڑھ گئی تھی۔ تمام افریقہ میں خلفائے فاطمی ہی کا ایک ایسا سلسلہ تھا جو اسلامی شوکت کو باقی رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ امرائے بنی زیری کی تو یہ حالت ہو چکی تھی کہ اپنی قلمرو میں شعلہ ہائے بغاوت کو فرو کرنے سے عاجز تھے۔ پھر بنی زیری، بنی حماد اور خلفائے فاطمی کی باہمی رقابت نے مسلمانوں کو عیسائی سلطنتوں کے مقابلے میں متحد ہونے کا موقع ہی نہیں دیا۔

ان حالات نے کسی انقلاب انگیز ہستی کے لیے زمین تیار کر دی تھی ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ بربری قبائل نئی مذہبی تحریکات میں شامل ہونے کی خاص استعداد رکھتے ہیں اور وہ ہر وقت کسی مذہبی پیشوا کے منتظر رہا کرتے ہیں چنانچہ اس پیشوا کا ظہور قبیلہ ملتونہ میں ہوا۔ اس کا نام عبداللہ بن تاشفین تھا۔ اس نے تجدید اسلام کے لیے لوگوں کو جہاد کی طرف دعوت دی۔ برابرہ نے اس دعوت کو فوراً منظور کر لیا۔ اس کے پیرو مرابطین کہلاتے ہیں جس کے لغوی معنے ہیں وہ سپاہی جو دشمن کی سرحدوں پر گھوڑے تیار رکھیں اور اس لفظ کے اصلاحی معنی ہیں ''مبلغین اسلام'' اسپانیہ کے عیسائیوں نے اس لفظ کو بگاڑ کر Almarovides بنا دیا ہے اور فرانسیسی زبان کا لفظ

Marfat.com

Marabaut یعنی زاہد بھی مرابط ہی کی تحریف ہے۔

ملتونہ کے بربروں نے عبداللہ بن تاشفین کی قیادت میں سب سے پہلے خلیفہ بغداد کی اطاعت کا اعلان کیا اور پھر شمالی افریقہ کے ایک بڑے قبیلے مسمودہ کے ساتھ سیاسی اتحاد کرلیا۔ بعد میں جب ابوبکر اور عبداللہ کے بھائی یوسف بن تاشفین کا زمانہ آیا تو سب سے پہلے ان لوگوں نے سجلماسہ اور پھر ۴۶۰ھ (۱۰۶۸ء) میں شہر اغلمات فتح کیا۔ اسی سال شہر مراکش کے بنیاد ڈالی اور آنے والے پچاس برس میں بلادِ ناس۔ مکناسہ، سبتہ، طنجہ اور سالی کے علاوہ مغرب مراکش کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کرلیا۔

یوسف بن تاشفین نے اپنے حُسنِ انتظام اور سپہ گری میں مہارت کی بنا پر جماعتِ مرابطین کو اپنا فدائی بنا رکھا تھا۔ ۴۷۹ھ (۱۰۸۶ء) میں جب اسپانیہ کے بنی عباد پر نوسو ششم ۶ آراگن ۷ کے بادشاہ سانسو Sancho اور سِڈ کامپیڈار ۸ ریگو دیازڈی بیور نے حملہ کیا تو بنی عباد نے یوسف کو امداد کے لیے بلایا یوسف نے ۲۳۔ اکتوبر ۱۰۸۶ء (رمضان ۴۷۹ھ) کو جنگ زمافہ ۹ Badojoz کے قریب میں قسطلہ Castille کی افواج کو شکست دی۔ لیکن ہزیمت خوردہ فوج کا تعاقب نہ کیا اور مسلمانانِ اندلس کی امداد کے لیے تین ہزار سپاہی چھوڑ کر خود افریقہ میں واپس چلا آیا۔

۴۸۴ھ (۱۰۹۰ء) میں شاہِ اشبیلیہ نے دوبارہ یوسف کی امداد طلب کی۔ یوسف وہاں گیا اور تمام اسلامی علاقے عیسائی حملہ آوروں سے واپس لے لیے۔ ہاں طلیطلہ ان ہی کے قبضے میں رہا اور سرقسطہ پر بنی ہود متسلط رہے۔

مرابطین کی شان وشوکت زیادہ دیر تک قائم نہ رہی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ افریقہ کے جنگجو لوگ اندلس کے سرسبز خطوں میں پہنچ کر آرام طلب ہو گئے، آبائی صفات کھو بیٹھے اور ان میں عیسائیوں کے مقابلہ کی ہمت باقی نہ رہی۔ بحیرۂ روم میں بھی ان لوگوں نے اقتدار بڑھانے کی کوشش نہ کی۔ نیز الجزائر، تونس اور طرابلس کے اکثر علاقوں پر بنی حماد اور بنی زیری کی حکومت باقی رہنے دی۔

Marfat.com

مرابطین کا اقتدار ایک صدی تک باقی رہا۔ متعصب موحدین نے بعد میں ان کا خاتمہ کر دیا۔ موحدین نے ابھرتے ہی تمام شمالی افریقہ اور جنوبی اسپانیہ پر قبضہ جما لیا اور میدان صاف کر ڈالا۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۴۴۸	ابوبکر	۱۰۵۶
۴۸۰	یوسف	۱۰۸۷
۵۰۰	علی	۱۱۰۶
۵۳۷	تاشفین	۱۱۴۳
۵۴۱	ابراہیم	۱۱۴۶
۵۴۱	اسحٰق	۱۱۴۷

شجرۂ مرابطین

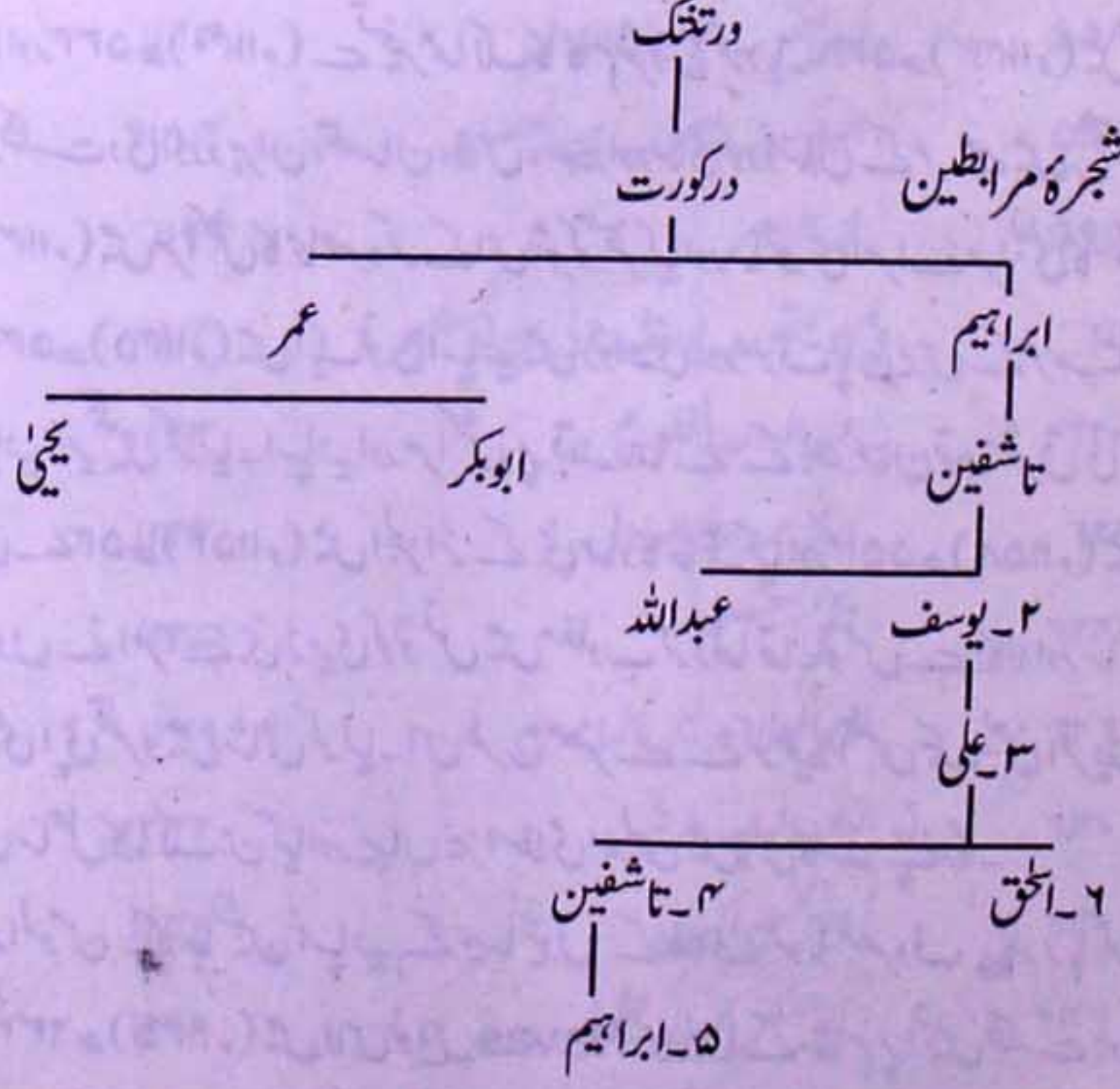

Marfat.com

۲۰۔موحدین

شمالی افریقہ میں

۵۲۴ھ تا ۶۶۷ھ

۱۱۳۰ء تا ۱۲۶۹ء

موحدین کو ابن اسپانیہ Mohades کہتے ہیں۔ یہ ایک اسلامی فرقہ ہے جو قائلین تشبیہ ؎ وتجسیم کے خلاف اٹھا تھا اور اللہ کے متعلق کسی قسم کی تشبیہ یا تجسیم کا منکر تھا۔ اس فرقے کا قائد ابوعبداللہ بن تومرت تھا جو مدبروں کے ایک قبیلے مسمودہ سے تعلق رکھتا تھا۔ لوگوں کو خالص توحید کی طرف دعوت دیا کرتا تھا اور اس کے پیرو اسے المہدی منتظر سمجھتے تھے۔

ابوعبداللہ ۵۲۲ھ (۱۱۲۸ء) میں فوت ہو گیا اور موحدین کی قیادت کی ذمہ داریاں اس کے بھائی عبدالمومن کے سپرد ہوئیں۔ ۵۲۴ھ (۱۱۳۰ء) میں عبدالمومن موحدین مسمودہ کی سیادت پر رسماً مقرر ہو گیا اور ۵۳۴ھ (۱۱۴۰ء) سے تسخیر ممالک کا کام شروع کر دیا۔ ۵۳۸ھ (۱۱۴۴ء) میں افواج مرابطین کو شکست دی اور دہران، تلمسان، فاس، سبتہ اور سالی کو دو سال کے عرصے میں فتح کر لیا۔ ۵۴۱ھ (۱۱۴۶ء) میں مراکش کا محاصرہ کر کے اس شہر کو مسخر کیا اور ساتھ ہی امرائے مرابطی کا سلسلہ ختم کر ڈالا۔ ۵۴۰ھ (۱۱۴۵ء) میں ایک فوج اسپانیہ میں روانہ کی اور صرف پانچ برس کے عرصہ میں تمام اسلامی اسپانیہ زیر نگیں کر لیا۔ اسپانیہ اور مراکش پر قبضہ جمانے کے بعد عنانِ توجہ مشرق کی طرف منعطف کی۔ ۵۴۷ھ (۱۱۵۲ء) میں الجزائر کے بنی حماد کا خاتمہ کیا اور ۵۵۳ھ (۱۱۵۸ء) میں ان نارمنز کو جنہوں نے امرائے بنی زیری کو تونس میں مغلوب کر رکھا تھا۔ تونس سے نکالا اور ساتھ ہی طرابلس کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ اس طرح مصر سے لے کر محیط اطلس تک یعنی افریقہ کے سارے شمالی ساحل کا مالک بن گیا اور یہاں نیز اسلامی اندلس میں اس کا سکہ چلنے لگا۔

عبدالمومن کے جانشین اسپانیہ کے عیسائیوں کے خلاف عموماً مصروف پیکار رہا کرتے تھے۔ جب ۶۳۲ھ (۱۱۳۵ء) میں لاس نواس Las Navas کے مقام پر انہیں شکست ہوئی تو اسپانیہ میں پھر ان کی دھاک نہ بندھ سکی اور کچھ عرصے کے بعد اس ملک کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ ان کے چلے آنے کے بعد اسپانیہ عیسائی حکمرانوں اور چھوٹے چھوٹے اسلامی سلسلوں میں بٹ

Marfat.com

گیا، مؤخرالذکر میں سب سے زیادہ مشہور امرائے بنی نصر (جدول ۱۴) تھے۔ جنہوں نے عیسائیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ۸۹۷ھ (۱۴۹۲ء) تک وہیں جمے رہے۔ اسی سال فرڈنیاں ۹ اور ملکہ ایزابلا نے سارے ملک کو زیرنگیں کرلیا اور مسلمانوں کو اسپانیہ سے باہر نکال دیا۔

موحدین کا اسپانیہ سے نکلنا تھا کہ ان کا اقتدار شمالی افریقہ میں بھی مٹ گیا۔ کافی عرصہ پہلے یعنی ۵۶۸ھ (۱۱۷۲ء) میں طرابلس پہ سلطان صلاح الدین ایوبی قبضہ جما چکا تھا۔ تونس میں امرائے بنی حفص جو موحدین کی طرف سے حکومت کیا کرتے تھے ۶۲۵ھ (۱۲۲۸ء) میں خودمختار بن بیٹھے۔ ۶۲۳ھ (۱۲۳۵ء) میں تلمسان کے بنی زیان نے خودمختاری کا اعلان کردیا۔ مراکش میں بھی حالات بگڑ چکے تھے۔ اور جا بجا مدعیانِ تخت پیدا ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ ۶۶۷ھ (۱۲۶۹ء) میں ایک کہستانی قبیلے بنی مرین نے موحدین کے پایۂ تخت یعنی مراکش کو فتح کرلیا اور موحدین کو مٹا دیا۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۵۲۴	عبدالمومن	۱۱۳۰
۵۵۸	ابویعقوب یوسف الاول	۱۱۶۳
۵۸۰	ابو یوسف یعقوب بن المنصور	۱۱۸۴
۵۹۵	محمد الناصر	۱۱۹۹
۶۱۱	ابویعقوب یوسف ثانی بن المستنصر	۱۲۱۴
۶۲۰	عبدالواحد المخلوع	۱۲۲۳
۶۲۱	ابومحمد عبداللہ العاول	۱۲۲۴
۶۲۴	یحییٰ المعتصم	۱۲۲۷
۶۲۶	ابوالعلا ادریس المامون	۱۲۲۹
۶۳۰	عبدالواحد الرشید	۱۲۳۲
۶۴۰	ابوالحسن السعید	۱۲۴۲
۶۴۶	ابوحفص عمر المرتضیٰ	۱۲۴۸
۶۶۵_۶۶۷	ابوالعلا الواثق	۱۲۶۶_۱۲۶۹

(اس سلسلے کو امرائے مرینی و حفصی نے ختم کیا)

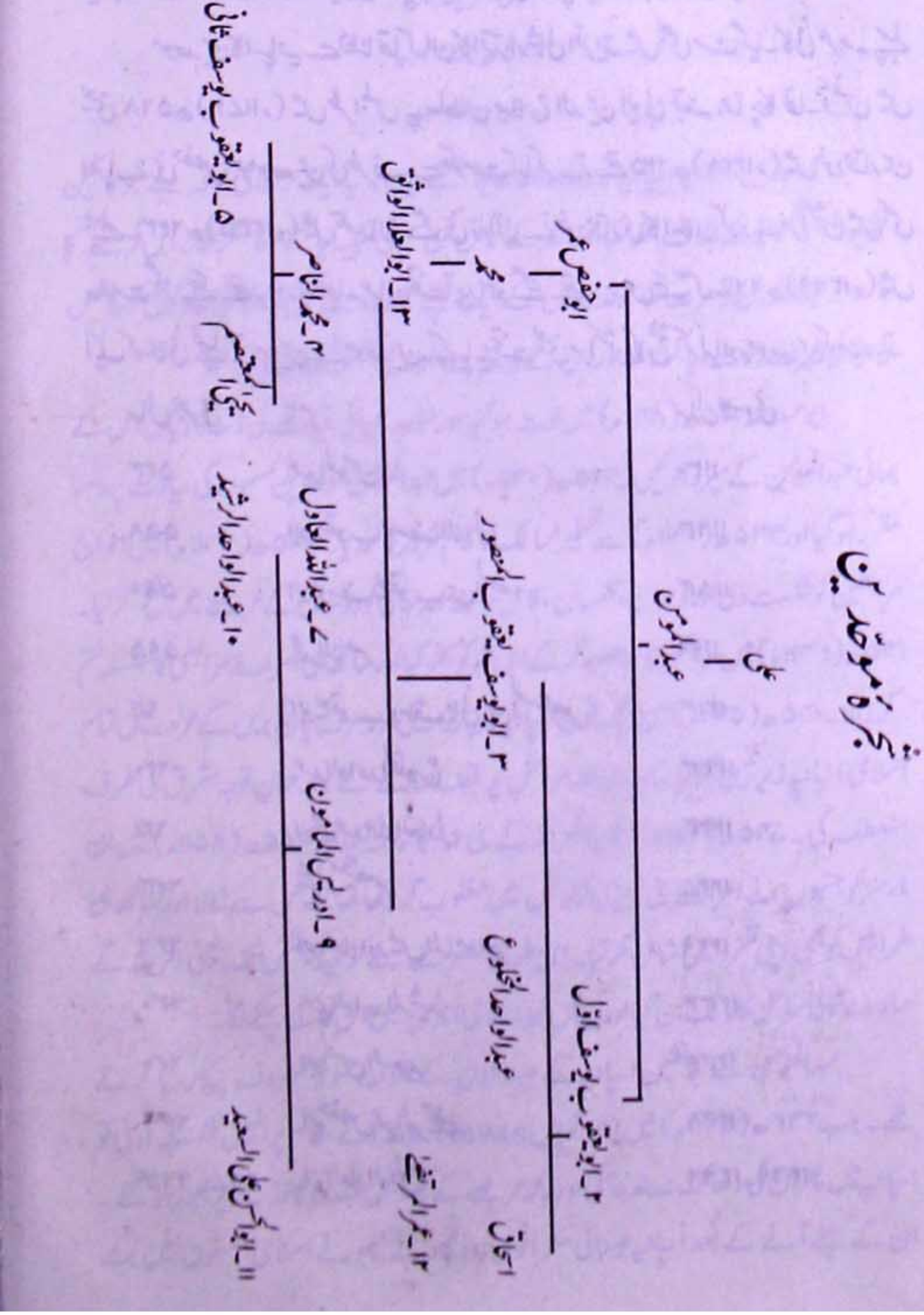

Marfat.com

۲۱۔ بنی حفص

تونس میں

۶۲۵ھ تا ۹۴۱ھ

(۱۲۲۸ء تا ۱۵۳۴ء)

ابتدا میں امرائے بنی حفص موحدین کے نائب بن کر تونس میں حکومت کیا کرتے تھے۔ ان کا سلسلۂ حکومت موروثی تھا۔ بعد میں جب موحدین کا زوال شروع ہوا تو انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھا کر خود مختاری کا اعلان کر دیا اور ایک ایسے سلسلے کی بنیاد ڈالی۔ جس کا اقتدار تین سو برس تک باقی رہا۔ یہ حکمران نہایت انصاف اور دیانت داری سے حکومت کیا کرتے تھے اور ان کے مراسم اطالوی جمہوریتوں کے ساتھ دوستانہ بھی تھے اور تاجرانہ بھی۔

۹۴۱ھ (۱۵۳۴ء) میں خیر الدین بَربَردسہ نے سلطان عثمانی کے نام پر تونس کو فتح کیا۔ لیکن دوسرے سال شہنشاہ شارل پنجم نے تونس کو پھر بنی حفص کے حوالے کر دیا اور اسپانوی فوج کا ایک دستہ غلتہ Goletta کے مقام پر مامور کر دیا۔ اسی سال تونس پر بحری قزاقوں کے حملے شروع ہو گئے چنانچہ انہوں نے ۹۷۶ھ (۱۵۶۸ء) میں تونس اور ۹۸۲ھ (۱۵۷۴ء) میں غلتہ کو فتح کر لیا اور تونس دوبارہ قلمرو عثمانی کا ایک صوبہ شمار ہونے لگا۔ تین سو برس بعد یعنی ۱۲۹۸ھ (۱۸۸۱ء) میں تونس پر فرانس کا قبضہ ہو گیا۔

۹۱۶ھ (۱۵۱۰ء) میں اسپانوی فوجوں نے طرابلس پر قبضہ جما لیا تھا لیکن ۹۸۵ھ (۱۵۵۱ء) میں دریائی قزاقوں نے اسے مسخر کر کے سلطنتِ عثمانیہ میں شامل کر دیا۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۶۲۵	ابوزکریا یحییٰ الاول	۱۲۲۸
۶۴۷	ابوعبداللہ محمد الاول المستنصر	۱۲۴۹
۶۷۵	ابوزکریا یحییٰ الثانی	۱۲۷۷

Marfat.com

۶۷۸	ابواسحٰق ابراہیم الاول	۱۲۷۹
۶۸۳	ابوحفص عمر الاول	۱۲۸۴
۶۹۴	ابوعبداللہ محمد الثانی المستنصر	۱۲۹۵
۷۰۹	ابوبکر الاول الشدید	۱۳۰۹
۷۰۹	ابوالبقا خالد الاول	۱۳۰۹
۷۱۱	ابویحییٰ زکریا	۱۳۱۱
۷۱۷	ابوذربہ محمد الثالث المستنصر	۱۳۱۷
۷۱۸	ابویحییٰ ابوبکر الثانی المتوکل	۱۳۱۸
۷۴۷	ابوحفص عمر الثالث	۱۳۴۶
۷۴۷	(بنی مرین کا عہد)	۱۳۴۶
۷۵۰	ابوالعباس احمد الاول الفضل	۱۳۴۹
۷۵۱	ابواسحٰق ابراہیم الثانی المستنصر	۱۳۵۰
۷۷۰	ابوالبقا خالد الثانی	۱۳۶۸
۷۷۲	ابوالعباس احمد الثانی المستنصر	۱۳۷۰
۷۹۶	ابوالفارس عبدالعزیز	۱۳۹۴
۸۳۷	محمد رابع المنتصر	۱۴۳۳
۸۳۹	ابوعمرو عثمان	۱۴۳۵
۸۹۳	ابوذکریا یحییٰ الثالث	۱۴۸۸
۸۹۹	ابوعبداللہ محمد الخامس	۱۴۹۳
۹۳۲_۹۴۱	الحسن	۱۵۲۵_۱۵۳۴

(سلاطین عثمانی کے نام پر دریائی قزاقوں اور بیگوں نے اس سلسلے کو ختم کیا)

Marfat.com

شجرۂ بنی حفص

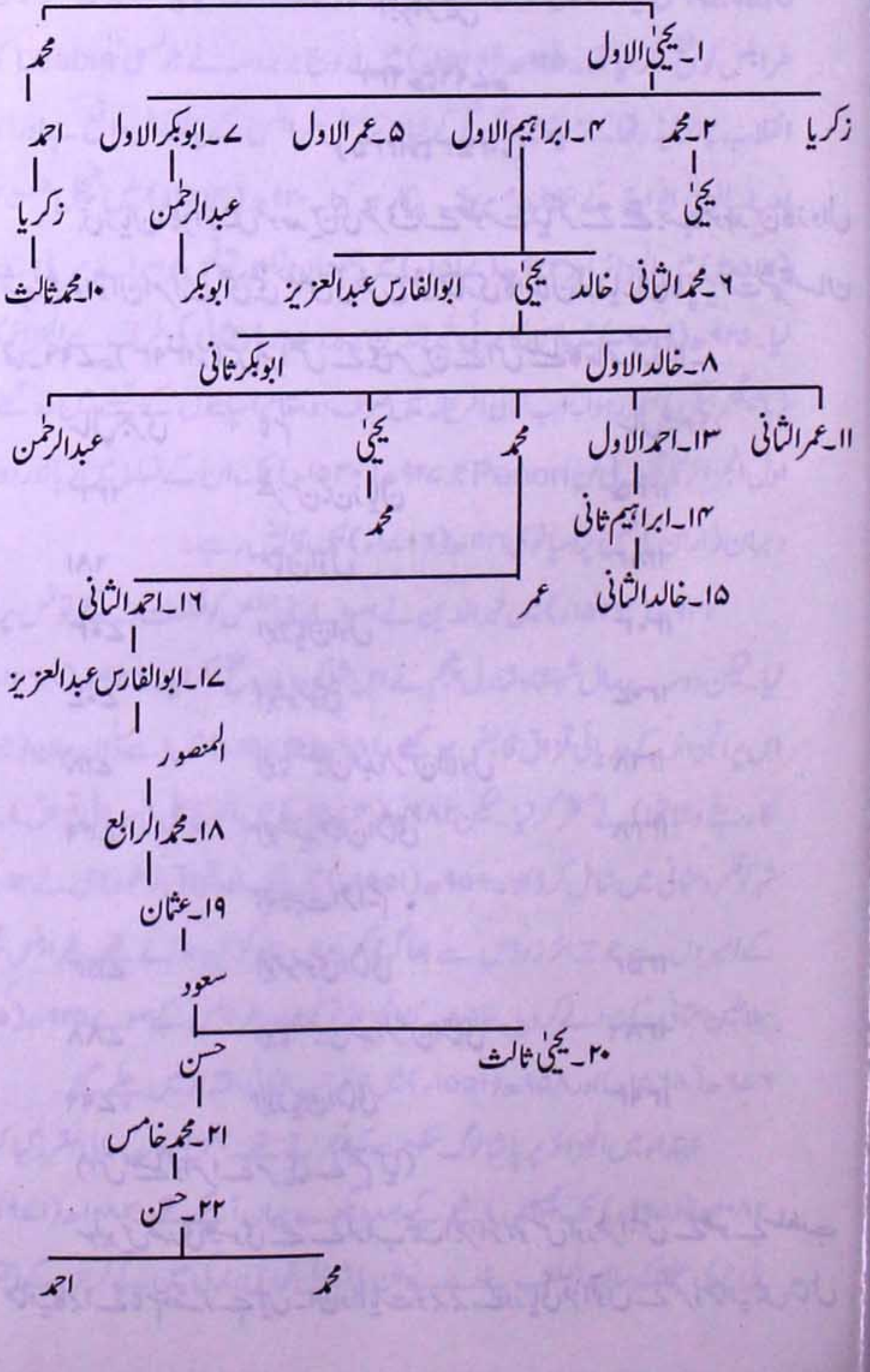
عبدالواحد بن ابی حفص
۱۔یحییٰ الاول
محمد
زکریا
۲۔محمد
۴۔ابراہیم الاول
۵۔عمر الاول
۷۔ابوبکر الاول
احمد
یحییٰ
عبدالرحمٰن
زکریا
۶۔محمد الثانی
خالد
یحییٰ
ابوالفارس عبدالعزیز
ابوبکر
۱۰۔محمد ثالث
۸۔خالد الاول
ابوبکر ثانی
۱۱۔عمر الثانی
۱۳۔احمد الاول
محمد
یحییٰ
عبدالرحمٰن
۱۴۔ابراہیم ثانی
۱۵۔خالد الثانی
عمر
محمد
۱۶۔احمد الثانی
۱۷۔ابوالفارس عبدالعزیز
المنصور
۱۸۔محمد الرابع
۱۹۔عثمان
سعود
۲۰۔یحییٰ ثالث
حسن
۲۱۔محمد خامس
۲۲۔حسن
محمد
احمد

۲۲۔ بنی زیان

الجزائر میں

۶۳۳ھ تا ۷۹۶ھ

(۱۲۳۵ء تا ۱۳۷۳ء)

بنی زیان الجزائر میں موحدین کی طرف سے حکومت کیا کرتے تھے جب موحدین کا زوال شروع ہوا تو ان امرا نے بھی بنی حفص کی طرح خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ ان کا پایۂ تخت شہر تلمسان تھا۔ ۷۹۶ھ (۱۳۹۳ء) میں مراکش کے بنی مرین نے اس سلسلے کا خاتمہ کر ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سال عیسوی
۶۳۳	یغمرسن بن زیان	۱۲۳۵
۶۸۱	عثمان اوّل	۱۲۸۲
۷۰۳	ابوزیان اول	۱۳۰۳
۷۰۷	ابوحموسیٰ	۱۳۰۷
۷۱۸	ابوتاشفین عبدالرحمٰن الاول	۱۳۱۸
۷۴۹	ابوسعید عثمان الثانی	۱۳۴۸
	ابوثابت الزایم	
۷۵۴	ابوحموسیٰ الثانی	۱۳۵۲
۷۸۸	ابوتاشفین عبدالرحمٰن الثانی	۱۳۸۶
۷۹۶	ابوزیان الثانی	۱۳۹۳

(اس سلسلے کو امرائے مرینی نے ختم کیا)

سولہویں صدی عیسوی سے لے کر اب تک الجزائر، تونس اور طرابلس کے صوبے سلطنتِ عثمانیہ کا برائے نام حصہ رہے ہیں۔ ان ولایات کو بربر کے دریائی قزاقوں نے قلمرو عثمانیہ میں شامل

Marfat.com

کیا تھا۔

بربروسہ کے آنے سے پہلے اسپانوی فوج نے ڈال پڈرونویرو Dal Pedro Navaro کی قیادت میں ساحل افریقہ پر الجزائر کی بندرگاہوں بجایہ[13] ہوہران[14] (اران) اور طرابلس کو فتح کر لیا تھا۔ ۹۱۵ھ (۱۵۰۹ء) میں اروج بربروسہ نے جو لسبی Lesbie کا ایک انقلاب پسند لیڈر تھا۔ جزیرۂ جربا کو فتح کر لیا جو ساحلِ طرابلس کے بالمقابل واقع ہے اور اس کے بعد اسپانوی افواج کے خلاف مصروفِ پیکار ہو گیا۔ ۹۲۰ھ (۱۵۱۴ء) میں جیجل[15] ۔ ۹۲۲ھ (۱۵۱۶ء) میں الجزائر اور ۹۲۳ھ (۱۵۱۷ء) میں تلمسان[16] اور تونس کو امرائے مرینی سے چھین لیا۔ ۹۲۵ھ (۱۵۱۹ء) میں اس کا بھائی خیر الدین بربروسہ دربارِ عثمانی کی طرف سے الجزائر کا گورنر (یا بیگلر بیگی) مقرر ہوا۔ اب شمالی افریقہ میں صرف دو مقام اسپانیوں کے قبضے میں رہ گئے تھے۔ اول الجزائر کا قلعہ پی نن Penon جو ۹۲۷ھ (۱۵۳۰ء) تک ان کے تسلط میں رہا اور دوسرا شہر دہران (اران) جس پر اسپانوی ۱۱۲۱ھ (۱۷۰۶ء) تک قابض رہے۔

۹۴۱ھ (۱۵۳۴ء) میں خیر الدین نے امرائے بنی حفص کو شکست دے کر تونس پر قبضہ کر لیا۔ لیکن دوسرے سال شہنشاہ شارل پنجم نے اس شہر کو دوبارہ فتح کر لیا۔ ۹۷۶ھ (۱۲۶۸ء) میں اس پر الجزائر کے دریائی قزاق قابض ہو گئے۔ ۹۸۱ھ (۱۵۷۴ء) میں اسے ڈان جان (جو آسٹریا کا رہنے والا تھا) نے مسخر کر لیا۔ لیکن ۹۸۲ھ (۱۵۷۴ء) میں الوج علی (دریائی قزاق) نے اس شہر کو قلمرو عثمانی میں شامل کر ڈالا۔ ۹۵۹ھ (۱۵۵۱ء) میں ایک اور قزاق ترغود نامی نے سینٹ جین کے امیروں سے جو جزائر زوڈس سے بھاگ کر یہاں پناہ گزین ہوئے تھے۔ طرابلس چھین کر سلاطین عثمانی کے حوالے کر دیا۔ خلاصہ یہ کہ الجزائر تونس اور طرابلس کے صوبے ۹۲۵ھ (۱۵۱۵ء) ۹۷۶ھ (۱۵۶۸ء) اور ۹۵۸ھ (۱۵۵۱ء) میں بالترتیب عثمانی اقتدار میں چلے گئے۔

ابتداء میں الجزائر پر پاشا لوگ حکومت کیا کرتے تھے۔ جنہیں باب عالی مقرر کیا کرتا تھا۔ ۱۰۸۲ھ (۱۶۷۱ء) تک چھبیس پاشے یکے بعد دیگرے یہاں آ چکے تھے۔ ۱۰۸۲ھ (۱۶۷۱ء) میں ینی چری[17] کے سالار الملقب بہ ڈے نے ان پاشاؤں کو اپنی بندگی میں لے کر ان کے اختیارات

Marfat.com

محدود کر دیے ۱۱۲۲ھ (۱۷۱۰ء) میں پاشاؤں کا سلسلہ ختم ہو گیا اور ڈے الجزائر کا مستقل فرمانروا بن گیا۔ تقریباً سوا سو برس بعد یعنی ۱۲۴۶ھ (۱۸۳۰ء) میں الجزائر پر فرانسیسی قابض ہو گئے۔

تونس پر ۱۱۱۷ھ (۱۷۰۵ء) تک باب عالی کا قبضہ رہا۔ باب عالی کی طرف سے فوجی سردار جن کا لقب Dey تھا۔ حکومت کیا کرتے تھے۔ ۱۱۱۷ھ (۱۷۰۵ء) میں یہاں بیگوں کی حکومت شروع ہو گئی۔ جن میں سے ایک بیگ خود مختار سلطان بن گیا۔ ۱۲۹۹ھ (۱۸۸۱ء) میں تونس پر بھی فرانسیسی قبضہ ہو گیا[۱۸]۔ اب صرف طرابلس عثمانی اقتدار کے نیچے رہ گیا۔ جس پر ایک پاشا کی حکومت تھی۔

شمالی افریقہ[۱۹] میں صرف مراکش کی ولایت ایسی ہے۔ جس پر آج تک عیسائیوں کا قبضہ نہیں ہوا سبتہ کا قلعہ اسپانیوں کے قبضہ میں ہے اور طنجہ کی بندرگاہ پر انگریز قابض ہیں۔ لیکن یہ دونوں سلطنتیں اپنے ان مقبوضات کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتیں اور نہ ان کے انتظامات کی طرف توجہ دیتی ہیں۔

شجرۂ بنی زیان

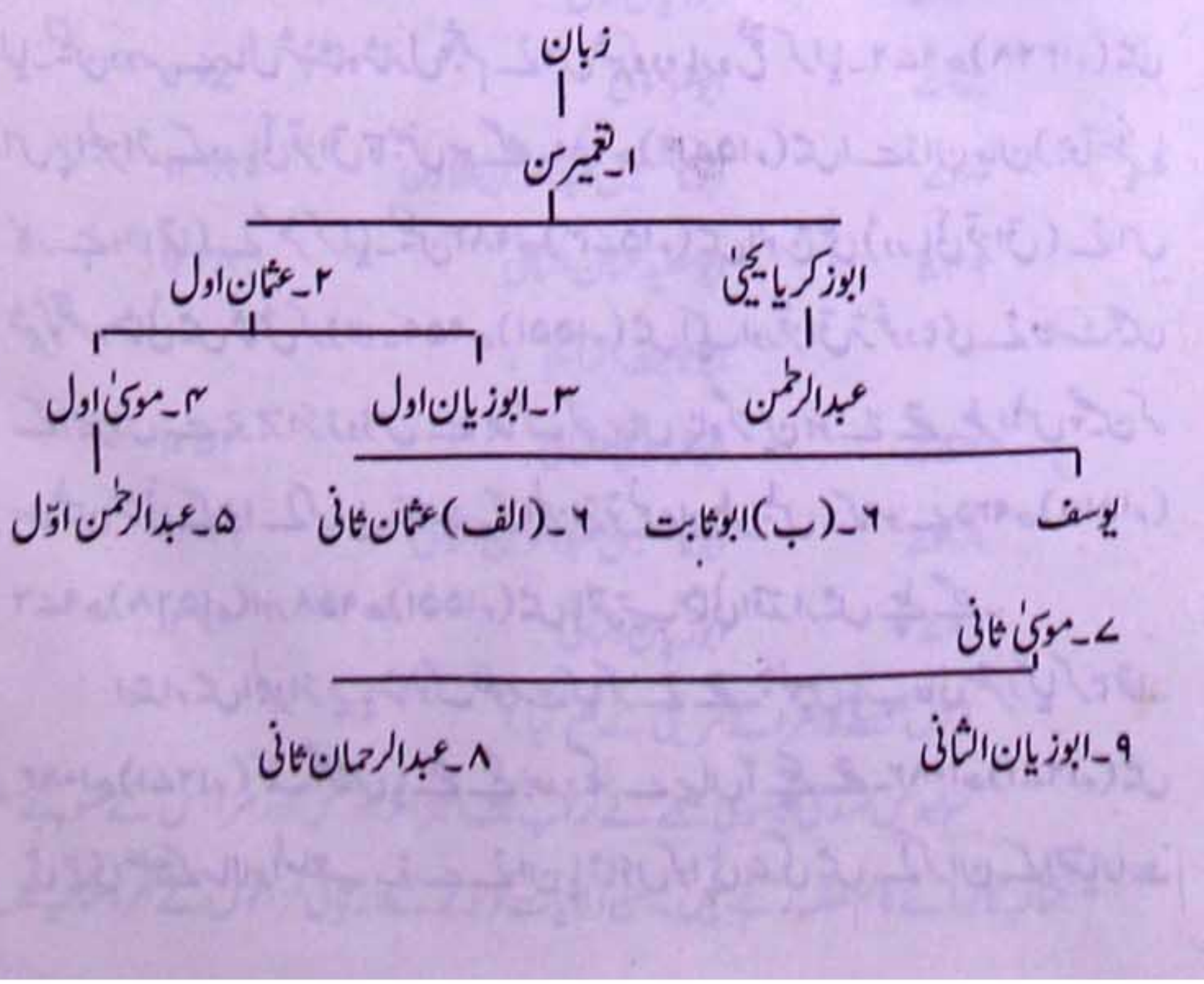

Marfat.com

۲۳۔امرائے بنی مرین

مراکش میں

۵۹۱ھ تا ۸۷۵ھ

(۱۱۹۵ء تا ۱۴۷۰ء)

گو امرائے بنی مرین کی حکومت مرتفعاتِ مراکش میں ۵۹۱ھ (۱۱۹۵ء) سے قائم ہو چکی تھی۔ لیکن مراکش کے پایۂ تخت پر مدتوں موحدین کا قبضہ رہا۔ ۶۶۷ھ (۱۲۶۹ء) میں بنی مرین نے پایۂ تخت پر بھی قبضہ جما لیا اور ۷۹۶ھ (۱۳۹۳ء) کے کچھ عرصہ بعد الجزائر کے ان علاقوں کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا جن پر امرائے بنی زیان قابض تھے۔ اس سلسلے کو بنی مرین ہی کے ایک قبیلے بنی وتعس نے ۸۷۵ھ (۱۴۷۰ء) میں ختم کر ڈالا۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۵۹۱	عبدالحق	۱۱۹۵
۶۱۴	عثمان اول	۱۲۱۷
۶۳۷	محمد اول	۱۲۳۹
۶۴۲	ابو یحییٰ ابوبکر	۱۲۴۴
۶۵۶	ابو یوسف یعقوب	۱۲۵۸
۶۸۵	ابو یعقوب یوسف	۱۲۸۶
۷۰۶	ابو ثابت عامر	۱۳۰۶
۷۰۸	ابوالربیع سلیمان	۱۳۰۸
۷۱۰	ابوسعید عثمان الثانی	۱۳۱۰
۷۳۱	ابوالحسن علی	۱۳۳۱
۷۴۹	ابوعینان	۱۳۴۸
۷۵۹	السعید	۱۳۵۸
۷۶۰	ابو سلیم ابراہیم	۱۳۵۹

Marfat.com

۷۶۲	ابوعمر تاشفین	۱۳۶۱
۷۶۳	عبدالحلیم	۱۳۶۱
۷۶۳	ابوزیان محمد الثانی	۱۳۶۱
۷۶۸	عبدالعزیز	۱۳۶۶
۷۷۴	محمد الثالث السعید	۱۳۷۲
۷۷۶	ابوالعباس احمد المستنصر عبدالرحمٰن	۱۳۷۴
۷۸۶	موسیٰ	۱۳۸۴
۷۸۶	المنتصر	۱۳۸۴
۷۸۸	محمد الرابع الواثق	۱۳۸۶
۷۸۹	ابوالعباس احمد المستنصر (دوبارہ)	۱۳۸۷
۷۹۶	ابوالفارس	۱۳۹۳
؟	فارس المتوکل	؟
۸۱۱	ابوسعید	۱۴۰۸
۸۱۹	سعید۔یعقوب	۱۴۱۶
۸۲۷	عبداللہ	۱۴۲۴
۸۷۵	شریف	۱۴۷۰

امرائے بنی وتعس

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۸۷۵	شیخ وتعس السعید	۱۴۷۰
۹۰۶	محمد اول بن السعید	۱۵۰۰
۹۳۶	احمد بن محمد	۱۵۳۰
۹۵۷	محمد ثانی بن احمد	۱۵۵۰

(اس سلسلے کو شرفائے مراکش نے ختم کیا)

۲۴۔شرفائے مراکش

۹۵۱ھ تا ۱۳۱۱ھ

۱۵۴۴ء تا ۱۸۹۳ء

یہ امراء چونکہ اپنے آپ کو حسن بن علی بن ابی طالب اور جنابہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد میں سے تصور کرتے تھے۔اس لیے شریف کہلاتے تھے (جمع شرفا) ان شرفا نے مراکش کے مشہور شہر ٹروڈنٹ [20] کو ۹۲۱ھ (۱۵۱۵ء) میں فتح کیا اور فاس [21] کو کچھ اور شہروں سمیت بعد میں مسخر کیا۔لیکن ان کی مستقل اور باقاعدہ سلطنت ۹۵۱ھ (۱۵۴۴ء) سے شروع ہوتی ہے۔شرفائے مراکش کے دو طبقے تھے۔حسنی اور فلالی۔مؤخر الذکر کا جانشین بنتے بنتے چھ برس صرف ہو گئے اور اس عرصے میں مراکش بدنظمی کا گھر بنا رہا۔

مراکش کی حدود ہمیشہ ایک ہی رہی ہیں۔لیکن اس کی مملکت میں دو شریف شروع سے حکمران رہے ہیں جن کی آپس میں سخت رقابت تھی۔ایک کا پایۂ تخت فاس تھا اور دوسرے کا مراکش۔ہر دو اپنے آپ کو خلیفہ و امیر المومنین سمجھتے تھے۔

(الف) شرفائے حسنی

۹۵۱ھ تا ۱۰۶۹ھ

(۱۵۴۴ء تا ۱۶۵۸ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۹۵۱	محمد اول الشیخ	۱۵۴۴
۹۶۵	عبداللہ	۱۵۵۷
۹۸۱	محمد ثانی	۱۵۷۳
۹۸۳	ابو مروان عبدالملک الاول	۱۵۷۵

Marfat.com

۹۸۶	ابوالعباس احمد اوّل المنصور	۱۵۷۸
۱۰۱۱	شیخ ابوفارس، زیدان (ایک دوسرے کے رقیب)	۱۶۰۳
۱۰۱۶	زیدان/ بلاشرکت	۱۶۰۸
۱۰۳۸	ابومروان عبدالملک ثانی	۱۶۲۸
۱۰۴۰	ولید	۱۶۳۰
۱۰۴۵	محمد ثالث	۱۶۳۵
۱۰۶۴_۱۰۶۹	احمد ثانی	۱۶۵۴_۱۶۵۸

(ب) شرفائے فلالی

۱۰۷۵ھ تا ۱۳۱۱ھ

۱۶۶۴ء تا ۱۸۹۳ء

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۱۰۷۵	رشید بن الشریف بن علی	۱۶۶۴
۱۰۸۳	اسماعیل السمین	۱۶۷۲
۱۱۳۹	احمد المذہبی	۱۷۲۷
۱۱۴۱	عبداللہ[۲۲]	۱۷۲۹
۱۱۷۱	محمد اوّل	۱۷۵۷
۱۲۰۴	یزید	۱۷۸۹
۱۲۰۶	ہشام	۱۷۲۹
۱۲۰۹	سلیمان	۱۷۹۵
۱۲۳۸	عبدالرحمٰن	۱۸۲۲
۱۲۷۶	محمد ثانی	۱۸۵۹
۱۲۹۰_۱۳۱۱	حسن[۲۳]	۱۸۷۳_۱۸۹۳

Marfat.com

شجرۂ شرفائے حسنی

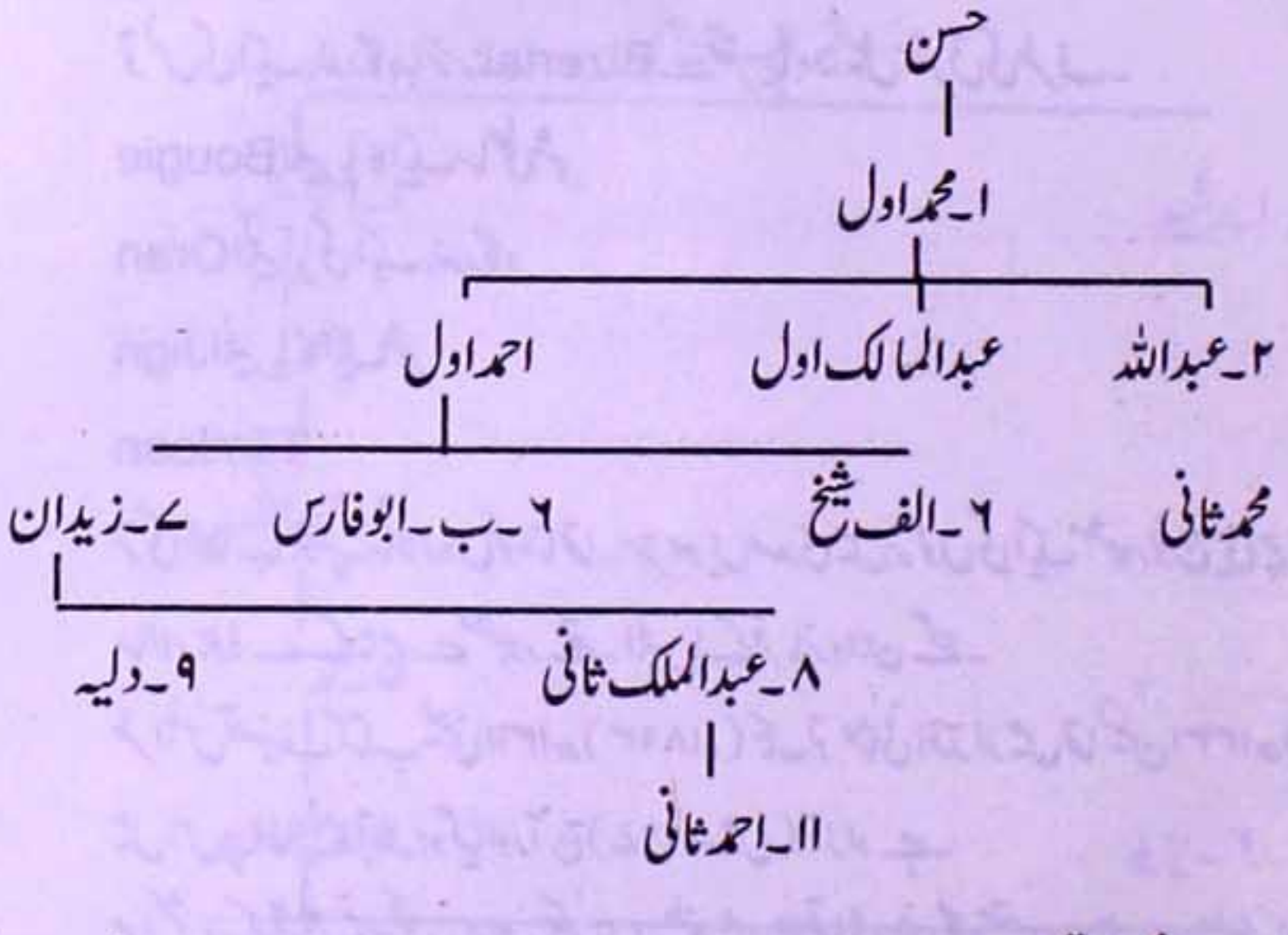

نوٹ: یہ شجرۂ ناقص ہے۔اس لیے کہ اس میں دسویں حکمران محمد ثالث کا ذکر موجود نہیں۔ برق

۱۔ فاطمیوں کا حال مصر کے ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۲۔ انگریزی میں Ceuta شمالی افریقہ میں جبرالٹر کے سامنے ایک شہر۔

۳۔ Pisa اٹلی کی ایک بندرگاہ فلورنس کے مغرب کی طرف۔

۴۔ سپین پر گیارہ فونسو ۷۳۹ء سے ۱۳۵۰ء تک حکمران رہے۔فونسو ششم ۱۰۶۵ء میں پیدا ہوا اور ۱۱۰۵ء میں وفات پائی۔

۵۔ آراگان سپین کا ایک صوبہ ہے۔

۶۔ سپین کا مشہور بہادر۔اصلی نام Bodrige Diaz ولادت ۱۰۳۵ء وفات ۱۰۹۹ء۔مسلمانوں کے خلاف جنگوں میں کافی نام پیدا کیا۔

۷۔ اسپانوی نام Sagralias سپین میں گاڈیانہ Guadiana دریا کے کنارے ایک شہر جس پر ۱۸۱۲ء میں برطانوی فوجیں ولنگٹن کے زیر کمان حملہ آور ہوئی تھیں۔

۸۔ شبہین تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس روشنی کی طرح ہے جو کسی روشن کمرے کی جالیوں سے چھن چھن کر باہر نکل رہی ہو۔ مجسمین اللہ کے مجسم ہونے کے قائل ہیں اور اللہ کو عرش پر بیٹھا ہوا سمجھتے ہیں۔ ان کے کئی فرقے ہیں۔مثلاً ہشامیہ۔جولقیہ۔بیانیہ اور کرامیہ، جعد بن درہم اور محمد بن کرام ان کے ائمہ میں شمار ہوتے ہیں (الفرق الاسلامیہ صفحہ ۵۷)

۹۔ اس سے مراد فرڈنیاں پنجم ہے جو سپین کے دو صوبوں کیسٹائل اور لیون کا فرمانروا تھا (۱۴۵۲ء۔۱۵۱۶ء)

۱۰۔ سپین کے فرمانروا فردنیان پنجم کی بیوی۔

۱۱۔ چارلس پنجم (۱۵۰۰۔۱۵۵۸ء) سپین کا بادشاہ تھا۔

۱۲۔ تونس کی ایک بندرگاہ بائزرٹا Bizerta سے تقریباً ۵۰ میل مشرق کی طرف۔

۱۳۔ Bougie الجیریا کا ایک ساحلی شہر

۱۴۔ Oran الجیریا کی ایک بندرگاہ

۱۵۔ Jign الجیریا کا ایک شہر

۱۶۔ Tilmicen

۱۷۔ ترکی خطاب جو سپہ سالاروں کو ملتا تھا۔ سترہویں صدی میں ترکوں کی ایک مشہور فوج ینی چری کے سپہ سالار جوڈے کے نام سے مشہور تھے۔ الجیریا کے فرمانروا بن گئے۔

۱۸۔ طرابلس تصنیف کتاب یعنی ۱۳۱۱ھ (۱۸۹۳ء) تک تو عثمانی اقتدار میں تھا لیکن ۱۳۳۱ھ (۱۹۱۳ء) میں اس پر اطالیہ کا قبضہ ہو گیا اور آج (۱۹۶۷ء میں) آزاد ہے۔

۱۹۔ مراکش کے آج تین ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ طنجہ بین الاقوامی بندرگاہ متصور ہوتا ہے۔ ملیلہ اور صبتہ پر اسپانیہ قابض ہے اور باقی پر سلطان مراکش کی حکومت ہے۔

۲۰۔ جنوبی مراکش کی بندرگاہ اگادیر سے ۵۵ میل مشرق میں واقع ہے۔

۲۱۔ ایرانی کوفاس لکھتے ہیں شہر شمالی مراکش میں بندرگاہ رباط Rabat سے تقریباً سو میل مشرق میں واقع ہے۔

۲۲۔ عبداللہ کے بعد عارضی طور پر شرفائے فلالی کی سلطنت ختم ہو گئی اور مندرجہ ذیل تین حکمران برسرِ اقتدار آئے۔

علی بن اسماعیل ۲۳۲۔۵۴۴ (۱۱۴۷۔۱۱۴۹)

المستعلی بن اسماعیل ۵۴۶۔۵۴۸ (۱۱۵۱۔۱۱۵۳)

زین العابدین ۵۵۳ھ (۱۱۵۸ء)

۲۳۔ اصل کتاب کی تصنیف کے بعد مندرجہ ذیل شرفا برسر اقتدار رہے۔

۱۳۱۲ھ	عبدالعزیز	۱۸۹۴ء
۱۳۲۵ھ	الحفیظ (ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ میں مستعفی ہو گیا)	۱۹۰۶ء
۱۳۳۰ھ	یوسف (۲۹ شعبان ۱۳۳۰ھ کو سلطان مراکش بنا)	۱۹۱۲ء
۱۳۴۶ھ	محمد اول	۱۹۲۷ء
۱۳۸۱ھ	محمد ثانی (حسن)	۱۹۶۲ء

Marfat.com

شجرۂ شرفائے فلالی

شریف بن علی

۱۔رشید

۲۔اسماعیل

۳۔احمد

۴۔عبداللہ

۵۔محمد

۶۔یزید

۷۔ہشام

۸۔سلیمان

۹۔عبدالرحمن

۱۰۔محمد ثانی

۱۱۔حسن

Marfat.com

باب چہارم

مصر وشام

تیسری صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

نویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

۲۵۔ بنی طولون

۲۶۔ آل اخشید

۲۷۔ فاطمی

۲۸۔ ایوبی

۲۹۔ ممالیک

Marfat.com

باب چہارم

مصروشام

تیسری صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

نویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

اسلامی تاریخ میں مصروشام عموماً ایک ہی حکومت کے ماتحت رہے ہیں مسلمانوں نے شام کو ۱۴ھ و ۱۷ھ (۶۳۵ء، ۶۳۸ء) کے درمیان اور مصر کو ۲۱ھ (۶۴۱ء) میں فتح کیا۔ ۲۱ھ سے ۲۵۴ھ (۶۴۱ سے ۸۶۸ء) تک مصر کی حیثیت محض ایک صوبے کی تھی۔ جس پر بنی امیہ و بنی عباس کے مقرر کردہ گورنر حکومت کیا کرتے تھے۔ ان گورنروں کی تعداد ۹۸ ہے۔ ۲۵۴ھ (۸۶۸ء) میں احمد بن طولون نے مصر میں ایک آزاد سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ جو ۳۷ برس تک جاری رہی۔ اس کے بعد آل اخشید کا سلسلہ شروع ہوا۔ جسے خلفائے فاطمی (ازمنۂ وسطی میں سلاطین مصر کا سب سے بڑا سلسلہ شمار ہوتا ہے) نے ختم کیا۔ خلفائے فاطمی کے زمانے میں شام میں بھی چند آزاد سلسلے برسر اقتدار آئے۔ مثلاً آل مواس، امرائے بوری اور اتابکان زنگی۔ لیکن صلاح الدین ایوبی کے ظہور کے بعد شام مصر کا ایک صوبہ بن گیا۔ بالآخر یہ دونوں ممالک سلاطین عثمانی کے قبضہ میں چلے گئے۔

۱۲۴۷ھ (۱۸۳۱ء) میں محمد علی پاشا کے لڑکے ابراہیم پاشا نے شام کو قلمرو مصر میں شامل کر لیا۔ لیکن انگریزوں نے مداخلت کر کے شام سلاطین عثمانی کو واپس دلا دیا۔ ۱۲۵۷ھ (۱۸۴۱ء) سے شام سلاطین عثمانی کے قبضے میں ہے۔

۲۵۔ بنی طولون

۲۵۴ھ تا ۲۹۲ھ

(۸۶۸ء تا ۹۰۵ء)

طولون امرائے سامانی کے غلاموں میں سے تھا۔ جسے بخارا کے سامانی حکمران نے بطور

ہدیہ مامون کے ہاں بھیجا تھا۔ طولون نے مامون کے ہاں بغداد اور سرمن رائی (جگہ کا نام) میں بڑی عزت پیدا کی اور بلند مناصب پر فائز ہوا۔ ۲۴۰ھ میں اس کا لڑکا احمد والد کا جانشین بنا۔ اور ۲۵۲ھ (۸۶۸ء) میں مصر کا گورنر مقرر ہوا۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے خود مختاری کا اعلان کر دیا اور ۲۶۴ھ (۸۷۷ء) میں شام کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ یہ دونوں ممالک سلسلۂ طولون کے اختتام (۲۹۲ھ، ۹۰۵ء) تک اسی سلسلے کے ماتحت رہے۔ یہ امرا اپنے پایۂ تخت القطائع (فسطاط و قاہرہ کے درمیان) کی شان و شوکت اور دیگر خیراتی عمارات کی وجہ سے مشہور ہیں۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۲۵۴	احمد بن طولون	۸۶۸
۲۷۰	خمارویہ بن احمد	۸۸۳
۲۸۲	جیش ابوالعساکر بن خمارویہ	۸۹۵
۲۸۳	ہارون بن خمارویہ	۸۹۶
۲۹۲	شیبان بن احمد	۹۰۵

(اس سلسلے کو عباسیہ نے ختم کیا)

۲۶۔ آلِ اخشید

۳۲۳ھ تا ۳۵۸ھ

(۹۳۵ء تا ۹۶۹ء)

جن دنوں کہ خلفائے عباسی کے حکام نے مصر و شام میں عارضی اقتدار پیدا کر لیا تھا۔ محمد الاخشید انہی اطراف میں ایک مستقل سلسلے کی بنیاد ڈال رہا تھا۔ (اخشید امرائے فرخانہ کا رسمی لقب ہے) فرخانہ کے ایک فوجی افسر کے لڑکے کا نام طغج (محمد کا والد) تھا جو دربار بغداد میں رہتا تھا۔ یہ ترقی کرتے کرتے عامل دمشق بن گیا۔ بعد میں خلیفہ سے ان بن ہو گئی اور جیل میں ڈال دیا گیا۔ جہاں سے اس کا جنازہ باہر آیا۔ خلیفہ نے اس سختی کی تلافی یوں کی کہ طغج کے لڑکے محمد کو ۳۱۸ھ میں عامل دمشق اور ۳۳۱ھ میں حاکم مصر مقرر کیا۔ محمد اپنی اسامی پر ۳۲۳ھ (۹۳۵ء) میں حاضر ہوا۔ چار برس بعد یعنی ۳۲۷ھ (۹۳۸ء) میں اخشید کا لقب اختیار کیا اور ۳۳۰ھ (۹۴۱ء) میں شام اور حرمین شریفین کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔

Marfat.com

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۳۲۳	محمد الاخشید بن طغج	۹۳۵
۳۳۴	ابوالقاسم منگور بن الاخشید	۹۴۶
۳۴۹	ابوالحسن علی بن الاخشید	۹۶۰
۳۵۵	ابوالمسک کافور (خواجہ سرا)	۹۶۶
۳۵۷_۳۵۸	ابوالفد ارس احمد بن علی	۹۶۸_۹۶۹

(اس سلسلے کو خلفائے فاطمی نے ختم کیا)

۲۷۔ خلفائے فاطمی

۲۵۷ھ تا ۵۶۷ھ

(۹۰۹ء تا ۱۱۷۱ء)

ادارسہ کی طرح فاطمی بھی اپنے آپ کو فاطمۃ الزہرا کی اولاد سمجھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو شجرہ خلفاء صفحات گزشتہ میں) ادارسہ خلفائے فاطمی کے عروج کے تمام اسباب پہلے ہی مہیا کر چکے تھے اور وہ اس طرح کہ عہد ادارسہ میں کئی ایسے مبلغ موجود تھے۔ جو برابرہ میں شیعی عقائد کی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ اسی تبلیغ کا نتیجہ تھا کہ جب خلافت فاطمیہ کے بانی عبیداللہ نے دعویٰ مہددیت کرنے کے بعد اپنے آپ کو خلیفہ وامیر المومنین کہا تو اسے کوئی خاص دقت پیش نہ آئی۔ عبید اللہ نے (۹۰۹ء) میں امرائے اغلبی کے آخری آثار تک مٹا دیے اور امرائے ادریسی کے مقبوضات کو چھوڑ کر باقی تمام مراکش کا واحد فرمانروا بن گیا۔

ابتدا میں فاطمیہ کا پایہ تخت مہدیہ (تونس کے پاس ایک شہر) تھا یہ وہی شہر ہے۔ جسے فرانس کے ایک مورخ فرایسر Froisart نے افریقہ کے نام سے یاد کیا تھا۔ پچاس برس بعد فاطمیوں نے مصر و شام کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ جس سردار نے ۳۵۶ھ (۹۶۹ء) میں اخشیدیوں سے مصر چھینا تھا۔ اسی سردار نے دریائے نیل کے دوشاخے پر قلعہ بنایا تھا جس کی آبادی

Marfat.com

بڑھتی گئی اور آج یہ شہر قاہرہ کہلاتا ہے۔

اسی سال فاطمیوں نے جنوبی شام فتح کیا۔ ۳۸۱ھ (۹۹۱ء) میں حلب پہ قابض ہو گئے اور اس طرح ان کی حکومت صحرائے شام و نہر عاصی سے سواحل مراکش تک پھیل گئی۔

جب فاطمیوں کے مغربی مقبوضات ان کے ہاتھ سے نکل گئے تو انہوں نے مہدیہ اور قیروان کو چھوڑ کر قاہرہ کو پایۂ تخت بنا لیا گونارمنز نے ۴۶۳ھ (۱۰۷۱ء) میں سسلی ۴۳۸ھ (۱۰۴۶ء) میں مالٹا اور ۴۴۰ھ (۱۰۴۸ء) میں قیروان و مہدیہ پر قبضہ جما لیا تھا بایں ہمہ فاطمیوں کی طاقت مصر و شام میں برسوں تک غیر متزلزل رہی اور یہ لوگ بحیرۂ روم کے سواحلی ممالک کے ساتھ مدتوں تجارت کرتے رہے۔

۵۶۷ھ، ۱۱۷۱ء میں اس سلسلے کو صلاح الدین ایوبی نے ختم کر ڈالا۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۲۹۷	مہدی۔ ابو محمد عبید اللہ	۹۰۹
۳۲۲	قائم۔ ابو القاسم محمد	۹۳۴
۳۳۴	منصور۔ ابو طاہر اسماعیل	۹۴۵
۳۴۲	معز۔ ابو تمیم معد	۹۵۲
۳۶۵	عزیز۔ ابو منصور نزار	۹۷۵
۳۸۶	حاکم۔ ابو علی منصور	۹۹۶
۴۱۱	ظاہر۔ ابو الحسن علی	۱۰۲۰
۴۲۷	مستنصر۔ ابو تمیم	۱۰۳۵
۴۸۷	مستعلی۔ ابو القاسم احمد	۱۰۹۴
۴۹۵	منصور۔ امیر ابو علی عامر	۱۱۰۱
۵۲۴	حافظ۔ ابو الطیمون عبد المجید	۱۱۳۰
۵۴۴	ظافر۔ ابو المنصور اسماعیل	۱۱۴۹
۵۴۹	فائز۔ ابو القاسم عیسیٰ	۱۱۵۴
۵۵۵۔۵۶۷	عاضد۔ ابو محمد۔ عبد اللہ	۱۱۶۰۔۱۱۷۱

(اس سلسلے کو ایوبیوں نے ختم کیا)

Marfat.com

ائمہ سادات

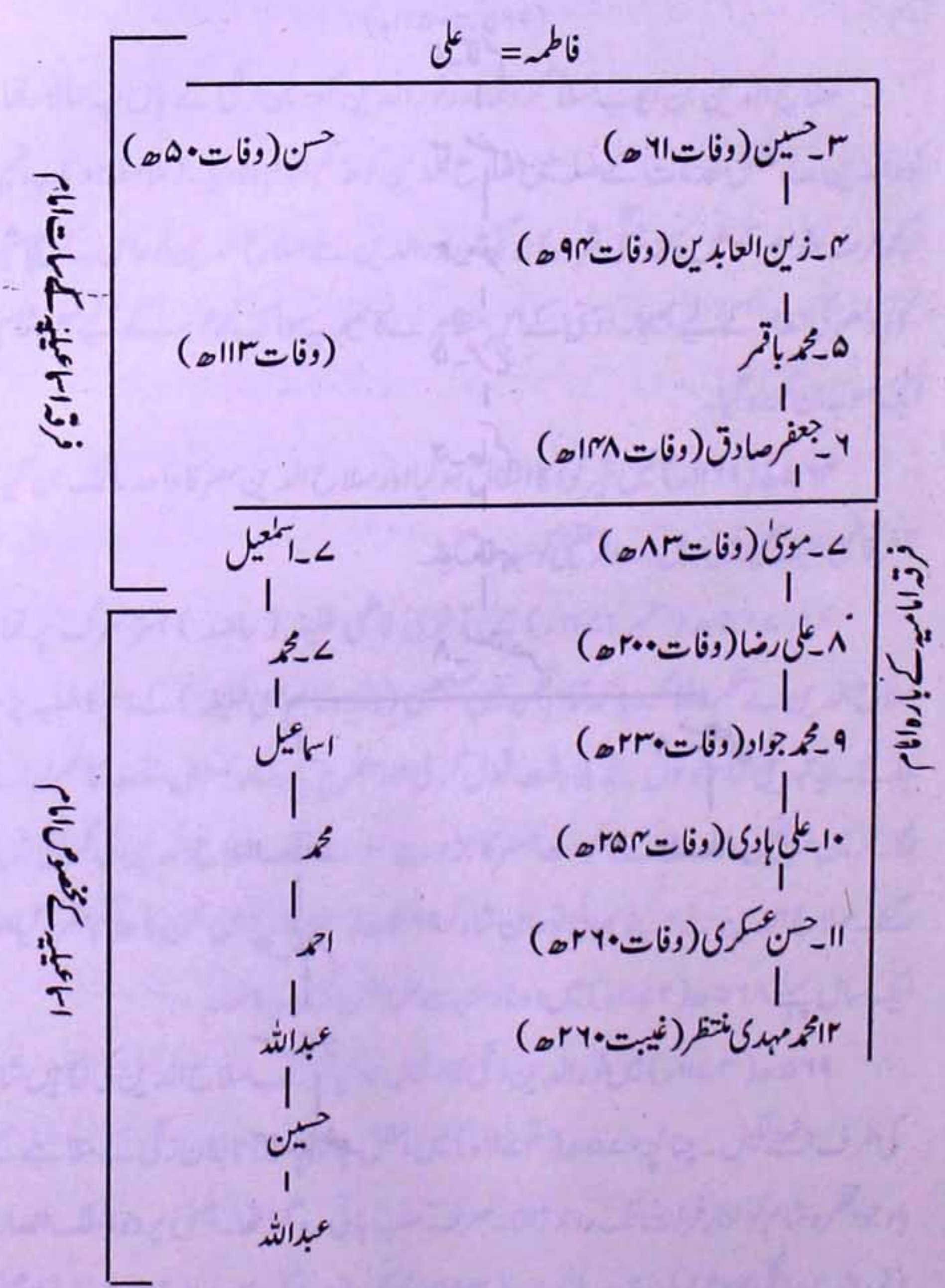
محمد رسول اللہ
فاطمہ = علی
۳۔حسین (وفات ۶۱ھ)
حسن (وفات ۵۰ھ)
۴۔زین العابدین (وفات ۹۴ھ)
۵۔محمد باقر
(وفات ۱۱۳ھ)
۶۔جعفر صادق (وفات ۱۴۸ھ)
فرقہ امامیہ کے بارہ امام
۷۔موسیٰ (وفات ۱۸۳ھ)
۷۔اسمٰعیل
۸۔علی رضا (وفات ۲۰۰ھ)
۷۔محمد
۹۔محمد جواد (وفات ۲۳۰ھ)
اسماعیل
۱۰۔علی ہادی (وفات ۲۵۴ھ)
محمد
۱۱۔حسن عسکری (وفات ۲۶۰ھ)
احمد
۱۲ محمد مہدی منتظر (غیبت ۲۶۰ھ)
عبداللہ
حسین
عبداللہ
اسماعیلیہ کے مخصوص امام

فاطمی

۱۔مہدی

۲۔قائم

۳۔منصور

۴۔معز

۵۔عزیز

۶۔حاکم

۷۔ظاہر

۸۔مستنصر

محمد — ۹۔مستعلی

۱۱۔حافظ — ۱۰۔عامر

۱۲۔ظافر

۱۳۔فائز

۱۴۔عاضد

Marfat.com

۲۸۔ایوبی

۵۶۴ھ تا ۶۴۸ھ

(۱۱۶۹ء تا ۱۲۵۰ء)

صلاح الدین بن ایوب نسلاً کرد تھا اور نورالدین محمود بن زنگی کے ہاں سپہ سالار تھا۔ نورالدین نے بعض خدمات کے صلہ میں صلاح الدین کو حاکم شام بنا دیا۔ (ملاحظہ ہو باب نہم) کچھ عرصہ بعد مصر میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور نورالدین نے صلاح الدین اور اس کے چچا شیر کوہ کو مصر کی امداد کے لیے بھیجا۔ دوستی کے اس مظاہرے کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصہ کے لیے مصر شام کا ایک صوبہ بن کر رہ گیا۔

۵۶۴ھ (۱۱۶۹ء) میں شیر کوہ کا انتقال ہوگیا اور صلاح الدین مصر کا واحد مالک بن گیا۔ آخر فاطمی خلیفہ بھی تین برس بعد دار عقبیٰ کو سدھار گیا۔

محرم ۵۶۷ھ (ستمبر ۱۱۷۱ء) میں آخری فاطمی خلیفہ (حاضِد) بستر مرگ پر تھا۔ صلاح الدین نے حکم نافذ کر دیا کہ تمام قلمرو میں مستضی (بغداد کا عباسی خلیفہ) کے نام کا خطبہ پڑھا جائے۔ یہ تبدیلی تمام لوگوں نے بلا دِقّت قبول کر لی اور مصر پر بار دیگر اہل سُنّت کا علم لہرانے لگا۔ حرمین شریفین جو مدت سے حکومتِ مصر کا جزو بنے ہوئے تھے۔ صلاح الدین کی نگرانی میں آ گئے۔ صلاح الدین نے اپنے بھائی توران شاہ کو ۵۶۹ھ (۱۱۷۳ء) میں یمن کا حاکم مقرر کیا اور ایک سال پہلے ۵۶۸ھ (۱۱۷۲ء) میں وہ نارمنز سے طرابلس چھین چکا تھا۔

۵۶۹ھ (۱۱۷۳ء) میں نورالدین زنگی کا انتقال ہوگیا اور اب صلاح الدین کی نگاہیں شام کی طرف اٹھنے لگیں۔ چنانچہ ۵۷۰ھ (۱۱۷۴ء) میں دمشق جا پہنچا اور اتابکان زنگی کے مقابلے کے باوجود قلمرو شام کو کنارِ فرات تک روند ڈالا۔ صرف حلب باقی رہ گیا تھا۔ جس پر وہ الملک الصالح (نورالدین زنگی کا بیٹا) کی وفات ۵۷۹ھ (۱۱۸۳ء) تک قبضہ نہ کر سکا۔ صلاح الدین نے موصل کو بھی فتح کر لیا اور ۵۸۱ھ (۸۶۔۱۱۸۵ء) میں امرائے جزیرہ (دجلہ فرات کا درمیانی علاقہ) کو

Marfat.com

باجگزار بنا کر ایسی سلطنت کی بِنا ڈال دی جو فرات سے نیل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس سلطنت میں صرف چند ایک استحکامات (قلعے وغیرہ) شامل نہیں تھے، جن پر عیسائیوں کا قبضہ تھا۔

صلاح الدین نے فتح ِھتّین (۲۴ ربیع الثانی ۵۸۳ھ (۴ جولائی ۱۱۸۷ء) کے بعد بیت المقدس کی عیسائی حکومت کا خاتمہ کر ڈالا اور تین ماہ کے اندر اندر یوروشلم پر قبضہ کر لیا۔ صرف صور کا ایک قلعہ باقی رہ گیا تھا جس پر عیسائی مسلّط تھے۔

بیت المقدس کی فتح نے عیسائی طاقتوں کو آگ لگا دی۔ چنانچہ صلیبی جنگوں کی تیاریاں ہونے لگیں۔ ۵۸۶ھ (۱۱۹۰ء) میں انگلینڈ کے بادشاہ رچرڈ اول اور شاہ فرانس فلپ آگسٹ مل کر بیت المقدس پر حملہ آور ہوئے اور ایک سال بعد محاصرہ عکا میں بھی یہ دونوں طاقتیں شامل تھیں۔ یہ لڑائیاں ۱۸ ماہ تک جاری رہیں۔ جب عیسائی طاقتوں نے دیکھا کہ کامیابی کی کوئی امید باقی نہیں رہی تو ۵۸۸ھ (۱۱۹۲ء) میں تین برس کے لیے صلح کر لی۔ ۵۸۹ھ (۱۱۹۳ء) میں صلاح الدین کی وفات ہوگئی اور معاً اس کی وسیع سلطنت اس کے بھائیوں، لڑکوں اور بھتیجوں میں تقسیم ہو گئی۔ صلاح الدین کے ایک بھائی سیف الدین عادل نے آہستہ آہستہ باقی تمام وارثانِ سلطنت کو اپنا محکوم بنا کر سلطنت کو پھر طاقتور بنا لیا۔

صلاح الدین کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں نے سلطنت کے تین حصے کر لیے۔ افضل نے اپنا پایۂ تخت دمشق کو بنا لیا۔ عزیز نے قاہرہ اور ظاہر نے حلب کا انتخاب کیا۔ ۵۹۲ھ (۱۱۹۹ء) میں عادل نے عزیز کے جانشین منصور کو مصر سے باہر نکال دیا۔ صرف حلب بچ گیا جو ۶۴۸ھ (۱۲۶۰ء) تک صلاح الدین کی اولاد کے قبضے میں رہا۔

۵۹۲ھ (۱۱۹۶ء) اور ۵۹۶ھ (۱۱۹۹ء) کے درمیانی عرصے میں سیف الدین عادل مصر اور شام کے بیشتر حصے کا مالک بن چکا تھا۔ ۵۹۷ھ (۱۲۰۰ء) میں اپنے ایک لڑکے کو الجزیرہ کا حاکم بنا کر بھیج دیا۔ اور اپنی موت ۶۱۵ھ (۱۲۱۸ء) تک سلطنت ایوبی کے بیشتر حصے پر حکومت کرتا رہا۔ جب عادل کا انتقال ہو گیا تو اس کے لڑکوں نے سلطنت کو تقسیم کر لیا اور اس طرح مصر، دمشق اور الجزیرہ میں ایوبی سلاطین کے چھوٹے چھوٹے سلسلے شروع ہو گئے جو عادل کی پشت سے تھے۔ حماۃ، حمص

Marfat.com

اور یمن میں بھی ایوبی فرمانروا موجود تھے۔ جو ایوبی خاندان کے دیگر ارکان کی اولاد تھے۔

ایوبی حکومت کی اہم ترین شاخ سلطنت مصر تھی۔ جس کے تصرف میں عموماً ملک شام بھی رہتا تھا۔ اس شاخ پر ۶۴۸ھ (۱۲۵۰ء) میں ممالیک بحری نے قبضہ کرلیا۔

ایوبی سلطنت کی دمشقی شاخ سارے شام پر قبضہ کرنے کے لیے مصری و حلبی شاخ کے خلاف مدتوں لڑتی رہی۔ ابھی یہ تنازعات جاری تھے کہ ۶۵۸ھ (۱۲۶۰ء) میں تاتاریوں کا سیلاب آپہنچا اور ایک ہی ریلے میں ان سلطنتوں کو بہا لے گیا۔ عادل نے جو سلطنت الجزیرہ میں قائم کی تھی، وہ ۶۴۳ھ (۱۲۴۵ء) میں ختم ہو چکی تھی۔ ممالیک مصر نے ۶۶۱ھ (۱۲۶۳ء) میں حمص پر قبضہ کر کے وہاں کے ایوبیوں کو ختم کر ڈالا اور ۶۲۵ھ (۱۲۲۸ء) میں یمن کے رسولی امراء نے وہاں کی ایوبی سلطنت کو مٹا دیا۔ ان حادثات کے بعد ایوبی خاندان کی صرف ایک شاخ باقی رہ گئی۔ جس کا پایۂ تخت حماۃ[۸] تھا۔ اور جس کا خاتمہ تقریباً سوا سو برس بعد یعنی ۷۴۲ھ (۱۳۴۱ء) میں ہوا۔ ابوالفدا (اسلام کا مشہور و معروف مؤرخ) اسی شاخ سے تعلق رکھتا تھا۔

الف۔ ایوبیانِ مصر

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۵۶۴	صلاح الدین یوسف ناصر	۱۱۶۹
۵۸۹	عماد الدین عثمان عزیز	۱۱۹۳
۵۹۵	سیف الدین ابوبکر عادل ☆	۱۱۹۸
۵۹۶	محمد کامل ☆	۱۱۹۹
۶۱۵	سیف الدین ابوبکر عادل ثانی ☆	۱۲۱۸
۶۳۵	نجم الدین ایوب صالح ☆	۱۲۳۸
۶۳۷	توران شاہ معظم ☆	۱۲۴۰
۶۴۸_۶۵۰	موسیٰ اشرف	۱۱۵۰_۱۱۵۲

Marfat.com

ب۔ ایوبیانِ دمشق

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۵۸۲	نورالدین علی افضل	۱۱۸۶
۵۹۲	سیف الدین ابوبکر عادل (ملاحظہ ہوں حالات مصر)	۱۱۹۶
۶۱۵	شرف الدین عیسیٰ معظم	۱۲۱۸
۶۲۴	صلاح الدین داؤد ناصر	۱۲۲۷
۶۲۶	موسیٰ اشرف (سلطان الجزیرہ)	۱۲۲۸
۶۳۵	اسماعیل صالح	۱۲۳۷
۶۳۵	کامل (سلطان مصر)	۱۲۳۷
۶۳۵	عادل (سلطان مصر)	۱۲۳۷
۶۳۷	صالح (سلطان مصر)	۱۲۴۰
۶۳۷	اسماعیل صالح (دوبارہ)	۱۲۴۰
۶۴۳	صالح (سلطان مصر)	۱۲۴۵
۶۴۷	معظم (سلطان مصر)	۱۲۴۹
۶۴۸۔۶۵۸	صلاح الدین یوسف (سلطان حلب)	۱۲۵۰۔۱۲۶۰

(اس سلسلے کو تاتاریوں نے ختم کیا)

Marfat.com

ج۔ ایوبیانِ حلب

۵۸۲	غیاث الدین غازی بن ظاہر	۱۱۸۶
۶۱۳	غیاث الدین محمد۔ عزیز	۱۲۱۶
۶۳۴_۶۵۸	صلاح الدین یوسف (سلطان حلب)	۱۲۳۶_۱۲۶۰

(اس سلسلے کو بھی مغلوں نے ختم کیا)

د۔ ایوبیانِ الجزیرہ

۵۹۷؟	نجم الدین ایوب اوحد	۱۱۲۰؟
۶۰۷	مظفر الدین موسیٰ اشرف	۱۲۱۰
۶۲۳-۶۲۸	مظفر غازی	۱۲۳۰_۱۲۴۵

(اس سلسلے کو بھی مغلوں نے تباہ کیا)

ھر۔ ایوبیانِ حماۃ

۵۷۴	تقی الدین عمر۔ مظفر اوّل	۱۱۷۸
۵۸۷	محمد منصور اوّل	۱۱۹۱
۶۱۷	قلج ارسلان ناصر	۱۲۲۰
۶۲۶	تقی الدین محمود مظفر ثانی	۱۲۲۹
۶۴۲	محمد۔ منصور ثانی	۱۲۴۴
۶۸۳_۶۹۸	محمود۔ مظفر ثالث	۱۲۸۴_۱۲۹۸

Marfat.com

شادی بن ایوب

- اسدالدین شیرکوہ (م ۵۶۴ھ)
  - محمد (حمص ۵۷۴-م-۵۸۱ھ)
    - الملک المجاہد شیرکوہ ثانی (حمص ۵۸۱ھ-م-۶۳۷ھ)
      - ابراہیم الملک المنصور (حمص ۶۳۷-م-۶۴۴ھ)
        - موسیٰ الملک الاشرف (حمص ۶۴۴ھ-م-۶۶۱ھ)
  - طغتکین سیف الاسلام (یمن ۵۷۷ھ-م-۵۹۳ھ)
    - ایوب الملک الناصر (یمن ۵۹۸-۶۱۱)
    - معراج الدین اسماعیل (یمن ۵۹۳-۵۹۸)
  - نورالدین شاہ (م ۵۴۳ھ)
    - فرخ شاہ داؤد (بعلبک ۵۷۵م ۵۷۸ھ)
      - بہرام شاہ (بعلبک ۵۸۷م؟)
    - تقی الدین عمر الملک المظفر الاول (حمص ۵۷۴م ۵۸۷ھ)
      - احمد
      - محمد الملک المنصور الاول (حمص ۵۸۷-م ۶۱۷ھ)
      - شاہنشاہ
        - سلیمان الملک المظفر (حمص ۶۱۱-۶۱۲ھ)
      - قلج ارسلان الملک الناصر (حمص ۶۱۷-۶۲۵ھ)
      - محمود الملک المظفر الثانی (حمص ۶۲۹-م ۶۴۲ھ)
        - محمد الملک المنصور ثانی (حمص ۶۴۳-۶۸۴ھ)
          - محمود الملک المظفر الثالث (حمص ۶۸۳-۶۹۸)
        - علی الملک المظفر
          - ابوالفداء الملک المؤید

Marfat.com

شجرہ ایوبیان

نجم الدین ایوب
(م-۵۶۷ھ)

شمس الدین توراں شاہ
(یمن ۵۶۹م ۵۷۷ھ)

سیف الدین ابوبکر الملک العادل
(الجزیرہ ۵۹۸-دمشق ۵۹۲-مصر ۵۹۲-م ۶۱۵)

صلاح الدین یوسف الملک الناصر
(م ۵۸۹ھ)

- الملک العزیز عثمان
- الملک الظاہر
- الملک المظفر الغازی (الجزیرہ ۶۱۷ھ-م ۶۳۳ھ)
- ارسلان شاہ الملک المحافظ (م ۶۳۰ھ)
- ایوب الملک الاوحد (الجزیرہ ۵۹۷م ۶۰۷ھ)
- موسیٰ الملک الاشرف (الجزیرہ ۶۰۷-۶۱۷ھ) تمیص ۶۱۷ھ دمشق ۶۲۶ھ م ۶۳۵ھ
- عیسیٰ الملک المعظم (دمشق ۶۱۵م ۶۲۴ھ)
  - داؤد الملک الناصر (دمشق ۶۲۴-۶۲۶ھ)
- اسماعیل الملک الصالح (دمشق ۶۲۵-۶۳۲-۳۷ھ)
- محمد الملک الکامل (مصر ۶۱۵م ۶۳۵ھ)

- الملک السعید (م ۶۵۸ھ)
- محمد الملک الکامل

- یوسف الملک المسعود (یمن ۶۱۲-۶۲۵ھ)
- ایوب الملک الصالح (مصر ۶۳۷) (دمشق ۶۴۳-۶۴۷) (م-۶۴۷ھ)
- ابوبکر العادل الثانی (مصر و دمشق ۶۳۷)

- خضر (بصرہ)
- مسعود الملک المؤید (م ۶۰۶ھ)
- غازی الملک الظاہر (حلب ۵۸۲-م ۶۱۲ھ)
  - محمد الملک العزیز (حلب ۶۱۲-م ۶۳۴ھ)
  - احمد الملک الصالح
  - محمد الملک منصور (مصر ۵۹۵-۵۹۶ھ)
- عثمان الملک العزیز (مصر ۵۸۹-م ۵۹۵ھ)
- علی الملک الافضل (دمشق ۵۸۲-۵۹۲م ۶۱۲ھ)

Marfat.com

وہ امرائے ایوبی جو ممالیک مصر کے مطیع تھے

۷۱۰	ابوالفدا اسماعیل۔ موید۔ مشہور مؤرخ	۱۳۱۰
۷۳۳۔۷۴۲	محمد افضل	۱۳۲۲۔۱۳۴۱

(اس سلسلے کو بالآخر ممالیک نے ختم کر ڈالا)

و۔ ایوبیانِ حمص

۵۷۴	محمد بن شیرکوہ	۱۱۷۸
۵۸۱	شیرکوہ مجاہد	۱۱۸۵
۶۳۷	ابراہیم منصور	۱۲۳۹
۶۴۴۔۶۶۱	مظفرالدین موسیٰ اشرف	۱۲۴۵۔۱۲۶۲

(اس سلسلے کو بھی ممالیک نے منقطع کیا)

ز۔ ایوبیانِ عرب

۵۶۹	توران شاہ بن ایوب۔ معظم	۱۱۷۳
۵۷۷	طغتکین بن ایوب۔ سیف الاسلام	۱۱۸۱
۵۹۳	معزالدین اسماعیل	۱۱۹۶
۵۹۸	ایوب۔ ناصر	۱۲۰۱
۶۱۱	سلیمان۔ مظفر	۱۲۱۴
۶۱۲۔۲۶۔۶۲۵	صلاح الدین یوسف۔ مسعود	۱۲۱۵۔۱۲۲۸

(اس سلسلے کو امرائے رسولی نے ختم کیا)

Marfat.com

۲۹۔ممالیک

۶۵۰ھ تا ۹۲۲ھ

(۱۲۵۲ء تا ۱۵۱۷ء)

ممالیک مملوک کی جمع ہے جس کے لفظی معنی ''غلام'' ہیں۔ عموماً یہ لفظ سفید نسل غلاموں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ممالیک مصر ترک یا چرکسی غلام تھے۔ جو الملک الصالح ایوب کے ہاں بطور سپاہی بھرتی ہوئے تھے۔ ان کے اقتدار کا آغاز شجرۃ الدر سے ہوتا ہے جو الملک الصالح کی زوجہ تھی۔

اگرچہ چند سال تک مصر پر موسیٰ ایوبی حکمران رہا۔ لیکن اس کی سلطنت محض برائے نام تھی اور اصلی حاکم ممالیک تھے۔ جونہی موسیٰ کی وفات ہوئی، ممالیک مصر کے واحد حکمران بن گئے۔

ان غلاموں کے دو طبقے تھے، ممالیک بحری و ممالیک برجی۔ یہ دونوں طبقے مصر و شام پر دسویں صدی ہجری کے وسط تک فرمانروا رہے۔ گو ان کی سلطنتیں چھوٹی چھوٹی تھیں اور لگاتار ایک دوسرے کے خلاف برسرِ پیکار رہا کرتے تھے، تاہم ان کا داخلی انتظام قابلِ تعریف تھا۔ شہر قاہرہ میں آج بھی ایسے آثار ملتے ہیں جو ممالیک ف کے جمالیاتی ذوق، رنگین مزاجی اور لطافت پسندی کی شہادت دے رہے ہیں۔

ممالیک بڑے دلاور اور جنگجو لوگ تھے۔ صلیبی لڑائیوں میں عیسائی حملہ آوروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور تاتاری درندوں کو بارہا شکستیں دیں۔ وہی تاتاری جو ساتویں صدی میں تمام ایشیا پہ چھا گئے تھے اور مصر پر بڑھنے کا ارادہ کر رہے تھے۔

Marfat.com

مملیکِ بحری

۶۴۸ھ تا ۷۹۲ھ

(۱۲۵۰ء تا ۱۳۹۰ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۶۴۸	شجرۃ الدر	۱۲۵۰
۶۴۸	عزالدین ایبک۔ معز	۱۲۵۵
۶۵۵	نورالدین علی۔ منصور	۱۲۵۷
۶۵۷	سیف الدین قدوز۔ مظفر	۱۲۵۹
۶۵۸	رکن الدین بیبرس بندقداری۔ ظاہر	۱۲۶۰
۶۷۶	ناصرالدین برکہ خاں۔ سعید	۱۲۷۷
۶۷۸	بدرالدین سلامش۔ عادل	۱۲۷۹
۶۷۸	سیف الدین قلاوون الفی۔ منصور	۱۲۷۹
۶۸۹	صلاح الدین خلیل اشرف	۱۲۹۰
۶۹۳	ناصرالدین محمد۔ ناصر	۱۲۹۳
۶۹۴	زین الدین کتبغا۔ عادل	۱۲۹۴
۶۹۶	حسام الدین لاچین۔ منصور	۱۲۹۶
۶۹۸	محمد ناصر (دوبارہ)	۱۲۹۸
۷۰۸	رکن الدین بیبرس جاشنگیر۔ مظفر	۱۳۰۸
۷۰۹	محمد ناصر (سہ بارہ)	۱۳۰۹

Marfat.com

۷۴۱	سیف الدین ابوبکر۔منصور	۱۳۴۰
۷۴۲	علاؤالدین قوجوق۔اشرف	۱۳۴۱
۷۴۲	شہاب الدین احمد۔ناصر	۱۳۴۲
۷۴۳	عمادالدین اسماعیل۔صالح	۱۳۴۲
۷۴۶	سیف الدین شعبان۔کامل	۱۳۴۵
۷۴۷	سیف الدین حاجی۔مظفر	۱۳۴۶
۷۴۸	ناصرالدین حسن۔ناصر	۱۳۴۷
۷۵۲	صلاح الدین صالح۔صالح	۱۳۵۱
۷۵۵	حسن ناصر (دوبارہ)	۱۳۵۴
۷۶۲	صلاح الدین محمد منصور	۱۳۶۱
۷۶۴	ناصرالدین شعبان۔اشرف	۱۳۶۳
۷۷۸	علاؤالدین علی۔منصور	۱۳۷۶
۷۸۳	صلاحی الدین حاجی۔صالح	۱۳۸۱
۷۸۴	برقوق (ملاحظہ ہو ''ممالیک بُرجی'')	۱۳۸۲
۷۹۱۔۷۹۲	حاجی (دوبارہ) بالقب مظفر	۱۳۸۹۔۱۳۹۰

Marfat.com

شجرۂ ممالیک بحری

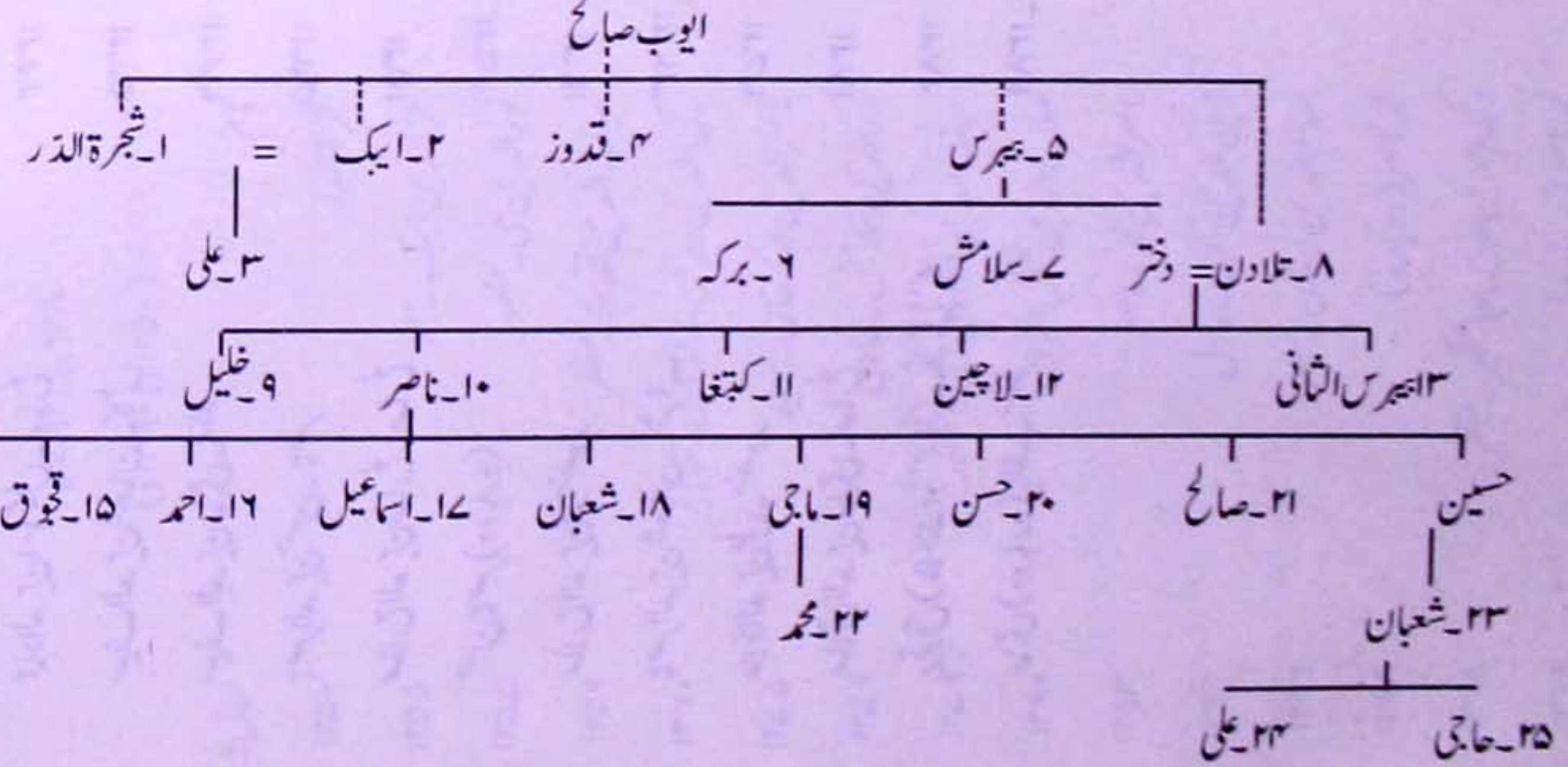

نوٹ: نقطہ دار خطوط بندہ و آقا کا تعلق ظاہر کرتے ہیں اور متوازی خطوط = تعلقِ ازدواج بتاتے ہیں۔

ب۔ممالیک بُرجی

۷۸۴ھ تا ۹۲۲ھ

(۱۳۸۲ء تا ۱۵۱۷ء)

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۷۸۴	سیف الدین برقوق۔ظاہر	۱۳۸۲
	(۷۹۱ھ سے ۷۹۲ھ تک اس کی سلطنت کو حاجی نے منقطع کر دیا تھا)	
۸۰۱	ناصرالدین فرج۔ناصر	۱۳۹۸
۸۰۸	عزالدین عبدالعزیز۔منصور	۱۴۰۵
۸۰۹	ناصرالدین (دوبارہ)	۱۴۰۶
۸۱۵	مستعین۔عادل (خلیفہ عباسی)	۱۴۱۲
۸۱۵	شیخ۔موید	۱۴۱۲
۸۲۴	احمد۔مظفر	۱۴۲۱
۸۲۴	سیف الدین ططار۔ظاہر	۱۴۲۱
۸۲۴	ناصرالدین محمد۔صالح	۱۴۲۱
۸۲۵	سیف الدین برس بیگ اشرف	۱۴۲۲
۸۴۲	جمال الدین یوسف۔عزیز	۱۴۳۸
۸۴۲	سیف الدین جقمق۔ظاہر	۱۴۳۸
۸۵۷	فخرالدین عثمان۔منصور	۱۴۵۳
۸۵۷	سیف الدین اینال۔اشرف	۱۴۵۳
۸۶۵	شہاب الدین احمد۔موید	۱۴۶۰
۸۶۵	سیف الدین خوش قدم۔ظاہر	۱۴۶۱

Marfat.com

۸۷۲	سیف الدین بل بیگ	۱۴۶۷
۸۷۲	تیمور بغا۔ظاہر	۱۴۶۸
۸۷۳	سیف الدین قایت بیگ اشرف	۱۴۶۸
۹۰۱	محمد۔ناصر	۱۴۹۵
۹۰۴	قانسوہ۔ظاہر	۱۴۹۸
۹۰۵	جنبلات۔اشرف	۱۴۹۹
۹۰۶	قانسوہ غوری۔اشرف	۱۵۰۰
۹۲۲۔۹۲۳	تومان بیگ۔اشرف	۱۵۱۶۔۱۵۱۷

(چونکہ یہ سلاطین مختلف خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔اس لیے ان کا شجرۂ نسب نہیں دیا گیا)

(اس سلسلے کو سلاطین عثمانی نے ختم کیا)

۳۰۔خدیوانِ مصر

۱۲۲۰ھ تا ۱۳۱۱ھ

(۱۸۰۵ء تا ۱۸۹۳ء)

۹۲۲ھ (۱۴۱۷ء) میں سلطان سلیم خاں اوّل نے مصر کو فتح کیا۔ یہاں دولتِ عثمانیہ کی طرف سے پاشا مقرر ہوا کرتے تھے۔تین سو برس تک یہ قلمرو پاشاؤں کے زیرِ نگیں رہی۔اس کے بعد اختیارات مملوک بیگوں کو منتقل ہو گئے۔۱۷۹۸ء میں مصر پہ ناپلیوں نے قبضہ جما لیا اور ممالیک کا سلسلہ ختم ہو گیا۔معاً بعد انگریزوں نے ابوقیر اور اسکندریہ پر قبضہ کر لیا۔ پیچھے پیچھے فرانسیسی بھی آ گئے۔(۱۲۱۶ھ، ۱۸۰۱ء) انگریزوں اور فرانسیسوں کے اختلاف کی وجہ سے غلاموں کا سلسلہ پھر قائم ہو گیا۔۱۲۲۰ھ (۱۸۰۵ء) میں محمد علی نے جو افواج البانیہ کا سردار اور دربارِ عثمانی کی طرف سے عامل مصر تھا، غلاموں کو شکست دے کر مصر پر قبضہ جما لیا۔۱۲۲۶ھ (۱۸۱۱ء) میں ایک اور لڑائی کی

Marfat.com

اور مصر کو پوری طرح اپنے اقتدار میں لے لیا۔ گورسماً مصر پر سلاطین عثمانی کی حکومت تھی۔ لیکن دراصل محمد علی ہی مصر کا فرمانروا تھا۔ محمد علی کے چوتھے جانشین یعنی اسماعیل پاشا نے ۱۲۴۷ھ (۱۸۳۱ء) میں اپنے لیے خدیو کا لقب تجویز کیا۔

۱۲۴۷ھ (۱۸۳۱ء) میں محمد علی نے شام کو بھی قلمرو مصر کا حصہ بنالیا لیکن ۱۲۵۷ھ (۱۸۴۱ء) میں انگریزوں کے دباؤ کی وجہ سے ملکِ شام سلاطین عثمانی کو لوٹا دیا۔ محمد علی نے سوڈان میں بھی قدم جمانے شروع کیے۔ اسماعیل پاشا کے زمانے تک تمام سوڈان فتح ہو گیا اور جنرل گارڈن کی موت ۱۳۰۲ھ (۱۸۸۵ء) تک مصر کا ایک حصہ بنا رہا۔

مصر کی جنوبی حدود دریائے نیل کے آبشار تک ہیں۔ ۱۳۰۱ھ (۱۸۸۳ء) سے (عربی پاشا کی بغاوت کو کچلنے کے بعد) یہ حکومت سلطنتِ انگریزی کا حصہ بن چکی ہے، اور برطانوی گماشتے مصر کے اندرونی نظام میں بھی دخیل ہو رہے ہیں۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۲۲۰	محمد علی	۱۸۰۵
۱۲۶۴	ابراہیم	۱۸۴۸
۱۲۶۴	عباس اول	۱۸۴۸
۱۲۷۰	سعید	۱۸۵۴
۱۲۸۰	اسماعیل	۱۸۶۳
۱۳۰۰	توفیق	۱۸۸۲
۱۳۰۹	عباس ثانی (موجودہ خدیو[۱۰])	۱۸۹۲

Marfat.com

شجرہ

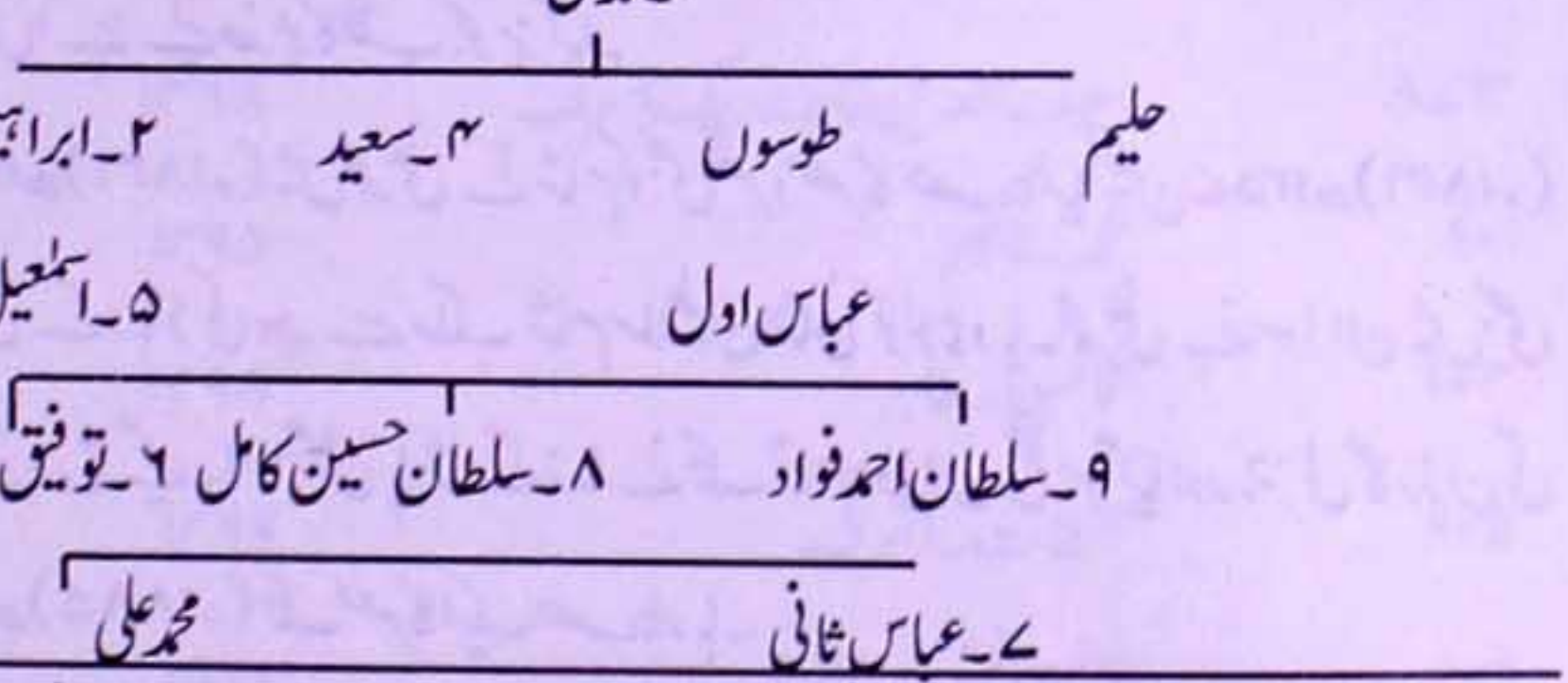

۱۔ پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء، ۱۹۱۸ء میں ترکی، جرمنی کے ساتھ مل کر روس، برطانیہ، فرانس اور امریکہ کے خلاف برسر پیکار رہا۔ جرمنی اور ٹرکی کو شکست ہوئی۔ نتیجاً عراق، عرب، فلسطین، مشرقی اردن اور شام ٹرکی سے چھین لیے گئے۔ عراق اور فلسطین پر انگریز ہی مسلط رہا۔ مشرق اردن کو برائے نام آزادی دے دی گئی۔ عرب پر ابن سعود چھا گیا اور شام فرانس کے حصے میں آیا۔ ستائیس برس کی جدوجہد کے بعد جولائی ۱۹۴۵ء میں فرانس نے شام خالی کیا اور اب شام ایک آزاد سلطنت بن گیا ہے۔

۲۔ نہر عاصی یعنی شام کا دوسو میل لمبا دریا جو انطاکیہ کے پاس سے گزر کر بحیرۂ روم میں جا گرتا ہے۔

۳۔ ان دنوں مصر پر خلفائے فاطمی کی حکومت تھی۔ ۴۔ فاطمی شیعہ تھے۔

۵۔ ڈاول انگلستان کا بادشاہ (۱۱۸۹ء، ۱۱۹۹ء) صلیبی لڑائیوں میں شامل رہا۔

۶۔ فلپ آگسٹ (۱۱۸۰ء، ۱۲۲۳ء) نے تیسری صلیبی جنگ میں اہم حصہ لیا۔

۷۔ عکا یا عکہ فلسطین کی بندرگاہ ہے۔

۸۔ حماۃ شام کا ایک مشہور شہر جو حمص سے تقریباً ۱۵ میل شمال میں واقع ہے۔

☆ یہ سلاطین دمشق پر بھی حکومت کرتے رہے۔

۹۔ اس موضوع پر لین پول نے دو کتابیں لکھی ہیں۔ ایک کا نام Cario قاہرہ اور دوسری کا Art of Sargsons of Egypt ہے۔

۱۰۔ یعنی تالیف کتاب کے وقت۔ ۱۳۳۲ھ (۱۹۱۴ء) میں جب پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء، ۱۹۱۸ء چھڑ گئی تو انگریزوں نے عباس حلمی پاشا کو اس بنا پر خدیوی مصر سے معزول کر دیا کہ وہ ترکوں کی طرف (جو انگریزوں کے خلاف لڑ رہے تھے) مائل تھا اور اس کی جگہ حسین کامل کو جو توفیق کا بھائی اور اسماعیل کا لڑکا تھا۔ سلطان کا خطاب دے کر تخت مصر پر بٹھا دیا۔ یکم صفر ۱۳۳۲ھ (۱۹۱۴ء) کو حسین تخت نشین ہوا اور ۲۳۔ ذی الحج ۱۳۳۹ھ (۱۹۳۱ء) کو سلطان احمد فواد اس کا جانشین بنا۔ سلطان احمد کی وفات ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہوئی۔ ۲۹ جولائی ۱۹۳۷ء کو شاہ فاروق تخت نشین ہوا۔ ۱۹۵۲ء میں جنرل نجیب نے حکومت پر قبضہ کر کے فاروق کو جلاوطن کر دیا اور ۱۹۵۴ء میں ناصر برسرِ اقتدار آیا۔ ۱۹۶۷ء میں بھی وہی سب کچھ تھا۔

Marfat.com

باب پنجم

عربستان سعید (یمن)

تیسری صدی ہجری سے گیارہویں صدی ہجری تک

(نویں صدی عیسوی سے سترہویں صدی عیسوی تک)

۳۱۔ بنی زیاد (زبید)

۳۲۔ بنی یعفور (صنعاوجند)

۳۳۔ آلِ نجاح (زبید)

۳۴۔ بنی صُلَیح

۳۵۔ آلِ حمدان (صنعا)

۳۶۔ آلِ مہدی (زبید)

۳۷۔ آلِ زُریع (عدن)

آلِ ایوب (ملاحظہ ہو مصر)

۳۸۔ آلِ رسول (یمن)

۳۹۔ آلِ طاہر (یمن)

۴۰۔ آئمہ رسی (صعدہ)

۴۱۔ امامانِ صنعا

Marfat.com

یمن

تیسری صدی ہجری سے گیارہویں صدی ہجری تک

(نویں صدی عیسوی سے سترہویں صدی عیسوی تک)

ظہورِ اسلام کے بعد بھی عرب کی حالت ایام جاہلیّت جیسی تھی۔ خلفاء کے عہد میں بھی قبائل انفرادی وشخصی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور دورِ جاہلیت کی طرح اپنے امراوشیوخ کے زیراثر رہا کرتے تھے۔ عرب کے بعض ایسے خطّے بھی تھے جہاں کبھی تو یہ اُمراء علم استقلال بلند کر دیا کرتے تھے اور کبھی خلفاء کی قیادت تسلیم کر لیتے تھے۔

اگر چہ خلفاء یمن کے لیے ہمیشہ ایک حاکم اور مکّہ ومدینہ کے لیے نائب المکومتہ مقرر کرتے رہے۔ لیکن جو خطّے ان رقبوں سے ذرا باہر تھے۔ وہاں مقامی امراء کا سکّہ چلتا تھا۔ تیسری صدی ہجری کے آغاز میں جب چند ایک خودمختار خاندانوں نے اسلامی سلطنت کی وحدت کا شیرازہ بکھیرنا شروع کیا تو فرمانروائے یمن نے بھی شمالی افریقہ کے بنواغلب اور ادارسہ کی تقلید کرتے ہوئے خلفاء کی حکومت کا جوا اتار پھینکا اور عین اس وقت جب خراسان میں امرائے طاہری ایک خودمختار سلطنت کی بنیاڈ ڈال رہے تھے، شہرزبید میں (از بلادتہامہ) محمد بن عبداللہ بن زیاد نے علم استقلال بلند کر دیا اور اس طرح عرب میں خودمختار سلسلوں کی وبا پھیل گئی۔ اگر چہ اس انقلاب کے بعد بھی گاہے ماہے خلفاء کی طرف سے کوئی نہ کوئی عامل عرب میں مقرر ہوتا رہا لیکن دراصل سارا عرب خلفاء کے تسلط سے آزاد ہو چکا تھا۔

Marfat.com

۳۳۔ بنی زیاد[1]

(زبید میں)

۲۰۴ھ تا ۴۰۹ھ

(۸۱۹ء تا ۱۰۱۸ء)

بنی زیاد دو صدیوں تک زبید پہ حکومت کرتے رہے۔ ان کی قلمرو میں یمن کا اکثر حصہ شامل تھا۔ جب ان کے زوال کے دن آئے تو کئی سلسلے معرض وجود میں آ گئے۔ مثلاً بنی یعفور صنعا اور جند میں اور سلیمان بن طرف۔ جس نے شہر عتار کو پایۂ تخت بنا کر یمن کے شمالی ساحل پر قبضہ جما لیا۔ اسی طرح ۲۹۲ھ (۹۰۴ء) کے معاً بعد علی بن فضل قرمطی نے طاقت حاصل کر کے زبید کو تباہ کر دیا۔

جب بنی زیاد کمزور ہو گئے تو ۴۱۲ھ (۱۰۲۱ء) میں مرجان حاجب[2] سالار کے ایک حبشی غلام نجاح نامی نے ایک نئے سلسلے کی بنیاد ڈالی جو بنی نجاح کے نام سے مشہور ہوا۔

ہجری	نام	عیسوی
۲۰۴	محمد بن عبداللہ بن زیاد	۸۱۹
۲۴۵	ابراہیم بن محمد	۸۵۹
۲۸۹	زیاد بن ابراہیم	۹۰۱
۲۹۱؟	ابوالجیش اسحٰق بن ابراہیم	۹۰۳؟
۳۷۱۔۴۰۹	عبداللہ (یا زیاد ابراہیم) بن اسحٰق	۹۸۱۔۱۰۱۸

وزرا (حاجب سالار)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۷۱	رشد	۹۸۱
تقریباً ۳۷۲	حسین بن سلامہ	۹۸۳

Marfat.com

۴۰۲_۴۱۲	مرجان	۱۰۱۱_۱۰۲۱
۴۰۷_۴۱۲	نفیس	۱۰۱۶_۱۰۲۱

۳۴۔ بنی یعفور

(صنعاو یمن میں)

۲۴۷ھ تا ۳۸۷ھ

(۸۶۱ء تا ۹۹۷ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۲۴۷	یعفور بن عبدالرحمٰن	۸۶۱
۲۵۹	محمد بن یعفور	۸۷۲
۲۷۹	عبدالقادر بن احمد بن یعفور	۸۹۲
۲۷۹	ابراہیم بن محمد	۸۹۲
تقریباً ۲۸۵	اسعد بن ابراہیم	۸۹۸ تقریباً
۲۸۸	امام الہادی الرّسی	۹۰۰
۲۹۹	علی بن الفضل القرمطی	۹۱۱
۳۰۳	اسعد (دوبارہ)	۹۱۵
۳۳۲	محمد بن ابراہیم	۹۴۳
۳۵۲_۳۸۷	عبداللہ بن قحطان	۹۶۳_۹۹۷

(یہ سلسلہ آہستہ آہستہ مٹ گیا)

Marfat.com

۳۵۔ بنی نجاح

(زبید میں)

۴۱۲ھ تا ۵۵۳ھ

۱۰۲۱ء تا ۱۱۵۸ء

بنی زیاد کے آخری حاجب سالار (مرجان) کا ایک حبشی غلام نجاح نامی اپنی موت یعنی ۴۵۲ھ (۱۰۶۰ء) تک زبید میں حکومت کرتا رہا۔ ۴۵۴ھ (۱۰۶۲ء) میں زبید پہ بنی صُلَیح کا قبضہ ہو گیا۔ انیس برس بعد یعنی ۴۷۳ھ (۱۰۸۰ء) میں نجاح کے لڑکے نے زبید واپس لے لیا۔ اس شہر میں یکے بعد دیگرے ان ہی دو خاندانوں کا قبضہ رہا (ملاحظہ ہو "بنی صُلَیح")

۴۸۳ھ (۱۰۸۹ء) کے بعد زبید پر بنی نجاح کا مستقل قبضہ ہو گیا۔ جو اس خاندان کے زوال تک باقی رہا۔ بنی زیاد کی طرح اس خاندان پر بھی وزرا چھا گئے اور ۵۵۴ھ (۱۰۵۹ء) میں بنی مہدی نے اس سلسلے کو ختم کر دیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۱۲	نجاح المویہ (وفات ۴۵۴ھ)	۱۰۲۱
۴۵۴	علی داعی الصلیحی	۱۰۶۲
۴۷۳	سعید بن نجاح الاحول	۱۰۸۰
۴۸۲	جُیش بن نجاح	۱۰۸۹
۴۹۸	الفاتک الاول بن جیش	۱۱۰۴
۵۰۳	المنصور بن الفاتک	۱۱۰۹
تقریباً ۵۱۷	الفاتک الثانی بن المنصور	۱۱۲۳ تقریباً
۵۳۱۔۵۵۴	الفاتک الثالث بن محمد بن المنصور	۱۱۳۶۔۱۱۵۹

(اس سلسلے کو بنی مہدی نے ختم کیا)

۳۶۔ بنی صُلَیح

(صنعا میں)

۴۲۹ھ تا ۴۹۵ھ

(۱۰۳۷ء تا ۱۱۰۱ء)

اس سلسلے کا بانی علی بن محمد الداعی (شیعہ) تھا۔ جس نے ۴۲۹ھ (۱۰۳۷ء) میں شہر مسار میں خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ نجاح کی وفات کے بعد ۴۵۴ھ (۱۰۶۲ء) میں زبید پہ قابض ہو گیا اور ۴۵۵ھ (۱۰۶۲ء) میں صنعا و یمن کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ ۴۵۵ھ اور ۴۵۶ھ (۶۴۔۱۰۶۳ء) کے درمیانی عرصہ میں مکّہ فتح کر لیا۔ گو اس کا پایۂ تخت صنعا تھا۔ لیکن زبید پر سال وفات یعنی ۴۷۳ھ (۱۰۸۰ء) تک قابض رہا۔ اس کی وفات کے معاً بعد زبید اس خاندان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ لیکن اس کے لڑکے مکرم نے ۴۷۵ھ (۱۰۸۲ء) میں دوبارہ لے لیا۔ ۴۷۹ھ (۱۰۸۶ء) میں پھر یہ شہر ہاتھ سے جاتا رہا اور ۴۸۱ھ (۱۰۸۸ء) میں سہ بارہ فتح ہوا۔ کچھ عرصے کے بعد یہ شہر ہمیشہ کے لیے بنی صُلَیح کے قبضے سے نکل گیا۔ مکرم نے ۴۸۰ھ (۱۰۸۷ء) میں اپنا پایۂ تخت صنعا سے ذوجیلہ (مخلاف جعفر کا ایک شہر) میں منتقل کر لیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۲۹	ابو کامل علی بن محمد	۱۰۳۷
۴۷۳	احمد المکرّم	۱۰۸۰
۴۸۴۔۴۹۲	ابو حمیر سبا المنصور	۱۰۹۱۔۱۰۹۸

Marfat.com

بنی صُلَیح کا شجرۂ نسب

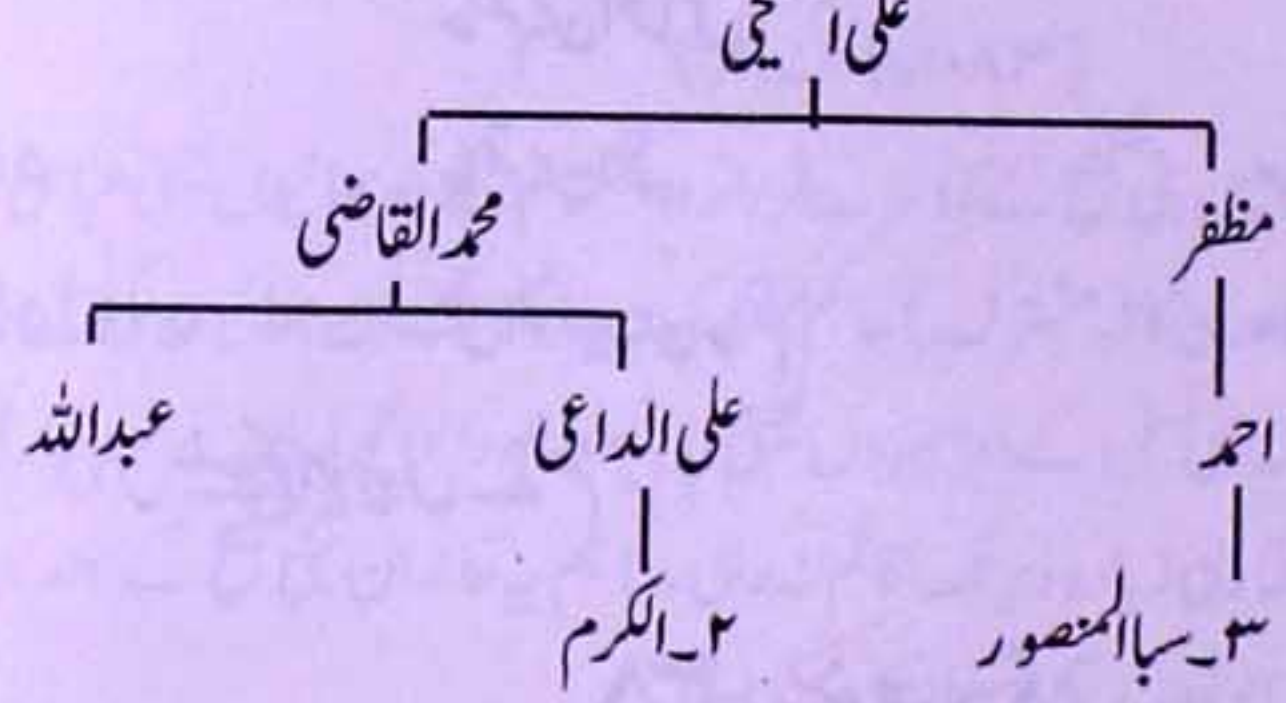

(اس سلسلے کو صنعا کے ایک اور سلسلے بنی حمدان نے ختم کیا)

۳۷۔ بنی حمدان

(صنعا میں)

۴۹۲ھ تا ۵۶۹ھ

(۱۰۹۸ء تا ۱۱۷۳ء)

بنی حمدان کے تمام سلسلے حاشد و بقیل نامی قبائل کی نسل سے ہیں جو یمن کے طول و عرض میں نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور صنعا و سعدہ کے درمیانی علاقے پر قابض تھے۔ بنی صُلَیح کے بعد اس خاندان نے تقریباً ۷۵ برس تک حکومت کی۔ اس کے بعد ایوبی کُردوں نے اس سلسلے کو ختم کر ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۹۲	حاتم بن العشیم	۱۰۹۸
۵۰۲	عبداللہ بن حاتم	۱۱۰۸
۵۰۴	معن بن حاتم	۱۱۱۰

تقریباً ۵۱۰	ہشام بن القبیت	۱۱۱۶ تقریباً
	الحماس بن القبیت	
	حاتم بن الحماس	
۵۴۵	حاتم بن احمد	۱۱۵۰
۵۶۹_۵۵۶	علی الوحید بن حاتم	۱۱۷۳_۱۱۶۰

(اس سلسلے کو ایوبیوں نے ختم کیا)

۳۸۔ بنو مہدی

(زبید میں)

۵۵۴ھ تا ۵۶۹ھ

(۱۱۵۹ء تا ۱۱۷۳ء)

زبید میں بنی صُلیح کے بعد اس سلسلے کی حکومت قائم ہوئی۔ اس سلسلے کا بانی علی بن مہدی تہامہ کا ایک صوفی تھا۔ جس نے نبوت کا اعلان کر دیا تھا اور اپنے پیروؤں کو آنحضرت ﷺ کی طرح مہاجرین و انصار میں بانٹ ڈالا تھا۔ ۵۴۵ھ (۱۱۵۰ء) میں تہامہ کے بعض قلعوں پر متصرف ہو گیا اور ۵۵۴ھ (۱۱۵۹ء) میں شہر زبید پہ حملہ کیا۔ علی کے جانشینوں نے بلادِ تہامہ اور کچھ نواحی خطّوں پر قبضہ قائم رکھا۔ آخر ایوبیوں نے اس خاندان کو ختم کر ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۵۴	علی بن مہدی	۱۱۵۹
۵۵۴	مہدی بن علی	۱۱۵۹
۵۶۹_۵۵۸	عبدالنبی بن علی	۱۱۷۳_۱۱۶۲

(اس سلسلے کو ایوبیوں نے ختم کیا)

Marfat.com

۳۹۔ بنی زُریع

۴۷۶ھ تا ۵۶۹ھ

(۱۰۸۳ء تا ۱۱۷۳ء)

۴۷۶ھ (۱۰۸۳ء) میں بنی صُلَیح کے دوسرے فرمانروا المکرّم نے دو بھائیوں یعنی عباس بن المکرّم اور مسعود بن المکرّم کو عدن کا (مشترک) حاکم مقرر کیا۔ یہ اشتراک ان بھائیوں کی نسل میں بھی جاری رہا۔ یہاں تک کہ اسی نسل کے دو امیروں یعنی ابوالسعود اور ابوالفرات نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ گو ان کی خود مختاری زیادہ دیر تک قائم نہ رہی۔ تاہم یہ خاندان بنی صُلَیح کے بعد بہت اہم سلسلہ شمار ہوتا ہے، اور یہ ایوبیوں کے استیلا تک زندہ رہا۔

شجرۂ بنی زُرَیع

الکرم

بنی زریع
|
۲۔ عباس ۲۷۷ھ (۱۰۸۳ء)
|
۴۔ زریع ۵۰۸ھ (۱۱۱۴ء)
|
۱۔ ابوالمسعود
|
۳۔ سبا
|
۵۔ علی الاعز المرتضیٰ (۵۳۳ھ) ۱۱۳۸ء
|
۶۔ محمد ۵۳۴ھ (۱۱۳۹ء)
|
۷۔ عمران
|
منصور — ابوسعود — ۸۔ محمد (۵۶۰ھ۔۵۶۹ھ (۱۱۶۴۔۱۱۷۳ء)

(ابوسعود کے چھوٹے بچے یاسر بن بلال وزیر کی نگرانی میں حکومت کرتے رہے۔
اس سلسلے کو ایوبیوں نے ختم کیا)

بنی مسعود
|
۱۔ مسعود (۴۷۶ھ (۱۰۸۳ء)
|
۲۔ ابوالفرات
|
۴۔ علی (۵۳۳ھ) ۱۱۳۸ء میں ۳۔ محمد
حکومت سے دست بردار ہو گیا)

Marfat.com

۳۹۔ابو بیانِ یمن

۵۶۹ھ تا ۶۲۵ھ

(۱۱۷۳ء تا ۱۲۲۸ء)

۵۶۹ھ (۱۱۷۳ء) میں عرب پر ایوبیوں کا تسلط اس ملک کی تاریخ کا بہت بڑا انقلاب تھا۔اس لیے کہ صلاح الدین ایوبی کے لڑکوں نے یمن پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں کے تمام فرمانروا سلسلوں کا خاتمہ کر ڈالا تھا اور جس سختی سے وہ مصر، شام اور الجزیرہ پر حکمرانی کر رہے تھے۔ یہاں بھی شروع کر دی۔

ایوب کے لڑکے توران شاہ نے بنی حمدان کو صنعا میں، بنی زریع کو عدن میں اور بنو مہدی کو زبید میں مٹا دیا اور یمن تقریباً پچاس برس تک یعنی ۵۶۹ھ سے ۶۲۵ھ (۱۱۷۳ء، ۱۲۲۸ء) تک ایوبیوں کے قبضے میں رہا۔ ایوبیانِ عرب کی فہرست پہلے ''ایوبیوں'' کے ضمن میں دی جا چکی ہے مناسب یہی ہے کہ یہاں بھی درج کر دی جائے۔

ہجری	نام	عیسوی
۵۶۹	توران شاہ الملک المعظم	۱۱۷۳
۵۷۷	طغتکین، سیف الاسلام	۱۱۸۱
۵۹۳	اسماعیل، معز الدین	۱۱۹۶
۵۹۸	ایوب، الملک الناصر	۱۲۰۱
۶۱۱	سلیمان، الملک المظفر	۱۲۱۴
۶۱۲۔۶۲۵	یوسف، الملک المسعود	۱۲۱۵۔۱۲۲۸

(اس سلسلے کو رسولیوں نے ختم کیا)

۴۰۔ رسولیانِ یمن

۶۲۶ھ تا ۸۵۸ھ

(۱۲۲۹ء تا ۱۴۵۴ء)

رسولی یمن میں ایوبیوں کے جانشین بنے اور حضر موت سے مکہ تک کا علاقہ اپنی قلمرو میں شامل کرلیا۔ ان کی حکومت کا عرصہ تقریباً دوسو برس تھا۔ اس خاندان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عربی زبان میں قاصد یا ایلچی کو رسول کہا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ بغداد نے ایک ایلچی (رسول) آخری شاہ یمن کے ہاں بھیجا۔ بادشاہ نے اس کے لڑکے کو جو علی بن رسول کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔ ۶۱۹ھ (۱۲۲۲ء) میں حاکم مکہ مقرر کر دیا۔ جب ایوبیانِ عرب کا آخری فرمانروا یعنی مسعود فوت ہو گیا تو علی بن رسول کا لڑکا نور الدین عمر المنصور ۶۲۵ھ (۱۲۲۸ء) میں تخت یمن پہ قابض ہو گیا اور یہیں سے یہ سلسلہ چل پڑا۔

ہجری	نام	عیسوی
۶۲۶	عمر بن علی المنصور	۱۲۲۹
۶۴۷؟	یوسف المظفر	۱۲۴۹؟
۶۹۴	عمر الاشرف	۱۲۹۵
۶۹۶	داؤد المؤید	۱۲۹۷
۷۲۱	علی المجاہد	۱۳۲۱
۷۶۴	العباس الافضل	۱۳۶۳
۷۷۸	اسماعیل اول الاشرف	۱۳۷۶
۸۰۳	احمد الناصر	۱۴۰۰
۸۲۹	عبداللہ المنصور	۱۴۲۶
۸۳۷	اسماعیل الثانی	۱۴۲۷
۸۳۱	یحییٰ الظاہر	۱۴۲۸
۸۴۲	اسماعیل الثالث الاشرف	۱۴۳۸
۸۴۵	یوسف المظفر	۱۴۴۱

(رسولیوں کے رقیب (اسی خاندان سے)

۸۴۶	محمد المفضل	۱۴۴۲
۸۴۶	عبداللہ الناصر	۱۴۴۲
۸۵۴_۸۵۸	المسعود	۱۴۵۰_۱۴۵۴
۸۵۵	الحسین المویّد	۱۴۵۱

(اس سلسلے کو بنی طاہر نے ختم کیا)

شجرۂ رسولیاں

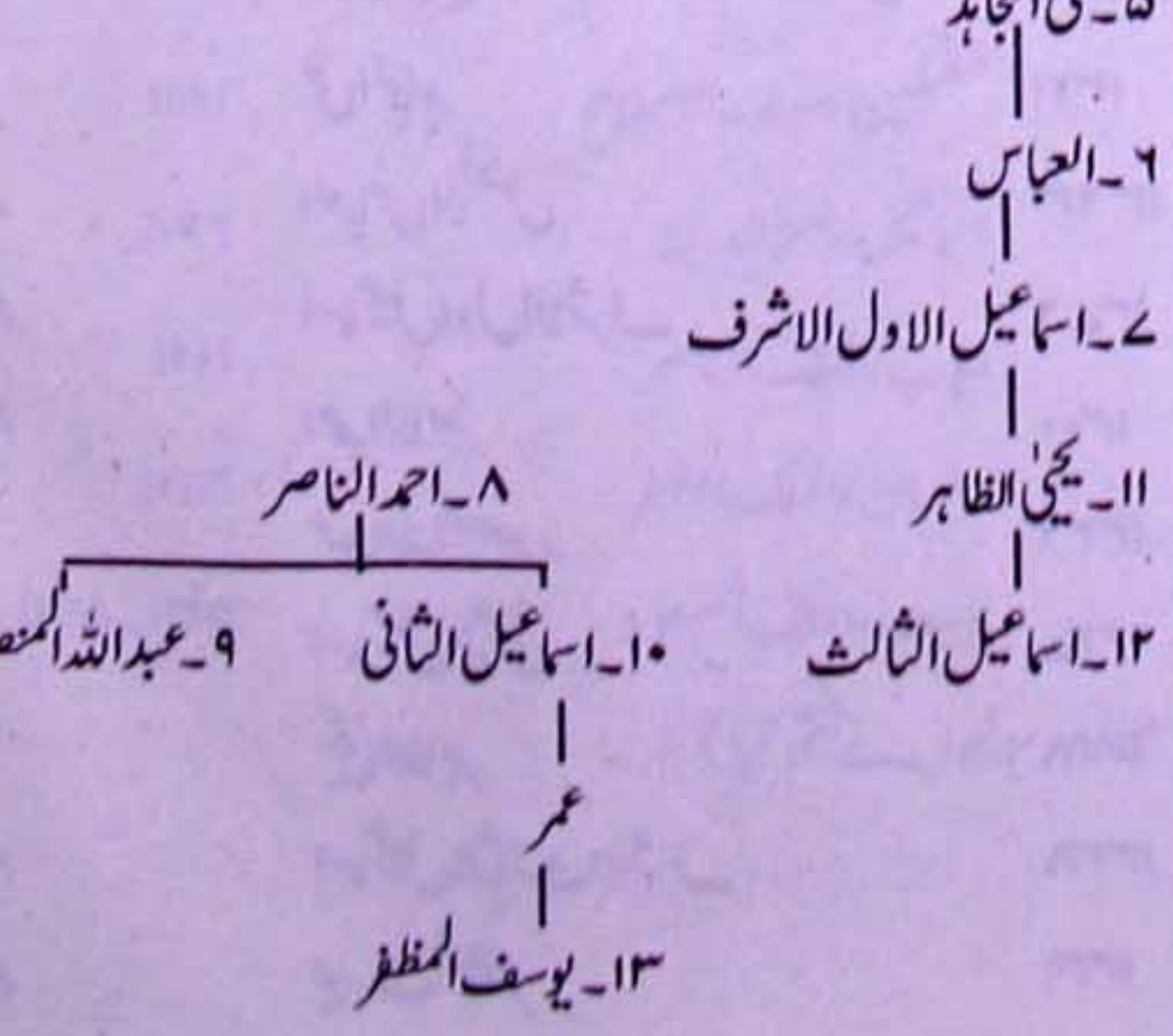

Marfat.com

۴۱۔ بنی طاہر

(یمن)

۸۵۰ھ تا ۹۲۳ھ

(۱۴۴۶ء تا ۱۵۱۷ء)

بنی طاہر یمن میں رسولیوں کے جانشین بنے اور اس وقت ختم ہوئے جب مصر کے ایک مملوک فرمانروا قانسوہ الغوری نے عرب کو مسخر کرلیا۔ ۹۲۳ھ (۱۵۱۷ء) میں عرب عثمانی ترکوں کے قبضے میں چلا گیا۔ امامانِ یمن نے ترکوں کے خلاف تحریک شروع کر دی اور آخر ایک سو سولہ برس بعد یعنی ۱۶۳۳ء میں ترکوں کو یمن سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۵۰	صلاح الدین عامر الاول۔ انظافر (زبید میں م ۸۷۰ھ)	۱۴۴۶
	شمس الدین علی المجاہد (عدن میں۔ م ۸۸۳ھ)	
۸۸۳	تاج الدین عبدالوہاب۔ المنصور	۱۴۷۸
۸۹۴۔۹۲۳	صلاح الدین عامر۔ الظافر	۱۴۸۸۔۱۵۱۷

شجرہ

طاہر

داؤد | (ب) ۱۔ المجاہد (عدن) | (الف) ۱۔ الظافر الاول (زبید)

۲۔ المنصور

۳۔ الظافر الثانی

(اس سلسلے کو ممالیک مصر اور ترکان عثمانی نے ختم کیا)

Marfat.com

۴۲۔ امامانِ رسی

(صعدہ)

۲۸۰ھ تا ۷۰۰ھ

(۸۹۳ء تا ۱۳۰۰ء)

خلیفہ مامون کے زمانے میں ایک شخص القاسم الرسّی مدعی نبوت تھا۔ اس کے پوتوں میں سے ایک کا نام یحییٰ الہادی تھا۔ جس نے صعدہ (یمن کا ایک شہر) میں فرقہ زیدیہ کی بنا ڈالی۔ یہ فرقہ آج بھی یمن میں موجود ہے اس فرقے کے ائمہ کے متعلق تاریخی اطلاعات غیر یقینی و غیر مربوط ہیں۔ بہر حال جو کچھ بھی اب تک معلوم ہو سکا ہے وہ درج ذیل ہے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۲۴۶	القاسم الرسی۔ ترجمان الدین	۸۶۰
۲۸۰	یحییٰ، الہادی الی الحق	۸۹۳
۲۹۸	ابوالقاسم محمد۔ المرتضیٰ	۹۱۰
۳۰۱	احمد۔ الناصر	۹۱۳
۳۲۴	القاسم، المختار	۹۳۵
	یوسف، الداعی	
	القاسم، المنصور	
۳۹۳	الحسین، المہدی (م۔ ۴۰۴ھ)	۱۰۰۳
۴۲۶	الحسن، ابوہاشم	۱۰۳۵
۴۳۰	ابوالفتح الدیلمی، الناصر	۱۰۳۸
۵۳۲	احمد المتوکل (م۔ ۵۶۶ھ)	۱۱۳۷
۵۹۱	عبداللہ، المنصور (م۔ ۶۱۴ھ)	۱۱۹۶

۶۱۴_۶۲۳	عزالدین محمد، الناصر	۱۲۱۷_۱۲۲۶
۶۱۴	نجم الدین یحییٰ، الہادی	۱۲۱۷
۶۲۳؟	احمد بن الحسین المہدی	۱۲۲۶؟
۶۵۶	شمس الدین احمد، المتوکل	۱۲۵۸
تقریباً ۶۸۰	داؤد، المنتصر	۱۲۸۱ تقریباً

۴۳_امامانِ صنعا

تقریباً ۱۰۰۰ھ سے اب تک

(تقریباً ۱۵۶۱ء سے اب تک)

آغاز میں ان اماموں کا پایۂ تخت صعدہ تھا۔ کبھی کبھی صنعا پر بھی قبضہ کرلیا کرتے تھے لیکن جب تک عثمانی ترک سرزمین یمن میں رہے۔ ان اماموں نے پایۂ تخت تبدیل نہ کیا اور جونہی ۱۰۴۳ھ (۱۶۳۳ء) میں ترک یمن سے نکلے، صنعا پایۂ تخت بن گیا۔

ہر چند کہ اماموں کا یہ سلسلہ ''امامانِ صنعا'' کے نام سے مشہور ہے لیکن دراصل ان کا تعلق ائمہ رسّی ہی سے ہے۔ اس لیے کہ اس سلسلے کا بانی ابوالقاسم المنصور۔ یوسف الداعی کی پشت سے تھا جس کا سلسلۂ نسب یحییٰ الہادی تک جاتا ہے جو فرقۂ رسّی کا بانی تھا۔

اس سلسلے کے ناموں کی پوری فہرست نہیں مل سکی۔ مسٹر نبوہر Nebuhr نے جو کچھ دریافت کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
تقریباً ۱۰۰۰	ابوالقاسم المنصور	۱۵۹۱
۱۰۲۹	محمد المؤید	۱۶۲۰
۱۰۵۴	اسماعیل المتوکل	۱۶۴۴
۱۰۸۷	محمد المجید	۱۶۷۶

Marfat.com

	احمد المہدی	
۱۰۹۳	محمد الہادی	۱۶۸۲
۱۰۹۵	محمد المہدی	۱۶۸۴
۱۱۲۶	محمد الناصر	۱۷۱۴
۱۱۲۸	القاسم المتوکل	۱۷۱۶
۱۱۳۹	الحسین المنصور	۱۷۲۶
۱۱۳۹	محمد الہادی، المجید	۱۷۲۶
۱۱۴۰	المنصور (دوبارہ)	۱۷۲۷
۱۱۶۰	العباس، المہدی	۱۷۴۷
تقریباً ۱۱۹۰	المنصور	۱۷۷۶ تقریباً

اس سلسلے کے باقی نام نہیں مل سکے۔ ۱۹۶۳ء میں محمد خامس کی وفات ہوئی۔ تو معاً بعد انقلاب آ گیا اور جنرل عبداللہ السلال صدرِ ریاست بن گئے۔ (مترجم)

۱۔ عرب کے تمام فرمانروا سلسلوں کی تفصیل پی۔ سی۔ کے P.C. Key کی کتاب Yaman Medieval History میں دیکھیے۔

۲۔ حاجب سالار ایک منصب تھا وزارت کے برابر۔

۳۔ ائمہ رسّی کا چھٹا فرمانروا۔

۴۔ یوسف الداعی بن یحییٰ بن احمد الناصر بن یحییٰ الہادی بن حسین بن القاسم الرسّی

Marfat.com

باب ششم

شام والجزیرہ

پانچویں صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری تک

(دسویں صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک)

۴۴۔ بنی حمدان (موصل وحلب میں)

۴۵۔ آل مرداس (حلب میں)

۴۶۔ بنی عقیل (موصل وغیرہ)

۴۷۔ آل مروان (دیاربکر)

۴۸۔ آلِ مَزیَد (حلّہ)

باب ششم

شام والجزیرہ

دورِ حکومتِ عرب

پانچویں صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری تک

(دسویں صدی عیسوی سے بارہویں صدی عیسوی تک)

فرماں روایانِ ایشیا کا ذکر کرتے وقت ہم اس جغرافیائی ترتیب کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ جس کا خیال سلاطین افریقہ کے ذکر میں رکھا گیا تھا۔ یہاں ہم صرف تاریخی ترتیب کو ملحوظ رکھیں گے اور صفحات آئندہ میں سلسلوں کا ذکر یوں ہوگا۔

باب ششم۔ سلجوقی ترکوں کے استیلا سے پہلے عرب، شام اور الجزیرہ کے سلسلے۔

باب دہم۔ مغربی ایشیا میں سلجوقیوں کے جانشین خصوصاً عثمانی ترک۔

باب یازدہم۔ چنگیزی مغل اور ان کی شاخیں۔

باب دوازدہم۔ وہ سلسلے جو مغلوں کے کمزور ہونے کے بعد ایران میں پیدا ہو گئے تھے۔

باب سیزدہم۔ وہ سلسلے جو مغلوں کے زوال اور امیر تیمور کے ظہور کے درمیان ماوراء النہر میں پیدا ہوئے تھے۔

باب چہاردہم۔ سلاطین ہند (سلاطین افغانستان کا ایک ضمیمہ)

ان سلسلوں کی تفصیل میں ہم نے کسی حد تک جغرافیائی ترتیب کا بھی خیال رکھا ہے یعنی مغرب سے شروع ہو کر مشرق پر ختم کیا ہے۔ شام اور الجزیرہ سے ابتدا کی ہے اور سلجوقیوں کے استیلا پر اس حصۂ تاریخ کو ختم کیا ہے۔ ایران اور ماوراء النہر کے ذکر میں بھی اس ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد ہم نے سلجوقیوں اور ان سلجوقی امیروں کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے مغرب میں اقتدار حاصل کر لیا تھا۔

Marfat.com

جب مغل اٹھے تو انہوں نے آلِ عثمان کے بغیر باقی تمام سلسلوں کو مٹا دیا۔ گو ایران میں مغلوں کا اقتدار جلدی مٹ گیا اور وہاں شاہان ایران کے ایسے سلسلے پیدا ہو گئے جن میں سے ایک اب تک باقی ہے۔ (اور ہم نے ان شاہوں کا ذکر ایک علیحدہ باب میں کیا ہے) لیکن شمال اور مشرق میں مغلوں کی حکومت مدتوں باقی رہی۔ انہی مغلوں سے تیموری مغلوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ترکستان کے ازبکستان کے ازبک جو آج تک باقی ہیں، تیموری نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہندوستان میں اسلامی حکومت غزنویوں سے شروع ہو کر مغلوں کے آخری بادشاہ (بہادر شاہ ظفر) کے ساتھ ختم ہوتی ہے اور وہاں انگریزی راج قائم ہو جاتا ہے۔

ان سلسلوں کے اولین فرمانروا وہ عربی قبائل ہیں جنہوں نے شام اور الجزیرہ میں اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ جغرافیائی لحاظ سے شام و جزیرہ باقی ممالک سے الگ تھلگ واقع ہوئے ہیں اور الجزیرہ اور ایران کے درمیان ایران و کردستان کے پہاڑ واقع ہیں جو قدرتی سرحد کا کام دیتے ہیں۔ گو قرون اولیٰ کے مسلمان ان پہاڑوں کو پھاند کر آگے نکل گئے تھے۔ اور بعد میں خاندان بویہہ نے بھی الجزیرہ کے جنوبی خطوں کو اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ الجزیرہ اور دیار بکر کا کوئی فرمانروا ان پہاڑوں سے آگے نہ بڑھ سکا اور ان کی فتوحات کا رخ ہمیشہ شام ہی کی طرف رہا۔

امرائے شام و الجزیرہ نہ صرف سکونت اور جغرافیائی حیثیت سے ایک الگ طبقہ شمار ہوتے تھے بلکہ نسلاً بھی ان کا دوسروں سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لیے کہ بنی مروان کے بغیر جو کرد نسل سے تھے، باقی سب کے سب عرب تھے۔ یہ عربی قبائل جو شام و الجزیرہ میں آ کر آباد ہو گئے تھے، اس قدر طاقت ور تھے کہ خلفاء بھی ان سے ڈرتے تھے۔ خلافت کے زوال کے بعد ان قبائل نے جو اطراف شام اور فرات کے درہ مرتفع میں سکونت پذیر تھے، طاقت کے لیے ہاتھ پاؤں مارنا شروع کیے اور کچھ علاقے قابو کرنے کے بعد چھوٹے چھوٹے سلسلوں کی بنیاد ڈال دی۔ مثلاً بنی تغلب سے آلِ حمدان کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو حلب، موصل اور بعض دیگر شہروں پر قابض رہا۔ بنی کلاب دو شاخوں میں تقسیم ہو گئے، آل مرداس حلب پہ متصرف ہو گئے، اور بنی عقیل نے دیار بکر، الجزیرہ اور عراق کے بعض حصوں پر قبضہ جما لیا۔ اسی طرح بنی مزید جنہوں نے حلہ میں حکومت قائم کر لی تھی، بنی اسد سے تعلق رکھتے تھے

Marfat.com

اگر چہ یہ عربی قبائل بڑے بڑے شہروں اور بعض اوقات بڑی بڑی ریاستوں کے مالک رہے۔لیکن ان کے طرزِ معیشت میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہ ہوئی، وہی خیموں کی زندگی اور وہی پانی کی تلاش میں شب و روز کا سفر۔

۴۴۔ بنی حمدان

(حلب۔موصل وغیرہ)

۳۱۷ھ تا ۳۹۴ھ

(۹۲۹ء تا ۱۰۰۳ء)

آلِ حمدان کا تعلق بنی تغلب سے تھا۔ یہ لوگ موصل کے اردگرد آباد تھے جب ۲۶۰ھ (۸۷۳ء) میں موصل سیاسی بدنظمیوں کا شکار بنا تو اس سلسلے کے بانی اوّل حمدان بن حمدون نے کچھ اقتدار حاصل کر لیا اور اس کا لڑکا محمد بن حمدان ۲۸۱ھ (۸۹۴ء) میں شہر ماردین پر قابض ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد معتضد (خلیفۂ بغداد) نے محمد کو ماردین سے نکال دیا۔۲۹۲ھ (۹۰۸ء) میں محمد کا بھائی ابوالہیجاء عبداللہ بن حمدان موصل وغیرہ کا حاکم مقرر ہوا اور اسی دن سے آلِ حمدان کا کوکبِ اقبال بلند ہونا شروع ہوا۔

۳۰۷ھ (۹۱۹ء) میں ابراہیم بن حمدان دیار ربیعہ کا حاکم بن گیا۔

جب ۳۰۹ھ (۹۲۱ء) میں اس کی وفات ہوگئی۔تو یہی منصب اس کے بھائی واڈر کو مل گیا۔ ۳۱۲ھ (۹۲۴ء) میں حمدان کا ایک اور لڑکا سعید نہاوند کا حاکم مقرر ہوا اور اس خاندان کے چند دیگر افراد بھی اچھے اچھے عہدوں پر فائز ہو گئے۔

ابوالہیجاء عبداللہ نے اپنے لڑکے حسن کو موصل کا نائب الحکومت مقرر کر دیا۔ حسن دیار ربیعہ، دیار بکر اور موصل پر (۳۱۷ھ تا ۳۱۹ھ مستکفی) ۳۵۸ھ (۹۶۸ء) تک حکمران رہا۔ جس کے بعد اس کے لڑکے ابوتغلب کی باری آئی اور وہ ۳۵۸ھ (۹۶۸ء) میں حکومت سے دست بردار ہو گیا۔

۳۳۰ھ (۹۴۱ء) میں حسن کو خلیفہ کی طرف سے ناصر الدولہ کا خطاب ملا اور اس کے بھائی

Marfat.com

علی کو سیف الدولہ کا۔ سیف الدولہ ابتداء میں واسط پہ حکومت کیا کرتا تھا۔ لیکن ۳۳۳ھ (۹۴۴ء) میں امرائے اخشیدی سے حلب چھین کر اپنے مقبوضات میں شامل کر لیا۔ اس نے رومیوں کے خلاف لڑتے وقت بڑی شہرت حاصل کی تھی۔

امرائے حمدانی شیعہ تھے اور مصر کے فاطمی خلیفوں کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کی وفات کے بعد ان کا اقتدار بہت جلد مٹ گیا۔ فاطمیوں نے شام کے علاقے ہتھیا لیے اور ۶۹۔ ۳۶۷ھ (۷۹۔ ۹۷۷ء) کے درمیانی عرصے میں بویہی الجزیرہ پر قابض ہو گئے۔ گو حسن اور ابو طاہر نے موصل پہ دوبارہ قبضہ کر لیا لیکن یہ تصرف وقتی ثابت ہوا۔

۱۔ حمدانیانِ موصل

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۱۷	ناصر الدولہ ابو محمد الحسن	۹۲۹
۳۵۸_۳۶۹	عدۃ الدولہ ابو تغلب الغضنفر	۹۶۸_۹۷۹
۳۷۱_۳۸۰	ابو طاہر ابراہیم	۹۸۱_۹۹۱
	ابو عبداللہ الحسین	

(اس شاخ کو بنی عقیل اور آلِ بویہہ نے ختم کیا)

۲۔ حمدانیانِ حلب

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۳۳	سیف الدولہ ابو الحسن علی	۹۴۴
۳۵۶	سیف الدولہ ابو المعالی الشریف	۹۶۷
۳۸۱	سعید الدولہ ابو الفضائل السعید	۹۹۱
۳۹۲	ابو الحسن علی	۱۰۰۱
۳۹۴	ابو المعالی شریف	۱۰۰۳

Marfat.com

شجرۂ آلِ حمدان

Marfat.com

۴۵۔آلِ مرداس

(حلب)

۴۱۴ھ تا ۴۷۲ھ

(۱۰۲۳ء تا ۱۰۷۹ء)

قبیلۂ بنی کلاب کا ایک رہنما اسد اللہ ابو علی صالح بن مرداس ۴۱۲ھ (۱۰۲۲ء) میں اپنے چند پیروؤں کے ہمراہ حلب میں وارد ہوا۔ دو سال بعد یعنی ۴۱۴ھ (۱۰۲۳ء) میں اہل حلب نے والیِ حلب کے خلاف بغاوت کر دی اور اسد اللہ کو اپنا والی بنا لیا۔ اسد اللہ چھ برس تک حکمران رہا۔ اور ۴۲۰ھ (۱۰۲۹ء) میں مصریوں کے خلاف لڑتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا شہاب الدولہ نصر والی حلب بنا۔ جو نو برس بعد یعنی ۴۲۹ھ (۱۰۳۷ء) میں فاطمی افواج کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ اس وقت شہاب الدولہ کا ایک بھائی معز الدولہ تمال رحبہ پہ حکومت کر رہا تھا۔ اس نے ۴۳۴ھ (۱۰۴۲ء) میں فاطمیوں سے حلب چھین لیا۔ لیکن ۴۴۹ھ (۱۰۵۷ء) میں فاطمی اس شہر پر دوبارہ قابض ہو گئے اور ساتھ ہی رحبہ کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ معز الدولہ کے ایک اور بھائی کا نام عطیہ تھا۔ اس نے ہمت کر کے اسی سال رحبہ واپس لے لیا اور تین برس بعد یعنی ۴۵۲ھ (۱۰۶۰ء) میں شہاب الدولہ کے لڑکے رشید الدولہ نے حلب پر بھی قبضہ کر لیا۔

معز الدولہ کو اپنے بھتیجے کے متعلق کچھ بد اعتمادی سی ہو گئی۔ چنانچہ ۴۵۳ھ (۱۰۶۱ء) میں اسے حلب سے نکال دیا۔ جب ۴۵۴ھ (۱۰۶۲ء) میں معز الدولہ کی وفات ہو گئی تو حلب پر اس کا بھائی عطیہ قابض ہو گیا۔

پھر رشید الدولہ نے حملہ کر کے اپنے چچا کو حلب سے نکال دیا اور عطیہ نے ہمت کر کے رقہ پر قبضہ کر لیا لیکن مسلم بن قریش عقیلی نے ۴۶۳ھ (۱۰۷۰ء) میں رقہ کو مسخر کر کے عطیہ کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

رشید الدولہ کی وفات کے بعد ۴۶۸ھ (۱۰۷۵ء) میں اس کا لڑکا جلال الدولہ وارثِ

Marfat.com

حکومت بنااور معاروميوں سے شہر منبج چھین لیا۔ ۴۷۳ھ (۱۰۷۹ء) تک رشید الدولہ کا ایک اور لڑکا سابق (یا شبیب) حلب پر قابض رہااور پھر وہ شہر مسلم عقیلی کے قبضہ میں چلا گیا۔

شجرہ

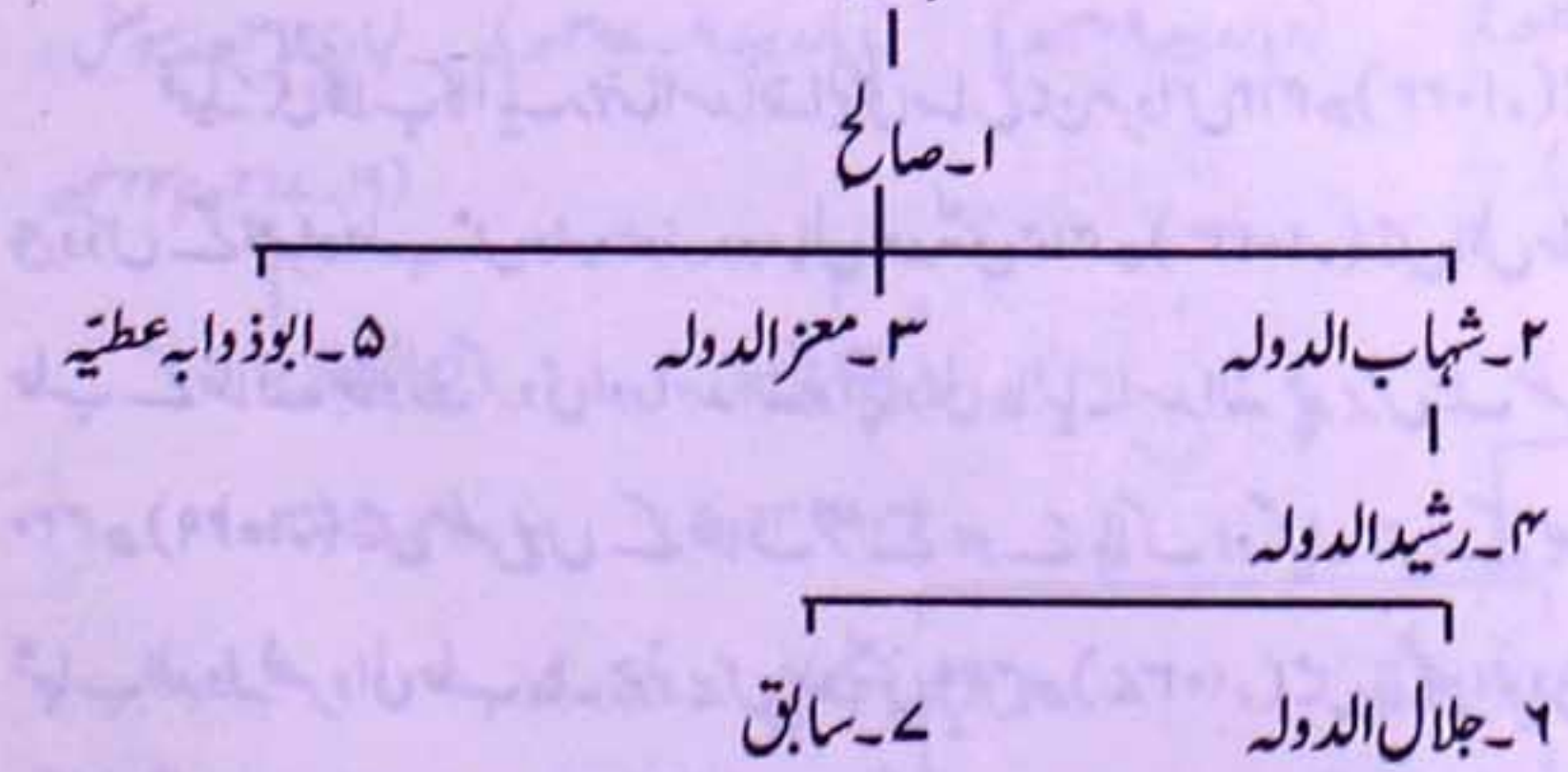

(اس سلسلے کو بنی عقیل نے ختم کیا)

سال ہجری	نام	عیسوی
۴۱۴	صالح بن مرداس	۱۰۲۳
۴۳۰	شہاب الدولہ ابو کامل نصر	۱۰۲۹

Marfat.com

شجرۂ بنی عقیل

- المقلد
  - مالک
  - معن (شعبۂ تکریت)
    - الحسین
      - تغلب
        - الف-ابوالمسیب رافع (م۴۲۷ھ)
        - ب-ابومنعہ خمیس (م۴۳۵ھ)
          - عیسیٰ
            - ج-ابوغشام (خلع ۴۳۳ھ م۴۳۸ھ)
            - ھ-ناصر (م۴۴۹ھ)
    - ابوعبداللہ محمد (م۴۰۱ھ)
      - شہاب الدولہ ابودرغم رافع (م۴۰۶ھ)
      - کمال الدولہ سیف الدین ابوسنان غریب (عکبر-م۴۴۵ھ)
        - بلال (عوانہ ۴۴۳ھ)
        - ابوالریان (عکبرا)
  - شعیب
  - رافع
    - شعبۂ موصل
      - ا-حسام الدولہ مقلد (م۳۹۱ھ)
        - ابوالفضل بدران (م۴۴۵ھ)
          - ۴-قریش (نصیبین ۴۲۵ھ موصل ۴۳۰ھ م۴۵۸ھ)
            - ۵-مسلم (م۴۷۸ھ)
              - ۷-علی (خلع ۴۸۹ھ)
              - محمد (رقہ ۷ ان ۴۷۹ھ-م۴۸۹ھ)
              - قرداش
              - المؤید (م۴۹۵ھ)
            - ۶-ابراہیم (م۴۸۶ھ)
            - ابوالحسن مقلد (م۴۴۶ھ)
            - مالک
              - شمس الدولہ سلیم (حلب تا ۴۸۹ھ بعد میں حمص اور رقہ بعد میں)
                - علی (حمص-م-۵۰۲ھ)
                - شہاب الدین مالک (۵۴۳ھ میں حمص نورالدین زنگی کے حوالے کیا)
          - ۲-قرواش (خلع ۴۴۲ھ م۴۴۳ھ)
          - ۳-ابوکامل برکہ
        - علی (م۳۹۰ھ)
        - المسیب
          - ابوالذواد (م۳۸۶ھ)
            - نجدالدولہ ابومنصور کامل

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۱۴	صالح بن مرداس	۱۰۲۳
۴۳۰	شہاب الدولہ ابو کامل نصر	۱۰۲۹
۴۲۹	خلفائے فاطمی کا قبضہ	۱۰۳۷
۴۳۴	معز الدولہ ابوالعلوان تمال	۱۰۴۲
۴۴۹	خلفائے فاطمی کا قبضہ	۱۰۵۷
۴۵۲	رشید الدولہ محمود	۱۰۶۰
۴۵۳	معز الدولہ (دوبارہ)	۱۰۶۱
۴۵۴	ابوذوابہ عطیہ	۱۰۶۲
۴۵۴	رشید الدولہ (دوبارہ)	۱۰۶۲
۴۶۸	جلال الدولہ (صمصام الدولہ) نصر	۱۰۷۵
۴۶۸_۴۷۲	ابوالفضائل سابق	۱۰۷۶_۱۰۷۹

۴۶۔ بنی عقیل

(موصل وغیرہ)

۳۸۶ھ تا ۴۸۹ھ

(۹۶۶ء تا ۱۰۹۶ء)

بنی کلب قبائل مصر میں شمار ہوتے تھے اور بنو عقیل۔ بنو کلب کی ایک اہم شاخ تھی۔ قبول اسلام کے بعد بنی کعب کی کئی شاخیں عرب چھوڑ کر شام، عراق، شمالی افریقہ اور اندلس میں آباد ہوئیں۔

جس زمانے میں کہ خلافتِ عباسیہ کی داغ بیل ڈالی جا رہی تھی۔ عراق میں بنو عقیل کی ایک

Marfat.com

بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ اس قبیلے کی ایک اور شاخ بنو مُن تفک بصرہ کے دلدلی حصّوں میں بنو معروف کے زیر سایہ رہتی تھی۔ اور بنو خفاجہ جو بنی عقیل ہی کی ایک شاخ تھی۔ عراق کے قریب صحراؤں میں اقامت گزین تھی۔ صدیوں تک یہ لوگ راہ زنی کرتے رہے۔ ۷۲۸ھ (۱۳۲۷ء) میں بنی عُبادہ اور بنی مُن تفک نے جو کوفہ، بصرہ اور واسط کے درمیانی علاقے میں آباد تھے، سلسلۂ امارت قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ موصل کے عقیلی امراء ان ہی قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔

شام و عراق کے بنی عقیل چوتھی صدی ہجری میں حمدانیوں کے باجگذار تھے۔ جب آلِ حمدان کی قصر امارت مہندم ہوگئی تو امرائے عقیلی نے آزادی کا اعلان کر دیا۔ آلِ حمدان کے آخری فرمانروا نے ۳۷۹ھ (۹۸۹ء) میں ابو ذوّاد محمد (عقیل امیر) کو نصیبین اور بلد کا حاکم مقرر کیا تھا۔ ۳۸۰ھ (۹۹۰ء) میں موصل بھی عقیلی قلمرو میں شامل ہوگیا۔ لیکن ۳۸۱ھ (۹۹۱ء) میں آل بویہ میں موصل پہ قبضہ کرلیا۔ ابو ذوّاد کا بھائی مُقلّد ایک با اثر امیر تھا۔ اس نے ۳۸۶ھ (۹۹۶ء) میں موصل پہ دوبارہ قبضہ کرلیا۔ ---------- بہا الدولہ ویلمی نے مزید خون ریزی سے بچنے کے لیے اسے اس شرط پر موصل، بلادِ کوفہ، قصر اور جامعان کا حاکم بنا دیا کہ وہ ہر سال خراج ادا کرتا رہے گا۔ کچھ عرصے کے بعد انبار، مداین اور وقوقا کی حکومت بھی مُقلّد کے حوالے کردی۔

مسلم بن قریش کے زمانے میں امرائے عقیلی کی حدود قلمرو موصل اور حلب تک وسیع ہوگئیں۔ لیکن اس کی وفات کے بعد اس خاندان کا زوال شروع ہوگیا۔ چنانچہ ۴۸۹ھ (۱۰۹۶ء) میں ایک ترکی سپہ سالار قوام الدولہ کوبوغا نے موصل کو فتح کر کے قلمرو سلجوقی میں شامل کرلیا۔

بنو عقیل کی مختلف شاخیں مختلف علاقوں پہ حکمران رہی ہیں۔ اس کی تفصیل شجرۂ نسب میں ملاحظہ فرمایئے۔

جب بنی عقیل کی حکومت ختم ہوگئی تو یہ لوگ اپنے پرانے وطن یعنی بحرین میں واپس چلے گئے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۸۶	حسام الدولہ مقلد	۹۹۶
۳۹۱	معتمد الدولہ قرواش	۱۰۰۰
۴۴۲	زعیم الدولہ ابوکامل برکہ	۱۰۵۰
۴۴۳	عالم الدین ابوالمعالی قریش	۱۰۵۱
۴۵۳	شرف الدولہ ابوالمکارم مسلم	۱۰۶۱
۴۷۸	ابراہیم	۱۰۸۵
۴۸۶_۴۸۹	علی	۱۰۹۳_۱۰۹۶

(اس سلسلے کو سلجوقیوں نے ختم کیا)

۴۷۔ بنی مروان

دیار بکر

۳۸۰ھ تا ۴۸۹ھ

(۹۹۰ء تا ۱۰۹۶ء)

قلعۂ کیفا کے حکمران باد کی وفات (۳۸۰ھ۔۹۹۰ء) کے بعد اس کا کردی النسل بھانجا ابوعلی بن مروان اس کا جانشین بنا۔ دیار بکر کے تمام بڑے بڑے شہر مثلاً آمد، ارزن، میافارقین اور کیفا اس کی قلمرو میں شامل تھے۔ اس کے جانشین ممہد الدولہ نے خلیفۂ فاطمی کی اطاعت قبول کر لی اور جب آلِ حمدان حلب کو چھوڑنے پہ مجبور ہو گئے اور ممہد الدولہ فاطمیوں کی طرف سے حلب کا بھی حاکم مقرر ہو گیا۔

بنی مروان کچھ عرصے تک آلِ بویہہ کے بھی مطیع رہے۔ ان کی حکومت کو سلجوقیوں نے ختم کیا۔

Marfat.com

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۸۰	ابوعلی حسن	۹۹۰
۳۸۷	ممہد الدولہ ابومنصور	۹۹۷
۴۰۶	نصر الدولہ ابونصر احمد	۱۰۱۱
۴۵۳	نظام الدولہ نصر	۱۰۶۱
۴۷۲_۴۸۹	منصور	۱۰۷۹_۱۰۹۶

شجرہ

مردان

۱۔ابوعلی حسن ۲۔ممدولہ ۳۔ابونصر احمد

۴۔نصر

۵۔منصور

سعید (آمد میں)

(اس سلسلے کو صلابھہ نے ختم کیا)

۴۸۔ بنی مَزیَد

(حلّہ)

۴۰۳ھ تا ۵۴۵ھ

(۱۰۱۲ء تا ۱۱۵۰ء)

بنی مَزیَد بنی اسد کی ایک شاخ تھی۔ یہ لوگ عرب کو چھوڑ کر دجلہ کے بائیں ساحل پر قادسیہ کے پاس آباد ہو گئے تھے۔ اس سلسلہ کا چوتھا فرمانروا صدقہ تھا۔ جس نے ۴۹۵ھ (۱۱۰۱ء) میں جامعان کے قریب شہر حلّہ کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا اور یہاں اس قدر خوب صورت عمارات تعمیر

Marfat.com

کرائیں اوراس کی تجارت کواس حدتک ترقی دی کہ یہ شہر مدتوں دنیامیں مشہور رہا۔صدقہ تاریخ میں ایک بہادرعرب شمار ہوتا ہے۔جس کے اوصاف سے اوراق تاریخ لبریز ہیں۔

صدقہ کی وفات کے بعداس خاندان کا زوال شروع ہوگیا۔۵۵۸ھ (۱۱۶۲ء) میں مستنجد عباسی نے عراق کے بنی اسد پرحملہ کردیا۔ان کے چار ہزارسپاہی مارڈالے اور باقی ماندہ افرادقبیلہ کوفرات کی طرف بھگادیا۔ان کی قلمرو کے کچھ حصے پر بنی منتفک قابض ہوگئے اوراتابکان زنگی نے ان کی حکومت کا خاتمہ کردیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۰۳	سندالدولہ علی الاوّل	۱۰۱۲
۴۰۸	نورالدولہ وبیس الاوّل	۱۰۱۷
۴۷۴	بہاؤالدولہ ابوکامل منصور	۱۰۸۱
۴۷۹	سیف الدولہ صدقۃ الاوّل	۱۰۸۶
۵۰۱	نورالدولہ وبیس الثانی	۱۱۰۷
۵۲۹	صدقۃ الثانی	۱۱۳۴
۵۳۲	محمد	۱۱۳۷
۵۴۰_۵۴۵	علی الثانی	۱۱۴۵_۱۱۵۰

Marfat.com

۱۔ نیز ملاحظہ ہو مسٹر ایچ سوئیر Gauvair کا مضمون ''صالح بن مرداس حلبی کا ایک دینار Namismal e Chronicre 1873۔

شجرہ

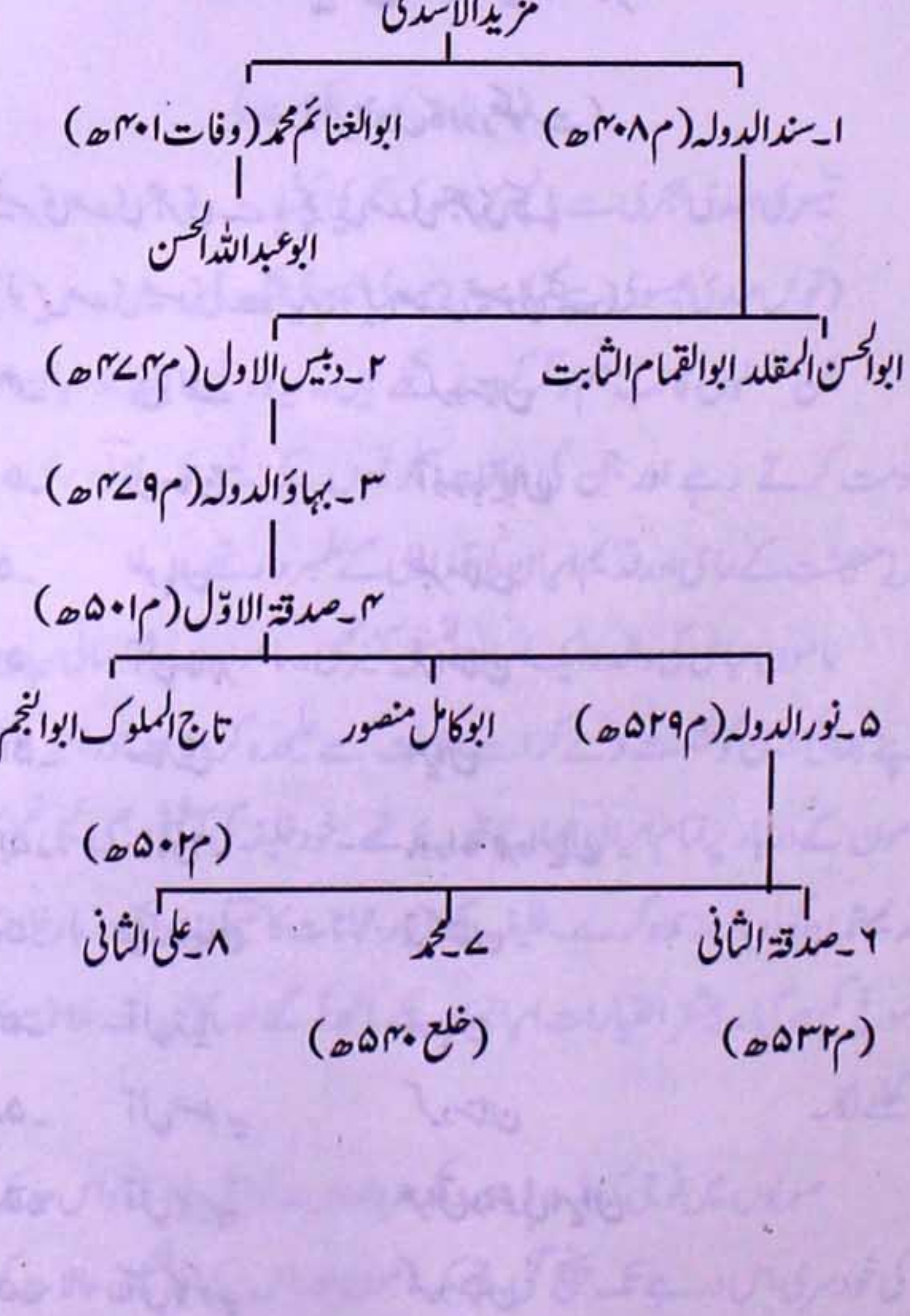

Marfat.com

باب ہفتم

ایران وماوراءالنہر

(ایرانیوں کا دورِ حکومت)

تیسری صدی ہجری سے پانچویں صدی ہجری تک

(نویں صدی عیسوی سے گیارہویں صدی عیسوی تک)

۴۹۔	بنی وُلف	کردستان
۵۰۔	بنی ساج	آذربائیجان
۵۱۔	علویان	طبرستان
۵۲۔	آلِ طاہر	خراسان
۵۳۔	صفاری	ایران
۵۴۔	سامانی	ماوراءالنہر وایران
۵۵۔	ایلک خانی	ترکستان
۵۶۔	آلِ زیار	جرجان
۵۷۔	آلِ حسنویہ	کردستان
۵۸۔	آلِ بویہہ	عراق وجنوبی ایران
۵۹۔	آلِ کاکویہ	کردستان

Marfat.com

باب ہفتم

ایران وماوراءالنہر

(ایرانیوں کا دورِ حکومت)

تیسری صدی ہجری سے پانچویں صدی ہجری تک

(نویں صدی عیسوی سے گیارہویں صدی عیسوی تک)

جن سلسلوں کا اب ہم ذکر کرنے لگے ہیں۔ یہ وہ سلسلے ہیں جو ایران اور ماوراءالنہر پر حکومت کرتے رہے اور جن کی امارت سلجوقیوں کے غلبے تک باقی رہی۔ یہ امراء ایرانی طرزِ معیشت کے حامی اور قدیم ایران کی آزادی کے علمبردار تھے۔

مامون عباسی کی والدہ ایک ایرانی النسل کنیز تھی۔ مامون نے خراسانی سپاہیوں کی امداد سے اپنے بھائی امین کو شکست دے کر اسے خلافت سے علیحدہ کر دیا اور خود امیر المومنین بن بیٹھا۔ مامون کے دربار پر تمام ایرانی چھائے ہوئے تھے۔ خود خلیفہ کی کوشش بھی یہی تھی کہ وہ ایران کے قدیم تمدن کو دوبارہ زندہ کرے۔ خلیفہ کے ان رجحانات کا نتیجہ یہ ہوا کہ دربارِ خلافت میں عربوں کا رسوخ کم ہو گیا۔ بیشتر اختیارات ایرانیوں کے ہاتھ آ گئے اور یہیں سے خلافت کا اقتدار رفتہ رفتہ گھٹنے لگا۔

صوبوں میں فوجی کمانڈروں اور دیگر سرداروں نے اپنی طاقت کو اس حد تک بڑھا لیا اور ان کی خودسری اس درجے تک پہنچ گئی تھے کہ مامون اور اس کے جانشین حالات کو روبراہ نہ سکے۔ ایران اور ماوراءالنہر میں کئی عرب قبیلے باغی ہو گئے۔

ان میں سے جو سلسلے سُنّی المذہب تھے۔ وہ خلیفہ کا کچھ رسمی سا احترام کرتے تھے۔ لیکن آل بویہہ کی طرح شیعہ خیال کے تمام خاندان دربار خلافت کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔

ہر چند کہ یہ تمام سلسلے ایرانی نہ تھے۔ مثلاً بنی دُلف عرب تھے۔ حسنویہ کرد اور ایلک خانی

ترک تھے لیکن چونکہ ان میں سے بیشتر ایرانی النسل تھے اور ایرانی تمدن کے شیدائی۔ نیز ان کی حکومت ایران ہی کے کسی نہ کسی حصے پر تھی۔ اس لیے ہم اس دور کو ایرانی دور کہنے میں حق بجانب ہیں۔

۴۹۔ بنی دُلف

(کردستان)

تقریباً ۲۱۰ھ سے تقریباً ۲۸۵ھ تک

(تقریباً ۸۲۵ء سے تقریباً ۸۹۸ء تک)

ابودُلف عجلی مامون کا ایک سردار تھا جسے ہمدان کا حاکم بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اس کی وفات کے بعد ہمدان کی حکومت اس کے بیٹے عبدالعزیز کو دی گئی جو بعد میں عبدالعزیز کے بیٹوں کو بطور وراثت یکے بعد دیگرے ملتی رہی۔ ۲۸۱ھ میں عمر بن عبدالعزیز نے اصفہان اور نہاوند کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کرلیا۔ بالآخر خلفائے عباسیہ کے بعض دیگر سرداروں نے اس سلسلے کا خاتمہ کر ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۲۱۰	ابودُلف القاسم بن ادریس العجلی	۸۲۵
۲۲۸	عبدالعزیز	۸۴۲
۲۶۰	دُلف	۸۷۳
۲۶۵	احمد	۸۷۸
۲۸۰ تقریباً ۲۸۵	عمر	۸۹۳ تقریباً ۸۹۸

Marfat.com

شجرہ

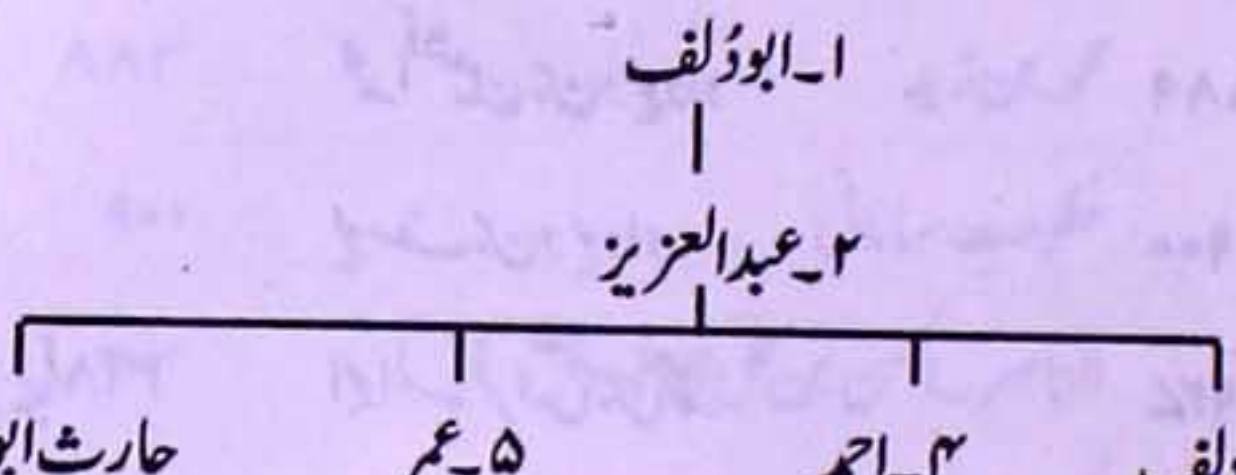

۵۰۔بنی ساج

•

(آذربائیجان)

۲۶۸ھ تقریباً ۳۱۸ھ

(۸۷۹ء تقریباً ۹۳۰ء)

ابوالساج دیوداد اپنی موت یعنی ۲۶۶ھ (۷۹۶ء) تک کوفہ واہواز کا حکمران رہا۔اس کا بیٹا محمد حجاز کا حاکم تھا جو ۲۶۹ھ میں انبار اور ۲۷۶ھ میں آذربائیجان کا حاکم بن گیا۔۲۸۵ھ (۸۹۸ء) میں ارمنستان کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کرلیا۔

محمد کی وفات کے بعد اس کا بھائی یوسف۔جو ۲۷۱ھ (۸۸۴ء) سے مکّہ کا حکمران چلا آتا تھا۔آذربائیجان اور ارمنستان کا بھی حاکم بن گیا اور محمد کے لڑکے دیوداد کو حکومت سے محروم کردیا۔ ۳۰۶ھ (۹۱۸ء) میں یوسف نے رے پر حملہ کیا اور اگلے سال خلیفہ نے اسے گرفتار کرلیا۔۳۱۰ھ (۹۲۲ء) میں خلیفہ نے اسے دوبارہ آذربائیجان اور ارمنستان کا حاکم بنادیا۔۳۱۱ھ میں یوسف رے پہ قابض ہوگیا اور قرامطہ کی جنگ میں شامل ہوا۔۳۱۹ھ (۹۳۱ء) میں یوسف کا ایک غلام مُفلح آذربائیجان پہ قابض ہوگیا اور اس طرح یہ خاندان کمزور ہوتے ہوتے آخر عباسیوں کے ہاتھوں ختم ہوگیا۔

Marfat.com

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۲۶۶	ابوالساج دیوداد	۸۷۹
۲۷۶	محمد افشین بن دیوداد	۸۸۹
۲۲۸	یوسف بن دیوداد	۹۰۰
۳۱۵ تقریباً ۳۱۸	ابوالمسافر الفتح بن محمد	۹۲۷ تقریباً ۹۳۰

۵۱۔ علویان طبرستان

۲۵۰ھ تا ۳۱۶ھ

(۸۶۴ء تا ۹۲۸ء)

ہم صفحات گذشتہ میں ائمہ زیدی یا علوی کا ذکر کر چکے ہیں۔ اس سلسلے کو بھی ان ہی کی ایک شاخ تصور کیجئے۔ یہ لوگ یمن کے مشہور شہر صعدہ پہ حکومت کیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو حسنؓ یا حسینؓ کی اولاد سمجھتے تھے۔ بحیرۂ خزر کے ساحلی ممالک یعنی دیلم، گیلان اور طبرستان میں مدتوں امامت کے مدعی اور خلفائے عباسیہ کے رقیب بنے رہے۔ ان کی ایک شاخ جو زیدیہ کے نام سے مشہور ہے، آج بھی یمن میں موجود ہے۔ یہ لوگ مدتوں امامت کی تمنا میں رہے اور سلاطین وقت سے جھگڑتے رہے لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ ہاں ۲۵۰ھ (۸۶۴ء) میں چونسٹھ برس کے لیے انہیں طبرستان کی حکومت مل گئی۔ اس عرصے میں اپنا سکہ چلایا لیکن ۳۱۶ھ میں سامانیوں نے انہیں بھی ختم کر دیا۔

۳۱۶ھ کے بعد علویوں کے چند خاندان جن کا پیشہ ہی ایک دوسرے سے لڑنا تھا۔ گیلان و دیلم پہ حکمران رہے اور اسی جماعت کے ایک فرد ابوالفضل جعفر الثائر فی اللہ (؟) نے بھی اپنے نام کا سکہ چلایا تھا۔

ہجری	نام	عیسوی
۲۵۰	الحسن بن زید	۸۶۴
۲۷۰	محمد بن زید	۸۸۳
۲۸۷	حکومتِ سامانی	۹۰۰
۲۰۱	الناصر۔الحسن بن علی الاطروش	۹۱۳
۳۰۴۔۳۱۶	الحسن بن القاسم	۹۱۶۔۹۲۸

(اس سلسلے کو زیاریوں اور سامانیوں نے ختم کیا)

۵۲۔آلِ طاہر

۲۰۵ھ تا ۲۵۹ھ

(۸۲۰ء تا ۸۷۲ء)

۲۰۵ھ (۸۲۰ء) میں مامون نے اپنے مشہور سردار طاہر ذوالیمینین کو جو ایک ایرانی النسل غلام زادہ تھا، خراسان کا حاکم بنا کر بھیجا اور یہیں سے طاہری سلسلہ چل پڑا۔ یہ فرمانروا ہمیشہ خلیفہ کے وفادار رہے۔ تقریباً پچاس برس تک حکومت کی اور حدود خراسان سے باہر کسی علاقے پر قبضہ جمانے کی قطعاً کوشش نہیں کی۔ اس سلسلے کو یعقوب بن لیث صفاری نے ختم کیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۲۰۵	طاہر	۸۲۰
۲۰۷	طلحہ	۸۲۲
۲۱۳	عبداللہ	۸۲۸
۲۳۰	طاہر ثانی	۸۴۴
۲۴۸۔۲۵۹	محمد	۸۶۲۔۸۷۲

Marfat.com

شجرہ

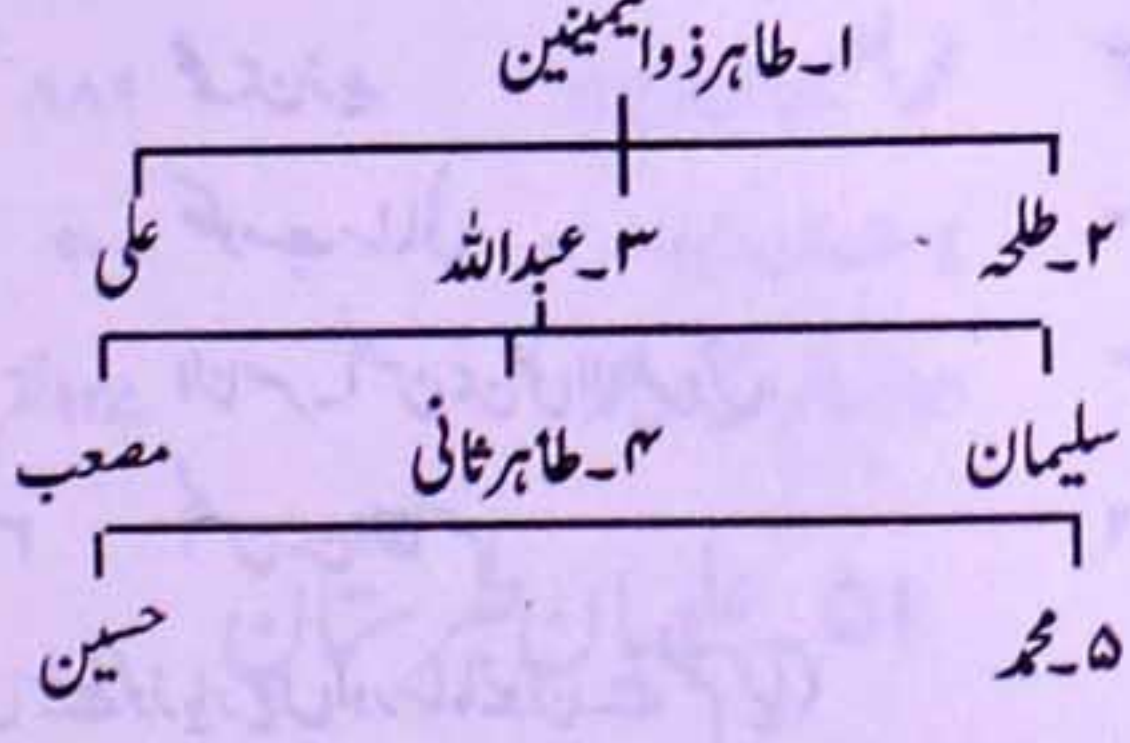

(یہ سلسلہ صفاریوں کے ہاتھوں ختم ہوا)

۵۳۔صفاری

(ایران)

۲۵۴ھ تا ۲۹۰ھ

(۸۶۸ء تا ۹۰۳ء)

یعقوب بن لیث صفار ایک ایسی ہستی تھی جسے حُسنِ اتفاق نے ٹھٹھیاروں کی سرداری سے اٹھا کر حاکم سیستان[۲] (جو عباسیوں کی طرف سے مقرر تھا) کی افواج کا سردار بنا دیا اور کچھ عرصہ بعد یعنی ۲۵۴ھ (۸۶۸ء) سے ذرا پہلے سیستان کا حاکم بن بیٹھا۔ اسی سال صوبہ فارس کو شیراز سمیت فتح کیا۔ کچھ عرصہ بعد بلخ اور تخارستاں پر قبضہ کر لیا۔ ۲۵۹ھ (۸۷۲ء) میں طاہروں سے خراسان چھین لیا۔ طبرستان پہ چڑھائی کرنے اور حسن بن زید کی شکست دینے کے بعد المعتمد (عباسی) کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ چنانچہ شیراز اور اہواز کے راستے سے بغداد پہ چڑھ دوڑا۔ خلیفہ کا بھائی الموفق مقابلے کے لیے نکلا اور یعقوب کو شکست ہوگئی۔ ۲۶۵ھ (۸۷۸ء) میں یعقوب اس دنیا سے چل بسا اور خلیفہ نے اس کے بھائی عمرو کو اپنی طرف سے خراسان، فارس،

Marfat.com

کردستان اور سیستان کا حاکم مقرر کر دیا۔ جب عمرو کی طاقت کافی بڑھ گئی تو خلیفہ نے اسماعیل سامانی کو اس کی سرکوبی پہ مقرر کیا۔ چنانچہ ۲۸۷ھ (۹۰۰ء) میں اسماعیل نے عمرو کو شکست دینے کے بعد گرفتار کر لیا۔

عمرو کے بعد اس کا پوتا طاہر سیستان میں تخت امارت پر بیٹھا۔ جب ۲۹۰ھ (۹۰۳ء) میں اس نے فارس کو فتح کرنے کا ارادہ کیا تو گرفتار ہو گیا۔ اس کے بعد کسی صفاری کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ آبائی ممالک کو واگزار کرا سکے۔ گو ان کی حکومت سامانیوں نے چھین لی تھی۔ تاہم سیستان میں چھوٹے بڑے صفاری امیر مدتوں حکومت کرتے رہے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۲۵۴	یعقوب بن لیث	۸۶۸
۲۶۵	عمرو بن لیث	۸۷۸
۲۹۰_۲۸۷	طاہر بن محمد بن عمرو	۹۰۳_۹۰۰

(اس سلسلے کو سامانیوں نے ختم کیا)

۵۴۔ سامانی

۲۶۱ھ تا ۳۸۹ھ

(۸۷۴ء تا ۹۹۹ء)

سامان بلخ کا ایک شریف زادہ تھا۔ خراسان کے حاکم اسد بن عبداللہ کے ہاں پہنچا۔ زرتشی مذہب کو خیر باد کہی اور مسلمان ہو گیا۔ اس کا لڑکا خراسان کی ملازمت میں شامل ہو گیا۔ اس کے لڑکے کا نام بھی اسد تھا۔

اسد بن سامان کے چار لڑکے تھے۔ جنہیں مامون عباسی بہت پسند کرتا تھا۔ چنانچہ ۲۰۴ھ (۸۱۹ء) میں خلیفہ نے چاروں بھائیوں کو کہیں نہ کہیں حاکم بنا دیا، نوح کو سمرقند دیا، احمد کو فرغانہ، یحییٰ کو چاچ اور الیاس کو ہرات۔ عقل و تدبر میں احمد سب کا سردار تھا۔ اس نے جلد ہی نوح سے

Marfat.com

سمرقند چھین لیا اور کاشغر کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ احمد کے دو لڑکے تھے نصر اور اسماعیل۔ موخر الذکر نے ۲۹۰ھ (۹۰۳ء) میں صفاریوں سے خراسان چھین لیا۔ طبرستان کے علوی، امیر محمد بن زید کو شکست دی اور ان تمام ممالک پہ قبضہ کر لیا جو ایک طرف صحرائے عظیم اور خلیج فارس کے درمیان واقع تھے اور دوسری طرف سرحد ہندوستان اور بغداد کے درمیان۔ اسماعیل کا زیادہ اقتدار ماوراء النہر میں تھا۔ اس کے عہد میں بخارا اور سمرقند نے وہ ترقی کی کہ ایک دنیا تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کا درس لینے کے لیے یہاں آیا کرتی تھی۔

اسماعیل کے بعد خراسان و سیستان میں کچھ ایسے انقلابات آئے کہ سامانیوں کی طاقت گھٹنے لگی۔ ان کے زوال کی سب سے بڑی وجہ دیلمیوں کا عروج تھا۔ اسماعیل کی وفات کے بعد صرف پچاس برس کے عرصے میں سامانیوں کی سلطنت گھٹتے گھٹتے صرف خراسان اور ماوراء النہر تک محدود رہ گئی۔ ان کے دربار میں ترک غلاموں کی ایک کافی تعداد رہا کرتی تھی جو رفتہ رفتہ حکومت کے مالک بن گئے ان میں سے ایک کا نام الپتگین تھا۔ جس نے ۳۸۴ھ (۹۹۴ء) میں سلسلۂ غزنوی کی بنیاد ڈالی اور تمام اس علاقے پہ قبضہ کر لیا جو دریائے جیحوں کے جنوب میں واقع تھا اور جس پر سامانی قابض تھے۔ وادیِ جیحوں کے شمالی ممالک پر ترکستان کے ایلک خانی امرا متصرف تھے۔ جب یہ ماوراء النہر میں داخل ہوئے تو ۳۸۰ھ (۹۹۰ء) میں بخارا پہ قابض ہو گئے اور ۳۸۹ھ (۹۹۹ء) تک سامانیوں کا بالکل صفایا کر ڈالا۔ البتہ ایک سامانی امیر یعنی ابو ابراہیم منتصر تاج و تخت کے لیے ۳۹۵ھ (۱۱۰۴ء) تک لڑتا رہا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۲۶۱	نصر اول بن احمد	۸۷۴
۲۷۹	اسماعیل بن احمد	۸۹۲
۲۹۵	احمد بن اسماعیل	۹۰۷
۳۰۱	نصر ثانی بن احمد	۹۱۳
۳۳۱	نوح اول بن نصر	۹۴۲

Marfat.com

۳۴۳	عبدالملک اول بن نوح	۹۵۴
۳۵۰	منصور اول بن نوح	۹۶۱
۳۶۶	نوح ثانی بن منصور	۹۷۶
۳۸۷	منصور ثانی بن نوح ثانی	۹۹۷
۳۸۹	عبدالملک ثانی بن نوح ثانی	۹۹۹

(اس سلسلے کو امرائے غزنوی اور امرائے ایلک خانی نے ختم کیا)

شجرۂ سامانیاں

Marfat.com

۵۵۔ترکستان کے ایلک خانی

تقریباً ۳۲۰ھ تا تقریباً ۵۶۰ھ

(تقریباً ۹۳۰ء تا تقریباً ۱۱۶۵ء)

ان امراء کے متعلق تاریخی معلومات بہت کم حاصل ہیں اور جو حاصل ہیں وہ قابل اعتماد نہیں۔ بہر حال تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ان امراء نے ان ترکی النسل گروہوں کے ساتھ مل کر جو فرغانہ کے مشرق میں آباد تھے، چوتھی صدی ہجری میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کا پایۂ تخت کاشغر تھا۔ ۳۸۹ھ (۹۹۹ء) میں ایک خان نصر نے ماوراء النہر کو فتح کر کے بخارا کو دارالخلافہ بنا لیا اور یہیں سے وہ ان ممالک پہ حکومت کیا کرتا تھا۔ جو بحیرۂ خزر سے حدود چین تک پھیلے ہوئے تھے۔

ان امراء نے ان ولایات کو بھی مسخر کرنے کی کوشش کی۔ جو جیحوں کے جنوب میں واقع تھیں۔ لیکن ۳۹۸ھ (۱۰۰۷ء) میں سلطان محمود غزنوی سے وہ شکست کھائی کہ ماوراء النہر کاشغر اور مشرقی مغولستان ہی پر قانع ہو کر بیٹھ گئے۔

ان امراء کے دورِ حکومت میں ترکوں کے چند اور قبائل بھی ماوراء النہر میں آئے تھے جو بعد میں ایران چلے گئے۔ ان قبائل میں وہ ترک بھی شامل تھے جو بعد میں سلجوقی کہلائے۔

ایلک خانی امراء کس سال اور کس ترتیب کے ساتھ عنانِ امارت سنبھالتے رہے، ہمیں حتمی طور پر معلوم نہیں۔ اس لیے فہرست بڑی حد تک ظنی ہے۔

عبدالکریم ستق

موسیٰ بن ستق

وفات ۳۸۳۔۳۸۴ھ	شہاب الدولہ ہارون بغرا خان بن سلیمان
تقریباً ۳۸۹۔۴۰۰ھ	ابوالحسن نصر اول بن علی
تقریباً ۴۰۱۔۴۰۷ھ	قطب الدولہ ابونصر احمد اول بن علی
تقریباً ۴۰۳۔۴۰۸ھ	شرف الدین طغان بن علی
	ابوالمنتصر ارسلان خان اول بن علی

Marfat.com

وفات ۴۲۳ھ	یوسف خضر خان اول
تقریباً ۴۲۱_۴۲۴ھ	شرف الدولہ ابوشجاع ارسلان خان ثانی
تقریباً ۴۲۵_۴۳۵ھ	محمود اول بغرا خاں

مغربی علاقوں میں

جغرتکین

تقریباً ۴۴۰_۴۶۰ھ	ابوالمظفر عمادالدولہ ابراہیم طفغاج بن نصر
وفات ۴۷۲ھ	شمس الملوک نصر ثانی بن طفغاج
	خضر خاں بن طفغاج
وفات ۴۸۸ھ	احمد خان ثانی بن خضر
وفات ۴۹۰_۴۹۵ھ	محمود خاں ثانی
وفات ۴۹۵ھ	خضر خاں ثانی بن عمر بن احمد
	محمود ارسلان خان ثالث بن سلیمان
	ابوالمعالی حسن تگین بن علی
	رکن الدین محمود خاں ثالث بن ارسلان
تقریباً ۵۵۸ھ	قلج طفغاج خان بن محمد
	جلال الدین علی گورگان بن حسن تگین

مشرقی علاقوں میں

۴۳۹_۴۵۵ھ	طغرل خاں بن یوسف خضر خاں
۴۵۵	طغرل تگین بن طغرل
۴۵۵؟۴۹۶ھ	ہارون بغرا خاں بن یوسف خضر خاں
	نورالدولہ احمد بن ارسلان

Marfat.com

۵۶۔ آلِ زیار

(حَمد جان)

۳۱۶ھ تا ۴۳۴ھ

(۹۲۸ء تا ۱۰۴۲ء)

بحرِ خزر کے جنوبی ساحل پر خلفاء کا مکمل قبضہ کبھی بھی نہیں ہوا تھا۔ اس لیے کہ طرفدارانِ آلِ علیؓ ان علاقوں میں بغاوت کی بھٹی کو عموماً گرم رکھتے تھے اور ایک خود مختار سلطنت کی داغ بیل ڈالنے کی کوششوں میں مصروف رہتے تھے۔ (ملاحظہ ہوں حالات بنی ساج اوراق گذشتہ میں) سامانیوں نے بھی ان علاقوں پر چڑھائی کی لیکن خلفاء کی طرح انہیں بھی پوری کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ ان حالات سے فائدہ اٹھا کر مرداویج بن زیار نے جو اپنے آپ کو پرانے بادشاہوں کی پشت سے تصور کرتا تھا۔ طبرستان اور جرجان کو آزاد کرالیا اور کچھ عرصے تک اصفہان و ہمدان پر بھی قابض رہا۔ ۳۱۶ھ اور ۳۱۹ھ (۹۲۸ء، ۹۳۱ء) کے درمیانی عرصے میں مغربی ایران کو حلوان تک (جو عراق کی سرحد پر واقع ہے) فتح کرلیا۔

آغاز میں آلِ بویہ مرداویج کی ملازمت میں تھے اور مرداویج نے علی بن بویہ کو کرج کا حاکم مقرر کیا تھا۔ بظاہر ہر مرداویج خلیفۂ عباسی کی اطاعت کا دم بھرتا تھا لیکن اس کا بھائی وشمگیر سامانیوں کا مطیع تھا۔

جب ۳۲۰ھ (۹۳۲ء) میں آلِ بویہ کا اقتدار شروع ہوا تو آلِ زیار کی سلطنت سمٹ کر جرجان و طبرستان تک محدود ہوگئی۔ موید الدولہ دیلمی نے قابوس کو اٹھارہ برس ۳۷۱ھ۔ ۳۸۹ھ تک اپنے ملک سے باہر رکھا اور جب وہ واپس آیا تو اپنے علاقوں پر بشمولیت گیلان قابض ہو گیا۔ قابوس کے بعد اس کی اولاد حکومت کرتی رہی۔ یہاں تک کہ غزنویوں نے ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

Marfat.com

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۱۶	مرداویج بن زیار	۹۲۸
۳۲۳	ظہیر الدین ابو منصور دشمگیر	۹۳۵
۳۵۶	بیستون	۹۶۷
۳۶۶	شمس المعالی قابوس	۹۷۶
۴۰۳	فلک المعالی منوچہر	۱۰۱۲
۴۲۰_۴۳۴	نوشیرواں (دارا؟)	۱۰۲۹_۱۰۴۲

شجرہ

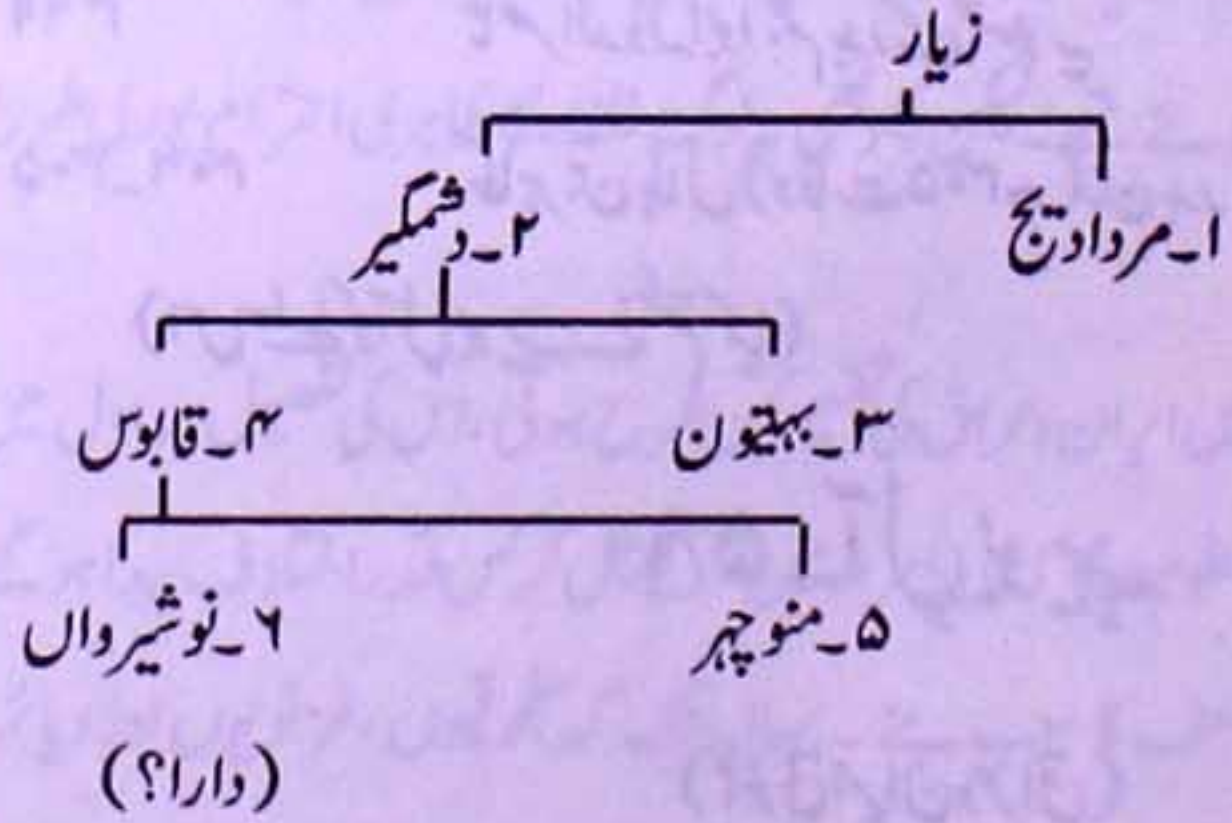

۵۷۔ بنی حسنویہ

(کردستان)

تقریباً ۳۴۸ھ تا ۴۰۶ھ

(۹۵۹ء تا ۱۰۱۵ء)

حَسنَویہ بن حسین بُزرکانی ایک کُردی النسل امیر تھا۔ جس نے بنی مروان کی طرح چوتھی صدی میں اقتدار حاصل کر لیا اور اسی صدی کے نصف اول میں دینور، ہمدان، نہاوند، قلعہ سرماج

اور کردستان کے بہت بڑے حصے پر قابض ہو گیا تھا۔ اس کی طاقت یہاں تک بڑھ گئی کہ سلاطین بویہہ بھی اس سے گھبراتے تھے۔ گو حسنویہ کی وفات کے بعد عضد الدولہ دیلمی نے اس کے ممالک پر قبضہ کر لیا تھا لیکن ان علاقوں کی حکومت حسنویہ کے لڑکے بدر ہی کے حوالے کر دی تا کہ کوئی فتنہ نہ اٹھ پڑے۔ بدر نے بہت جلد اپنی طاقت میں مزید اضافہ کر لیا۔ خلیفہ عباسی نے اسے ناصر الدولہ کے لقب سے نوازا۔ ۴۰۵ھ (۱۰۱۴ء) میں اس کا پوتا ظاہر اس کا جانشین بنا۔ لیکن ایک برس سے زیادہ حکومت نہ کر سکا۔ اس لیے کہ شمس الدولہ دیلمی نے اس کے ممالک کو فتح کر کے پہلے اسے ملک سے باہر نکال دیا۔ پھر قتل کر ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۴۸	حَسنَویہ بن حسین	۹۵۹
۳۶۹	ناصر الدولہ ابو النجم بدر بن حسنویہ	۹۷۹
۴۰۵_۴۰۶	ظاہر بن ہلال (وفات ۴۰۵ھ) بن بدر	۱۰۱۴_۱۰۱۵

(اس سلسلے کو آلِ بویہہ نے ختم کیا)

۵۸۔ آلِ بویہہ

(جنوبی ایران و عراق)

۳۲۰ھ تا ۴۴۷ھ

(۹۳۲ء تا ۱۰۵۵ء)

بویہہ دیلم کی سطح مرتفع کا باشندہ اور ایک جنگ جو قبیلے کا سردار تھا۔ وہ اپنے آپ کو قدیم بادشاہوں کی اولاد سمجھتا تھا۔ بحرِ خزر کے سواحلی علاقوں میں جب کبھی خلفاء کے خلاف فتنۂ بغاوت اٹھتا تو یہ اس میں شامل ہو جاتا تھا۔ ۳۱۸ء میں سامانیوں کی ملازمت چھوڑ کر مرداویج زیاری کے دربار میں آ گیا۔ مرداویج نے اس کے لڑکے علی عماد الدولہ کو کرج کا حاکم مقرر کر دیا۔

علی گیلی و دیلمی سرداروں کی کمک ہمراہ لے کر جنوب کی طرف چل دیا۔ اصفہان پہ قبضہ

Marfat.com

جمایا۔ ۳۲۰ھ (۹۳۲ء) میں ارجاں اور ۳۲۱ھ میں نوبندجان فتح کیا۔ اس کے بھائی حسن رکن الدولہ نے عرب افواج کو کازرون سے باہر نکال دیا۔ پھر یہ دونوں بھائی مشرق کی طرف چل دیے۔ ان کا تیسرا بھائی احمد معزالدولہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوگیا اور خلیفہ ان بھائیوں کو اپنا سردار بنانے پر مجبور ہوگیا۔ جب معزالدین کرمان اور اہواز کو فتح کرنے کے بعد ۳۳۴ھ (۹۴۵ء) میں بغداد پہنچا تو خلیفہ مستکفی نے نہ صرف ان بھائیوں کو عمادالدولہ، رکن الدولہ اور معزالدولہ کے القاب سے نوازا، بلکہ معزالدولہ کو امیر الامراء کے بلند منصب پر بھی فائز کر دیا۔ یہ القاب آلِ بویہہ کے بعض دیگر امراء کو بھی دیے گئے تھے۔

بعض مُورخ امراء بویہہ کو سلاطین بویہہ لکھتے ہیں۔ لیکن یہ خلافِ حقیقت ہے۔ اس لیے کہ ان کے مسکوکات پر امیر اور ملک کا لقب تو ملتا ہے۔ لیکن سلطان کا ذکر کہیں موجود نہیں۔ علاوہ ازیں بغداد میں امراء سے بویہہ کا رویہ سلاطین جیسا نہ تھا۔ ہر چند کہ آلِ بویہہ شیعہ تھے اور خلفاء ان کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے تھے۔ لیکن پھر بھی یہ لوگ خلفاء کا ظاہری احترام پوری طرح کرتے تھے۔

امرائے بویہہ کے دور میں ایران و عراق کی تقسیم کس طرح ہوئی، اس کی تفصیل جداول میں دیکھیے۔ ان جداول سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان امراء میں آگے چل کر کس قدر اختلاف پیدا ہوگئے تھے۔ یہی اختلافات ان کے ضعف کا سبب بنے۔ یہاں تک کہ سلجوقیوں، غزنویوں اور دیا ئمہ کا کو یہ نے ان کا صفایا کر دیا۔

الف۔ دیارِ فارس

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۲۰	عمادالدولہ ابوالحسن علی	۹۳۲
☆۳۳۸	عضدالدولہ ابوشجاع خسرو	۹۴۹
☆۳۷۲	شرف الدولہ ابوالفوارس شیرذیل	۹۸۲
☆۳۷۰	صمصام الدولہ ابوکالیجار مرزبان	۹۸۹

Marfat.com

☆۳۸۸	بہاؤالدولہ (ملکِ عراق)	۹۹۸
☆۴۰۳	سلطان الدولہ ابوشجاع	۱۰۱۲
☆۴۱۵	عمادالدولہ ابوکالیجار مرزبان	۱۰۲۴
☆۴۴۰_۴۴۷	ابونصر خسرو فیروز رحیم	۱۰۴۸_۱۰۵۵

ب۔ دیالمۂ عراق واہواز وکرمان

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۲۰	معزالدولہ ابوالحسین احمد	۹۳۲
۳۵۶	عزالدولہ بختیار	۹۶۷
۳۶۷	عضدالدولہ (ملک فارس)	۹۷۷
۳۷۲	شرف الدولہ (ملک فارس)	۹۸۲
۳۷۹	بہاؤالدولہ ابونصر فیروز	۹۸۹
۴۰۳	سلطان الدولہ (ملک فارس)	۱۰۱۲

عراق☆

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۱۱	مشرف الدولہ	۱۰۲۰
۴۱۶	جلال الدولہ	۱۰۲۵
۴۳۵	عمادالدین (ملک فارس)	۱۰۴۳
۴۴۰_۴۴۷	ابونصر خسرو فیروز (ملک فارس)	۱۰۴۸_۱۰۵۵

Marfat.com

کرمان

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۰۳	قوام الدولہ ابوالفوارس	۱۰۱۲
۴۱۹	عماد الدین (ملک فارس)	۱۰۲۸
۴۴۰_۴۴۸	ابو منصور فولاد ستون	۱۰۴۸_۱۰۵۶

ج۔ دیالمۂ رے و ہمدان و اصفہان

۳۲۰	رکن الدولہ ابوعلی حسن	۹۳۲
۳۶۶_۳۷۳	موید الدولہ ابو منصور (صرف اصفہان)	۹۷۶_۹۸۳
۳۶۶	فخر الدولہ ابوالحسن علی	۹۷۶
	(اصفہان پر ۳۷۳ھ میں قبضہ)	
۳۸۷_۴۲۰	مجد الدولہ ابوطالب رستم	۹۹۷_۱۰۲۹
	(محمود غزنوی نے اسے معزول کر دیا تھا)	
۳۸۷	شمس الدولہ ابوطاہر (صرف ہمدان)	۹۹۷
تقریباً ۴۱۲_۴۱۴	سماء الدولہ ابوالحسن	۱۰۲۱_۱۰۲۳
	(اسے ابن کاکویہ نے معزول کیا)	

(دو دیالمہ کو غزنویوں، سلجوقیوں اور آلِ کاکویہ نے مٹا دیا)

Marfat.com

شجرہ

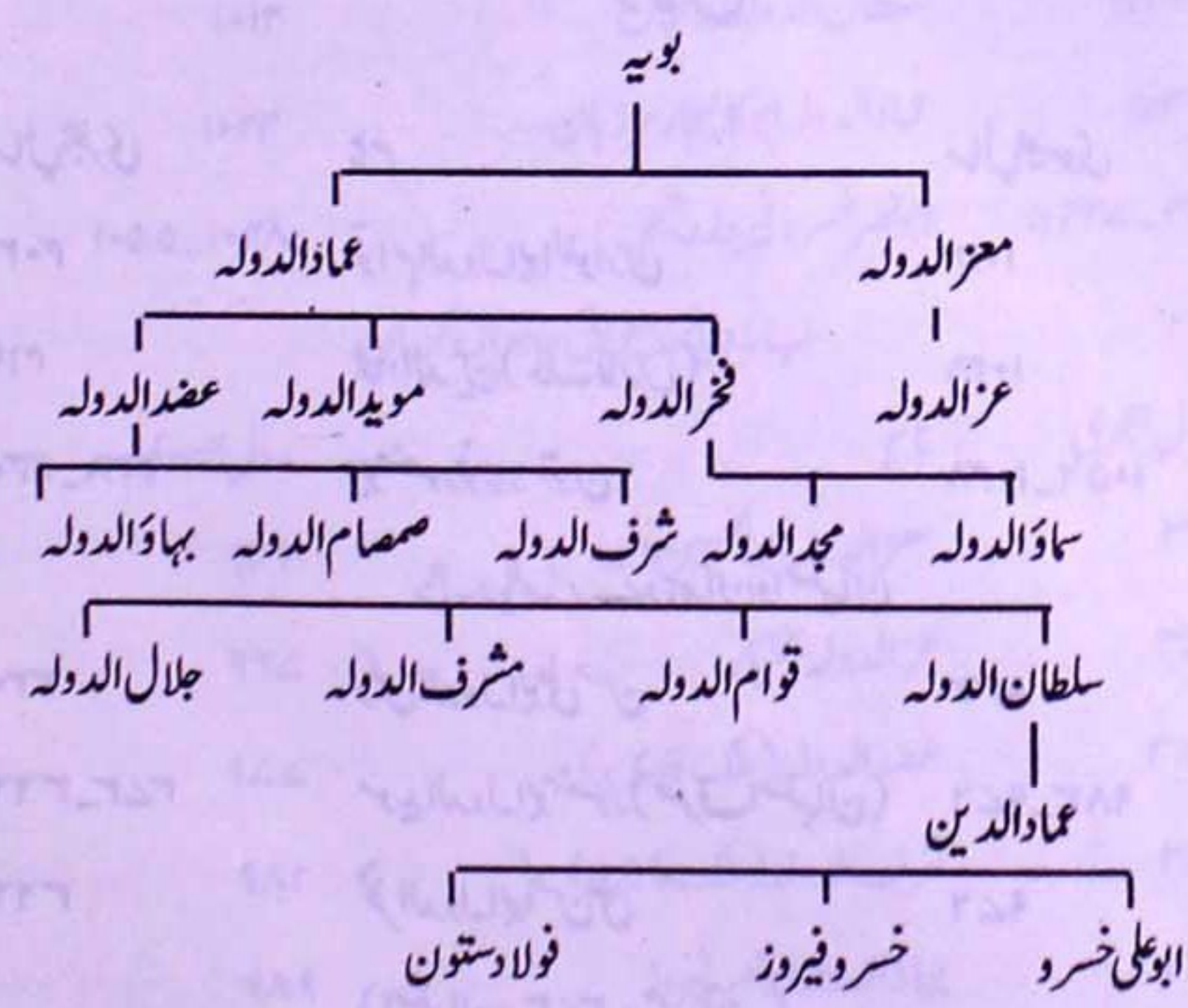

۵۹۔ دیالمۂ کاکویہ

(کردستان)

۳۹۸ھ تا ۴۲۳ھ

(۱۰۰۷ء تا ۱۰۵۱ء)

محمد بن دشمنز یار جو ابن کاکویہ کے نام سے مشہور ہے۔ مجدالدولہ دیلمی کے ماموں کا لڑکا تھا۔ جب سماء الدولہ تخت سلطنت سے دست بردار ہو گیا تو ۴۱۴ھ (۱۰۲۳ء) میں ابن کاکویہ ہمدان پہ قابض ہو کر سماء الدولہ کی جگہ بیٹھ گیا۔ اصفہان پر یہ ۳۹۸ھ (۱۰۰۷ء) سے قابض چلا آتا تھا۔

محمد بن کاکویہ کے لڑکے اصفہان، ہمدان، یزد اور نہاوند پر کئی برس تک حکومت کرتے رہے۔ آخر جب ۴۴۳ھ (۱۰۵۱ء) میں سلجوقیوں نے ان علاقوں پہ قبضہ کیا تو یہ سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔

Marfat.com

ممالک دیالمہ کی جغرافیائی تقسیم

اصفہان	ری و ہمدان	کرمان-اہواز و عراق	فارس
۳۲۰ رکن الدولہ	۳۲۰ رکن الدولہ	۳۳۰ معز الدولہ	۳۲۰ عماد الدولہ
		۳۵۶-عز الدولہ	۳۳۸ عضد دولہ
۳۶۶ موید الدولہ	۳۶۶ فخر الدولہ	۳۶۷-عضد الدولہ	
۳۷۳		۳۷۲-شرف الدولہ	
		۳۷۹-بہاؤ الدولہ	۳۷۹ صمصام الدولہ
		۳۸۸-بہاؤ الدولہ	
۳۸۷-مجد الدولہ	۳۸۷ شمس الدولہ	کرمان ۴۰۳ قوام الدولہ	۴۰۳ سلطان الدولہ
۳۹۸-آل کاکویہ		۴۱۹-عماد الدین	۴۷۱-شرف الدولہ
	۴۱۲-سماء الدولہ		۴۱۶-جلال الدولہ
	۴۱۴ (آل کاکویہ)		۴۱۵-عماد الدین
	(اس شعبے کو غزنویوں نے ختم کیا)		۴۳۵
		۴۴۰- (فولاد ستون)	۴۴۰-۴۴۷-خسرو فیروز (جسے سلاجقہ نے شکست دی)

۳۹۸	علاؤالدولہ ابوجعفر محمد	۱۰۰۷
۳۱۲_۴۴۳	ظہیرالدین ابومنصور فرامرز	۱۰۴۱_۱۰۵۱

کاکویہ

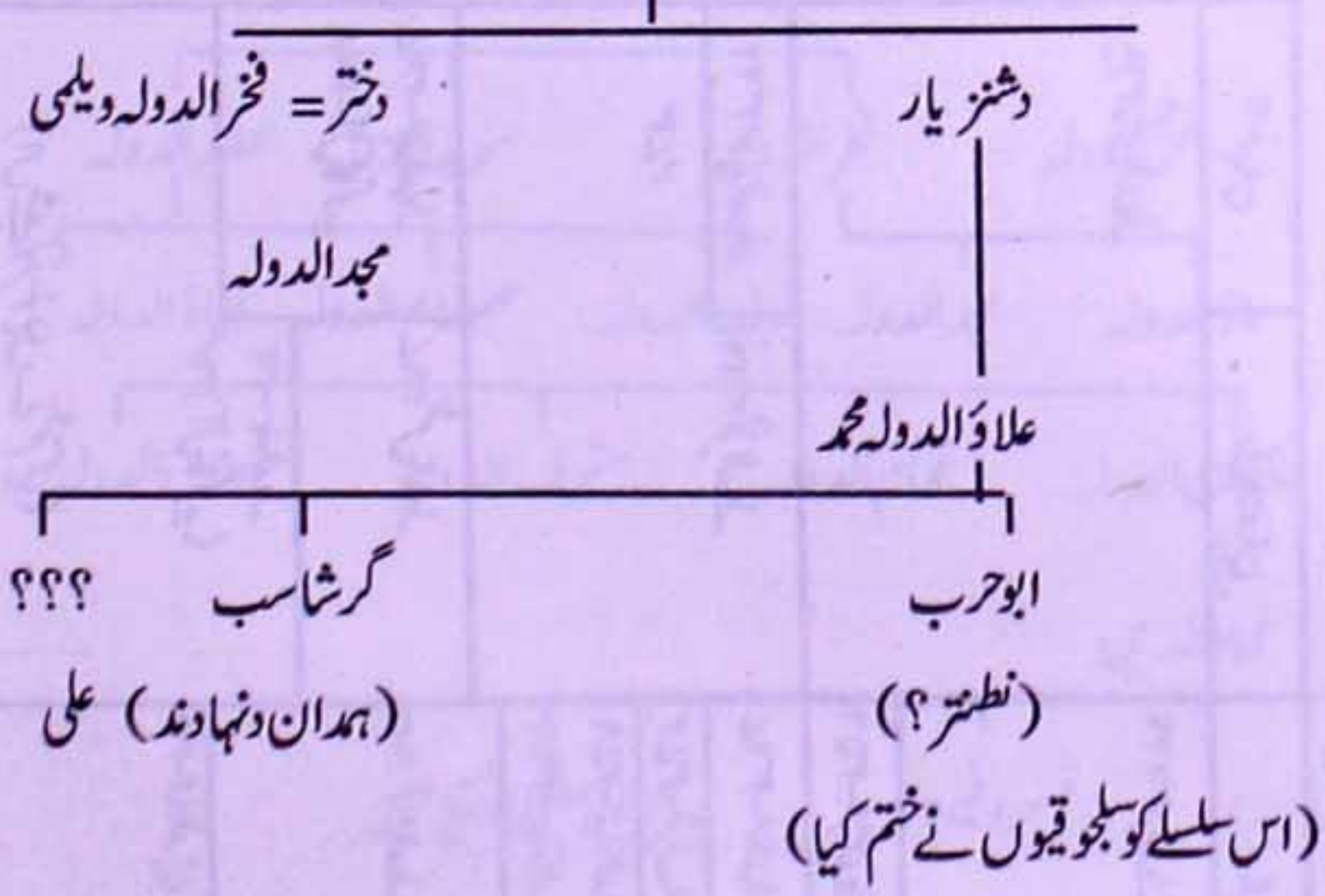

۱۔ اصفہان اور ہمدان کے درمیان ایک موضع کا نام کرج تھا۔ جسے آج کل کرہ رود کہتے ہیں۔ اس موضع کی بنیاد عیسیٰ بن ادریس خزاعی عجلی نے جو کوفہ کا ایک عرب تھا۔ خلیفہ مہدی کے عہد میں ڈالی تھی۔ عیسیٰ اور اس کے لڑکے اصفہان کے قرب و جوار میں ڈاکے ڈالا کرتے تھے۔ آخر عیسیٰ نے اس کام سے توبہ کر لی اور ایک پُر امن شہری کی طرح کرج میں مقیم ہو گیا۔ اسی کی کوششوں سے کرج کی نہر تیار ہوئی۔ اس کے بیٹے کا نام ابودُلف تھا۔ جس نے کرج کو ایک اچھا خاصا شہر بنا دیا۔ ابودلف کی وفات ۲۲۵ھ میں ہوئی تھی۔ (سمعانی)

۲۔ سیستان کو بجتان یا نیمروز بھی کہتے ہیں۔

☆۔ یہ امراء عراق اور بعض دیگر علاقوں پہ بھی حکومت کرتے رہے۔

Marfat.com

باب ہشتم

۶۰۔ سلاجقہ

پانچویں صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری تک

(گیارہویں صدی عیسوی سے چودھویں صدی عیسوی تک)

الف۔ سلاجقۂ بزرگ ایران

ب۔ سلاجقۂ کرمان

ج۔ سلاجقۂ شام

د۔ سلاجقۂ عراق

ہ۔ سلاجقۂ روم

۶۱۔ امرائے دانشمندیہ

Marfat.com

باب ہشتم

۶۰۔ سلاجقہ

(مغربی ایشیا)

۴۲۹ھ تا ۷۰۰ھ

(۱۰۳۷ء تا ۱۳۰۰ء)

اسلامی تاریخ میں سلجوقیوں کا ظہور ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ یوں سمجھیے کہ یہ زمانہ اسلام کی حیات ثانیہ کا دور تھا۔ جب سلجوقی اٹھ رہے تھے تو خلافت بیٹھ رہی تھی اور کسی اسلامی فرمانروا میں یہ ہمت باقی نہیں رہی تھی کہ وہ تمام اسلامی ممالک کو ایک حکومت کے نیچے متحد دیکھ سکے۔ اسلامی ممالک چھوٹی چھوٹی سلطنتوں میں بٹ چکے تھے۔ صرف خلفائے فاطمی کی سلطنت کافی وسیع تھی لیکن ان کے تعلقات بھی خلفائے عباسیہ کے ساتھ اچھے نہیں تھے اور یہ ایک دوسرے کے مدِ مقابل بنے ہوئے تھے۔

ہسپانیہ، افریقہ اور مصر کا بہت بڑا حصہ خلفاء کے اثر سے آزاد ہو چکا تھا۔ شمالی شام اور الجزیرہ پر چند باغی قبائل قابض تھے۔ جن کے بعض امرا نے نئے سلسلوں کی بنیاد ڈال دی تھی۔ ایران میں بھی مختلف امراء کی حکومتیں قائم ہو چکی تھیں۔ امرائے بویہہ کی طاقت ٹوٹ چکی تھی۔ یہ امراء شیعہ ہونے کی وجہ سے خلفائے عباسی کا دلی احترام نہیں کرتے تھے۔ اس وقت ان کے چند ایک بے کار سے امیر برسرِ اقتدار رہ گئے تھے۔ جن کا کام ایک دوسرے سے لڑنا تھا۔ سیاسی انتشار کے علاوہ مختلف فرقوں نے مذہبی وحدت کا شیرازہ بھی بکھیر کر رکھ دیا تھا۔ یہ تھے وہ امراض جو ملتِ اسلامیہ کو لاحق ہو چکے تھے۔ ان سب کا علاج سلجوقیوں نے مہیا کیا۔

سلجوقی جدید طرز معیشت کے خوگر تھے اور شہری تمدن سے محض بیگانہ اسی مدت میں انہوں اسلام قبول کیا۔ چونکہ اسلام میں نئے نئے داخل ہوئے تھے۔ اس لیے اسلام سے انہیں گہری محبت

Marfat.com

تھی اور یہی وہ جذبہ تھا۔ جس کے زیر اثر یہ جاں بلب حکومت کی امداد کو دوڑے اور اسے نشاۃ ثانیہ عطا کی۔

سلجوقیوں نے ایران، الجزیرہ، شام اور ایشیائے صغیر پر حملہ کیا اور جو چھوٹی موٹی حکومت راستے میں آئی۔ اس کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ نتیجتاً تمام اسلامی ایشیا کو افغانستان کی مغربی سرحد سے بحیرۂ روم کے ساحل تک ایک سلطنت بناڈالا۔ اسلامی عساکر میں غیرت و تعصب کی نئی روح پھونک دی اور مشرقی روما (جس نے ازسرنو مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ شروع کر رکھی تھی کا گھمنڈ توڑ کر رکھ دیا۔ سلاجقہ کے یہی وہ کارنامے ہیں جن کی بنا پر اسلام کی ۔۔۔ تاریخ میں انہیں مقام بلند حاصل ہوا۔

سلجوقیوں کے سرپرستِ اعلیٰ سلجوق بن تقاق ایک ترکمان سردار تھا۔ یہ ترکستان کے کسی امیر کے ہاں رہتا تھا۔ آخر دشت قرقیز کو چھوڑ کر یہ جند کی طرف چلا گیا اور وہاں سے بخارا پہنچا۔ جہاں اس نے بہ رغبت تمام اسلام قبول کیا۔

سلجوق، اس کے بیٹے اور پوتے ان لڑائیوں میں شامل ہوتے رہے جو محمود غزنوی ایلک خانی امیروں اور سامانیوں میں ہوتی رہیں اور اس طرح طغرل بیگ اور اس کے بھائی جغری بیگ نے کافی اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ آخر اپنے قبیلے کے نوجوانوں کو ہمراہ لے کر خراسان پہ حملہ کیا۔ غزنویوں نے پلٹ پلٹ کر حملے کیے۔ لیکن شکست کھا کر بھاگ گئے اور سلجوقیوں نے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا۔

۴۲۹ھ (۱۰۳۷ء) میں مرو کے خطیب نے جغری بیگ داؤد کے نام کا خطبہ پڑھا اور اسے سلطان سلاطین کے لقب سے یاد کیا۔ نیشاپور میں یہی مراسم طغرل کے لیے ادا کیے گئے۔ سلجوقیوں نے بہت تھوڑے وقت میں بلخ جرجان، طبرستان اور خوارزم پہ قبضہ کر لیا۔ ۴۳۳ھ اور ۴۳۷ ہجری کے درمیانی عرصے میں دینور، جبل، حلوان، رے اور اصفہان پہ قابض ہو گئے ۴۴۷ھ (۱۰۵۵ء) میں طغرل بیگ بغداد پہنچا۔ جہاں تمام مساجد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور اسے سلطان کے لقب سے یاد کیا گیا۔

Marfat.com

ترکی قبائل بھی آہستہ آہستہ سلجوقیوں کے حلقۂ اطاعت میں آ گئے اور اس طرح تمام سلجوقی ایشیا افغانستان کی آخری سرحد سے لے کر ممالک رومہ تک جس میں ایشیائے صغیر اور ۴۷۰ھ (۱۰۷۷ء) سے پہلے کے فاطمی مقبوضات بھی شامل تھے۔ سلاجقہ کے نیچے واحد سلطنت بن گیا۔

طغرل بیگ۔ الپ ارسلان اور ملک شام اس وسیع سلطنت پر حکومت کرتے رہے۔ لیکن ملک شاہ کی وفات کے بعد برکیارق اور محمد کے درمیان جنگ شروع ہوگئی اور کئی سلجوقی خاندانوں نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ بایں ہمہ تمام سلجوقی امراء و روساء اسی شعبے کے حکمران کو اپنا رئیس سمجھتے رہے۔ گو سلاجقہ بزرگ کے آخری فرمانروا سنجر کی حکومت صرف خراسان تک محدود تھی لیکن تمام دیگر امراء اس کی وفات (۵۵۲ھ۔ ۱۱۵۷ء) تک رسماً اس کی اطاعت کا دم بھرتے رہے۔

کرمان، عراق، شام اور روم کے سلجوقی اسی خاندان کی شاخیں تھیں۔ سلجوقیوں کے چند اور افراد بھی آذربائیجان، تخارستان اور چند دیگر علاقوں پر حکمران رہے ہیں۔ مشرق میں خوارزم شاہیوں نے سلجوقیوں کی طاقت کو کچل ڈالا۔ آذربائیجان، فارس، الجزیرہ اور دیار بکر میں اتابک (جو سلجوقی افواج میں سپہ سالار تھے) اپنے آقاؤں کے جانشین بن گئے اور روم کے سلجوقیوں کو عثمانی ترکوں نے ۷۰۰ھ (۱۳۰۰ء) میں ختم کر ڈالا۔

الف۔ سلاجقہ بزرگ

۴۲۹ھ تا ۵۵۲ھ

(۱۰۳۷ء تا ۱۱۵۷ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۲۹	رکن الدین ابو طالب طغرل بیگ	۱۰۳۷
۴۵۵	عضد الدین ابو شجاع الپ ارسلان	۱۰۶۳
۴۶۵	جلال الدین ابو الفتح ملک شاہ	۱۰۷۲
۴۸۵	ناصر الدین محمود	۱۰۹۲

Marfat.com

۴۸۷	رکن الدین ابوالمظفر برکیارق	۱۰۹۴
۴۹۸	ملک شاہ ثانی	۱۱۰۴
۴۹۸	غیاث الدین ابوشجاع محمد[1]	۱۱۰۴
۵۵۱-۵۵۲	معزالدین ابوالحارث سنجر[2]	۱۱۱۷-۱۱۵۷

(اس شاخ کو خوارزم شاہیوں نے ختم کیا)

ب۔ سلاجقۂ کرمان

۴۳۳ھ تا ۵۸۳ھ

(۱۰۴۱ء تا ۱۱۷۸ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۲۳	عمادالدین قراارسلاں قادر و بیگ	۱۰۴۱
۴۶۵	کرمان شاہ	۱۰۷۲
۴۶۷	حسین	۱۰۷۴
۴۶۷	رکن الدین سلطان شاہ	۱۰۷۴
۴۷۷	توران شاہ	۱۰۸۴
۴۹۰	ایران شاہ	۱۰۹۷
۴۹۴	ارسلان شاہ	۱۱۰۰
۵۳۶	مغیث الدین محمد اول	۱۱۴۱
۵۵۱	محی الدین طغرل شاہ	۱۱۵۶
۵۶۳	بہرام شاہ۔ ارسلان شاہ۔ ترکان شاہ	۱۱۶۷
	(ایک دوسرے کے رقیب)	
۵۸۳	محمد شاہ ثانی	۱۱۸۷

Marfat.com

(اس شاخ کو ترکانِ غز نے ختم کیا)

ج۔ سلاجقۂ شام

۴۸۰ھ تا ۵۱۱ھ

(۱۰۹۴ء تا ۱۱۱۷ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۸۷	تتش بن الپ ارسلان	۱۰۹۴
۴۸۸	رضوان بن تتش (حلب)	۱۰۹۵
	وقاق بن تتش (دمشق) ۴۸۸ھ۔۴۹۷ھ	
۵۰۷	الپ ارسلان الاخرس بن رضوان	۱۱۱۳
۵۰۸۔۵۱۱	سلطان شاہ بن رضوان	۱۱۱۴۔۱۱۱۷

(اس شاخ کو اتابکانِ بوری اور امرائے ارتقی نے ختم کیا)

د۔ سلاجقۂ عراق و کردستان

۵۵۱ھ تا ۵۹۰ھ

(۱۱۱۷ء تا ۱۱۹۴ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۱۱	مغیث الدین محمود	۱۱۱۷
۵۲۵	غیاث الدین داؤد	۱۱۳۱
۵۲۶	طغرل اول	۱۱۳۲
۵۲۷	غیاث الدین مسعود	۱۱۳۳
۵۴۷	معین الدین ملک شاہ	۱۱۵۲

Marfat.com

۵۴۸	محمد	۱۱۵۳
۵۵۴	سلیمان شاہ	۱۱۵۹
۵۵۶	ارسلان شاہ	۱۱۶۱
۵۷۳_۵۹۰	طغرل ثانی	۱۱۷۷_۱۱۹۴

(اس شاخ کو بھی خوارزم شاہیوں نے ختم کیا)

۵۔ سلاجقۂ روم (ایشیائے صغیر)

۴۷۰ھ تا ۷۰۰ھ

(۱۰۷۷ء تا ۱۳۰۰ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۷۰	سلیمان اول بن قتلمش	۱۰۷۷
۴۷۹	بدامنی کا دور	۱۰۸۶
۴۸۵	قلج ارسلان داؤد	۱۰۹۲
۵۰۰	ملک شاہ اوّل	۱۱۰۶
۵۱۰	مسعود اوّل	۱۱۱۶
۵۵۱	قلج عزالدین ارسلان ثانی	۱۱۵۶
۵۸۴	قطب الدین ملک شاہ ثانی	۱۱۸۸
۵۸۸	غیاث الدین کیخسرو اول	۱۱۹۲
۵۹۷	رکن الدین سلیمان ثانی	۱۲۰۰
۶۰۰	قلج ارسلاں ثالث	۱۲۰۳
۶۰۱	کیخسرو اول (دوبارہ)	۱۲۰۴
۶۰۷	عزالدین کیکاؤس اوّل	۱۲۱۰

Marfat.com

۶۱۶	علاؤالدین کیقباد اوّل	۱۲۱۹
۶۳۴	غیاث الدین کیخسرو ثانی	۱۲۳۶
۶۴۳	عزالدین کیکاؤس ثانی [۳]	۱۲۴۵
۶۵۵	رکن الدین قلج ارسلان رابع	۱۲۵۷
۶۶۶	غیاث الدین کیخسرو ثالث	۱۲۶۷
۶۸۲	غیاث الدین مسعود ثانی [۴]	۱۲۸۳
۶۹۶_۷۰۰	علاؤالدین کیقباد ثانی	۱۲۹۶_۱۳۰۰

(یہ شاخ مغلوں اور عثمانی ترکوں کے ہاتھوں ختم ہوئی)

۶۱۔ امرائے دانشمندیہ

سیواس، قیساریہ، ملاطیہ [۵]

۴۹۰ھ تا ۵۶۰ھ

(۱۰۹۷ء تا ۱۱۶۵ء)

جب سلجوقی ایشیائے صغیر میں اپنی طاقت کا جال بچھا رہے تھے عین اس وقت ترکی النسل امیر گمشت گین بن دانشمند نے کاپادوکیا کے علاقے یعنی سیواس، قیساریہ اور ملاطیہ میں ایک چھوٹی سی حکومت کی بناء ڈال دی اور ایک موقع پر فرانسیسوں کو سخت شکست دی۔ اس کے جانشینوں نے صلیبی لڑائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن ان کے پڑوسیوں یعنی روم کے سلجوقیوں نے بہت جلد ان کا خاتمہ کر ڈالا۔

Marfat.com

سلجوق

سلاجقہ بزرگ

(سلاجقہ کرمان)

۱-قاورد

۲-کرمان شاہ

۳-حسین

۴-سلطان شاہ

۵-توران شاہ

۶-ایران شاہ

۷-ارسلان شاہ اوّل

۸-محمد اوّل

طغرل

۹-طغرل

۱۰-الف-ارسلان شاہ ثانی

۱۰-ب-بہرام شاہ

۱۰-ج-توران شاہ ثانی

۱۱-محمد

میکائیل

جغری بیگ داؤد

۱-طغرل بیگ

۲-الپ ارسلان

۳-ملک شاہ

۴-محمد

برکیارق

ملک شاہ

۵-برکیارق

۶-محمود

۷-سنجر

الف-تتش

ب-رضوان

ج-دقاق

تتش (تخارستان)

سلاجقہ عراق

۱-محمود

۲-داؤد

۵-ملک شاہ

۶-محمد

۳-طغرل اوّل

۴-مسعود

۷-سلیمان شاہ

سلجوق شاہ

۸-ارسلان شاہ

۹-طغرل ثانی

ارسلان یبغو

تتش

سلاجقہ روم

۱-سلیمان اول

۲-قلج ارسلان داؤد

۳-ملک شاہ اول

۴-مسعود اوّل

(سلاجقہ ارزنۃ الروم)

۵-قلج ارسلان ثانی

الف-طغرل

ب-جہان شاہ

ج-قیصر

۶-ملک شاہ ثانی

۷-کیخسرو

۸-سلیمان شاہ

۹-قلج ارسلان ثالث

۱۰-کیکاؤس اوّل

۱۱-کیقباد

۱۲-کیخسرو ثانی

۱۳-کیکاؤس ثانی

۱۴-قلج ارسلان رابع

۱۵-کیخسرو ثالث

۱۶-مسعود ثانی

۱۷-کیقباد ثانی

Marfat.com

محمد اول گمشت گین بن تیلو دانشمند

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۹۹	غازی بن گمشت گین	۱۱۰۵
۵۲۹	محمد ثانی بن غازی	۱۱۳۴
۵۳۷	ذوالنون محمد ثانی	۱۱۴۲
	یعنی (یا یعقوب) بن ارسلاں غازی)	
۵۶۰	ابراہیم بن محمد	۱۱۶۵
	(اس سلسلے کو سلاجقہ روم نے ختم کیا)	

۱۔ یہی وہ محمد جسے جوبر کیارق کے ساتھ لڑتا رہا۔

۲۔ سنجر بیس سال پہلے صرف خراسان کا حاکم تھا۔ ۵۱۱ھ میں تمام سلجوقیوں کا امیر قرار پایا۔

۳۔ حکومت میں اس کے دو بھائی یعنی قلج ارسلان رابع اور کیقباد ثانی بھی برابر کے شریک تھے۔

۴۔ جب مسعود کا والد کیکاؤس فوت ہو گیا تو اباقا خان نے مسعود کو ۶۷۷ھ میں (جب سلجوقی تخت پر مسعود کا عم زاد کیخسر و ثالث جلوہ آرا تھا) سیواس، آذربائیجان اور رزنتہ الروم کا حاکم مقرر کر دیا۔ ۶۸۲ھ میں مسعود کیخسر و ثالث کی جگہ سلطان بنا اور جب ۷۰۰ھ میں اس کے چچا کیقباد ثانی نے تخت کو چھوڑ دیا تو یہ پھر بادشاہ بن بیٹھا اور چار برس تک حکومت کی۔ اس سلسلے کے آخری چار بادشاہوں کو صرف حاکم سمجھیے۔ جو ایلخانانِ روم کی طرف سے مقرر ہوتے۔

۵۔ سیواس Sebaste ایشیائے خورد کا ایک شہر

۶۔ قیساریہ Caesares ایشیائے خورد کا ایک شہر

۷۔ ملاطیہ Melitene ایشیائے خورد کا ایک شہر

Marfat.com

باب نہم

اتابک۔یعنی سلجوقی افواج کے سردار

چھٹی صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری تک

(بارہویں صدی عیسوی سے تیرہویں صدی عیسوی تک)

۶۲۔ آلِ بوری یا اتابکان دمشق

۶۳۔الف آلِ زنگی یا اتابکانِ موصل

۶۳۔ب آلِ زندگی یا اتابکانِ حلب

۶۳۔ج آلِ زنگی یا اتابکانِ سنجار

۶۳۔د آلِ زنگی یا اتابکانِ الجزیرہ

۶۴۔ امرائے بکت گین یا اتابکان اربل

۶۵۔الف ارتقیۂ کیفا

۶۵۔ب ارتقیۂ ماردین

۶۶۔ شاہانِ ارمنستان

۶۷۔ اتابکانِ آذربائیجان

۶۸۔ سلغوریاں یا اتابکانِ فارس

۶۹۔ امرائے ہزاراسپی یا اتابکانِ لرستان

۷۰۔ خوارزم شاہی

۷۱۔ قتلغ غانیانِ کرمان

Marfat.com

باب نہم

اتابک۔ یعنی سلجوقی افواج کے سردار

چھٹی صدی ہجری سے ساتویں صدی ہجری تک

(بارہویں صدی عیسوی سے تیرہویں صدی عیسوی تک)

سلجوقی حکومت فوجی بنیادوں پہ قائم کی گئی تھی اور افواج کی حکومت غلاموں کے ہاتھ میں تھی۔ چونکہ سلجوقی سلطنت کے حدیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھیں اور دربارِ شاہی کے امراء فوجی یا غیر فوجی عہدوں پر اتنا دور جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لیے سلجوقیوں نے ان وفادار غلاموں کو جو یا تو زرخرید تھے اور یا کہیں سے دربار میں بطور ہدیہ بھیجے گئے تھے۔ ان عہدوں پہ مقرر کرنا شروع کر دیا۔

ہر سلجوقی بادشاہ کے پاس اس قسم کے غلاموں کی تعداد کافی ہوا کرتی تھی۔ یہ عموماً دشتِ قبچاق سے لائے جاتے تھے اور دربار و فوج کا انتظام ان کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔ یہ غلام بسا اوقات نہایت سختی سے حکومت کیا کرتے تھے۔

اس انتظام کا یہ نتیجہ ہوا کہ پرانے درباریوں کی جگہ نئے غلاموں نے لے لی جب سلجوقی کمزور ہو گئے اور ان کی حکومت کی بنیادیں ہلنے لگیں تو یہی غلام جو اپنے آقاؤں کے نام پہ لڑائیاں لڑا کرتے تھے، سلجوقی شہزادوں کے سیاسی اتالیق مقرر ہو گئے اور اپنی اس حیثیت سے فائدہ اٹھا کر اختیارات کے مالک بن بیٹھے۔

تتش نے اپنے بیٹے دِقاق کے لیے طغ تگین نامی غلام کو اتالیق مقرر کر رکھا تھا۔ جب دقاق کی وفات ہو گئی تو طغ تگین نے دمشق کی عنانِ حکومت خود سنبھال لی۔ عماد الدین زنگی، جس نے اتابکانِ حلب و موصل کے سلسلے کی بنیاد ڈالی تھی، ملک شاہ سلجوقی کے ایک غلام کا بیٹا تھا۔ آذربائیجان کے اتابک ایک قبچاقی غلام کی اولاد تھے جو سلطان مسعود (شاہِ عراق) کے دربار میں

رہتا تھا۔ خوارزم شاہیوں کا جدِ امجد انوش تگین سلطان ملک شاہ کا طشت دار تھا۔ اُرتق اور سلغر جو اتابکان فارس و دیارِ بکر کے سلسلوں کے بانی تھے۔ سلجوقیوں کے فوجی سردار تھے۔ اسی طرح بک تگینی ہزارا سپی اور قتلغ خانی امراء سلجوقی غلاموں کی افواج میں شامل ہو کر فوجی مناصب پہ فائز ہوئے تھے۔

چھٹی صدی ہجری میں اناطولیہ کے بغیر باقی تمام سلجوقی ممالک سلجوقی سرداروں کے ہاتھوں میں چلے گئے تھے اور ان سرداروں نے ایک خاص قسم کے سلسلے کی بنیاد ڈال دی تھی۔

۶۲۔ آلِ بوری

اتابکانِ دمشق

۴۹۷ھ تا ۵۴۹ھ

(۱۱۰۳ء تا ۱۱۵۴ء)

طغ تگین سلجوقیوں کا ایک فوجی سردار تھا۔ جو اسی خاندان کے ایک شہزادے کا سرپرست و اتالیق مقرر ہوا اور مدتوں حکومت کرتا رہا۔ دراصل طغ تگین ایک غلام تھا جسے سلطان تتش نے آزاد کر دیا تھا اور ۴۴۸ھ (۱۰۹۵ء) کے بعد اپنے بیٹے دقاق کا اتالیق و سرپرست بنا کر بھیج دیا تھا۔ دقاق کی وفات کے بعد طغ تگین خود حاکم بن بیٹھا اور اس طرح اتابکانِ بوری کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۹۷	سیف الاسلام ظہیر الدین طغ تگین	۱۱۰۳
۵۲۲	تاج الملوک بوری	۱۱۲۸
۵۲۶	شمس الملوک اسماعیل	۱۱۳۲
۵۲۹	شہاب الدین محمود	۱۱۳۴
۵۳۳	جمال الدین محمود	۱۱۳۸
۵۳۴۔۵۴۹	مجیر الدین ابق یا انز (م۔۵۶۴ھ)	۱۱۳۹۔۱۱۵۴

Marfat.com

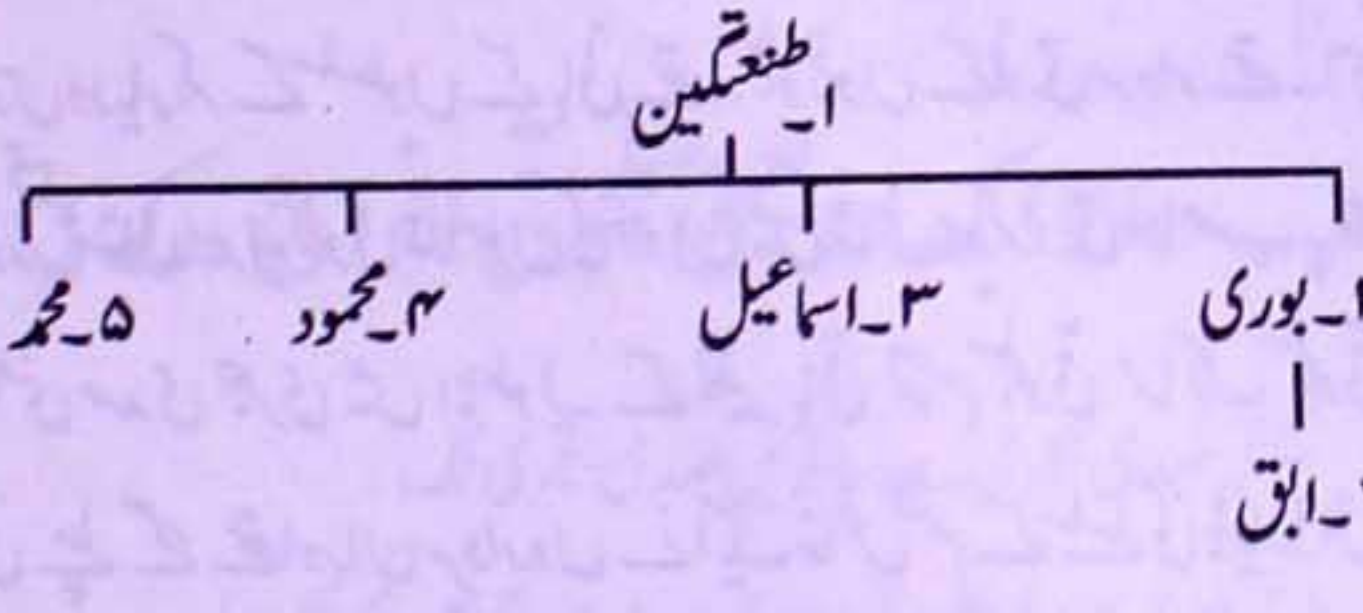

۶۳۔ امرائے زنگی

اتابکانِ شام والجزیرہ

۵۲۱ھ تا ۶۴۸ھ

(۱۱۲۷ء تا ۱۲۵۰ء)

اتابک عمادالدین زنگی بن آق سنقر حاجب سلطان ملک شاہ کا ایک ترکی غلام تھا جو سلطان تتش کی طرف سے حلب میں ۴۷۸ھ (۱۰۸۵ء) سے لے کر ۴۸۷ھ (۱۰۹۴ء) تک حکومت کرتا رہا۔ آخر اپنے آقا کے خلاف بغاوت کر دی اور گرفتار ہو گیا۔ ۵۲۱ھ (۱۱۲۷ء) میں عما الدین زنگی عراق و بغداد کا حاکم بنا کر بھیجا گیا۔ اسی سال موصل، سنجار، الجزیرہ اور حران بھی اس کی حکومت میں شامل ہو گئے اور اگلے سال حلب اور شام کے باقی شہروں میں بھی زنگی ہی کا سکہ چلنے لگا۔

عمادالدین کی شہرت عیسائیوں کے خلاف جہاد کرنے کی وجہ سے ہے اس معاملے میں وہ سلطان صلاح الدین ایوبی کا پیشرو سمجھا جاتا ہے۔ عمادالدین کی وفات کے بعد اس کی سلطنت اس کے دو بیٹوں نورالدین محمود اور سیف الدین غازی میں تقسیم ہو گئی۔ نورالدین اپنے والد کی طرح شام میں عیسائیوں کے حملوں کو روکنے میں مصروف رہا اور سیف الدین موصل اور الجزیرہ پہ حکومت کرتا رہا ان دو بھائیوں کے بعد شامی سلطنت آہستہ آہستہ ختم ہو گئی اور اس کی جگہ سنجار میں زنگیوں کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جسے ایوبیوں نے ۶۱۸ھ (۱۲۲۱ء) میں ختم کر دیا۔ موصل والے سلسلے کو

Marfat.com

لولو نے ختم کر دیا۔ جو موصل کے آخری اتا بک کا غلام بھی تھا اور وزیر بھی۔ جب مغلوں نے شام اور الجزیرہ کو فتح کیا تو زنگیوں کی باقی ماندہ شاخوں کو بھی ہمیشہ کے لیے مٹا ڈالا۔

الف۔ اتابکانِ موصل

۵۲۱ھ تا ۶۳۱ھ

(۱۱۲۷ء تا ۱۲۳۴ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۲۱	عماد الدین زنگی (موصل و حلب)	۱۱۲۷
۵۴۱	سیف الدین غازی (موصل)	۱۱۴۶
۵۴۴	قطب الدین مودود	۱۱۴۹
۵۶۵	سیف الدین غازی ثانی	۱۱۶۹
۵۷۶	عز الدین مسعود اوّل	۱۱۸۰
۵۸۹	نور الدین ارسلان شاہ اول	۱۱۹۳
۶۰۷	عزّ الدین مسعود ثانی	۱۲۱۰
۶۱۵	نور الدین ارسلان شاہ ثانی	۱۲۱۸
۶۱۶	ناصر الدین محمود	۱۲۱۹
۶۳۱	بدر الدین لُولو	۱۲۳۳
۶۵۰_۶۶۰	اسماعیل بن لُولو	۱۲۵۹_۱۲۶۲

(اس سلسلے کو مغلوں نے ختم کیا)

Marfat.com

ب۔ اتابکانِ شام

۵۴۱ھ تا ۵۷۷ھ

(۱۱۴۶ء تا ۱۱۸۱ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۴۱	نورالدین محمود بن زنگی	۱۱۴۶
۵۶۹۔۵۷۷	الملک الصالح اسماعیل	۱۱۷۳۔۱۱۸۱

(۵۷۷ھ میں اتابکانِ سنجار اور ۵۷۹ ہجری میں ایوبی اس سلسلے کے جانشین بنے)

ج۔ اتابکانِ سنجار

۵۶۶ھ تا ۶۱۷ھ

(۱۱۷۰ء تا ۱۲۲۰ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۶۶	عمادالدین زنگی بن مودود	۱۱۷۰
۵۹۴	قطب الدین محمد	۱۱۹۷
۶۱۶	عمادالدین شاہنشاہ	۱۲۱۹
۶۱۶۔۶۱۷	محمود (یا عمر)	۱۲۱۹۔۱۲۲۰

(اس سلسلے کو ایوبیوں نے ختم کیا)

د۔ اتابکانِ الجزیرہ

۵۷۶ھ تا ۶۴۸ھ

(۱۱۸۰ء تا ۱۲۵۰ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۷۶	معزالدین سنجر شاہ	۱۱۸۰
۶۰۵	معزالدین محمود	۱۲۰۸
۶۴۸۔۶۴۴	مسعود	۱۲۵۰۔۱۲۴۴

Marfat.com

شجرہ خاندانِ زنگی

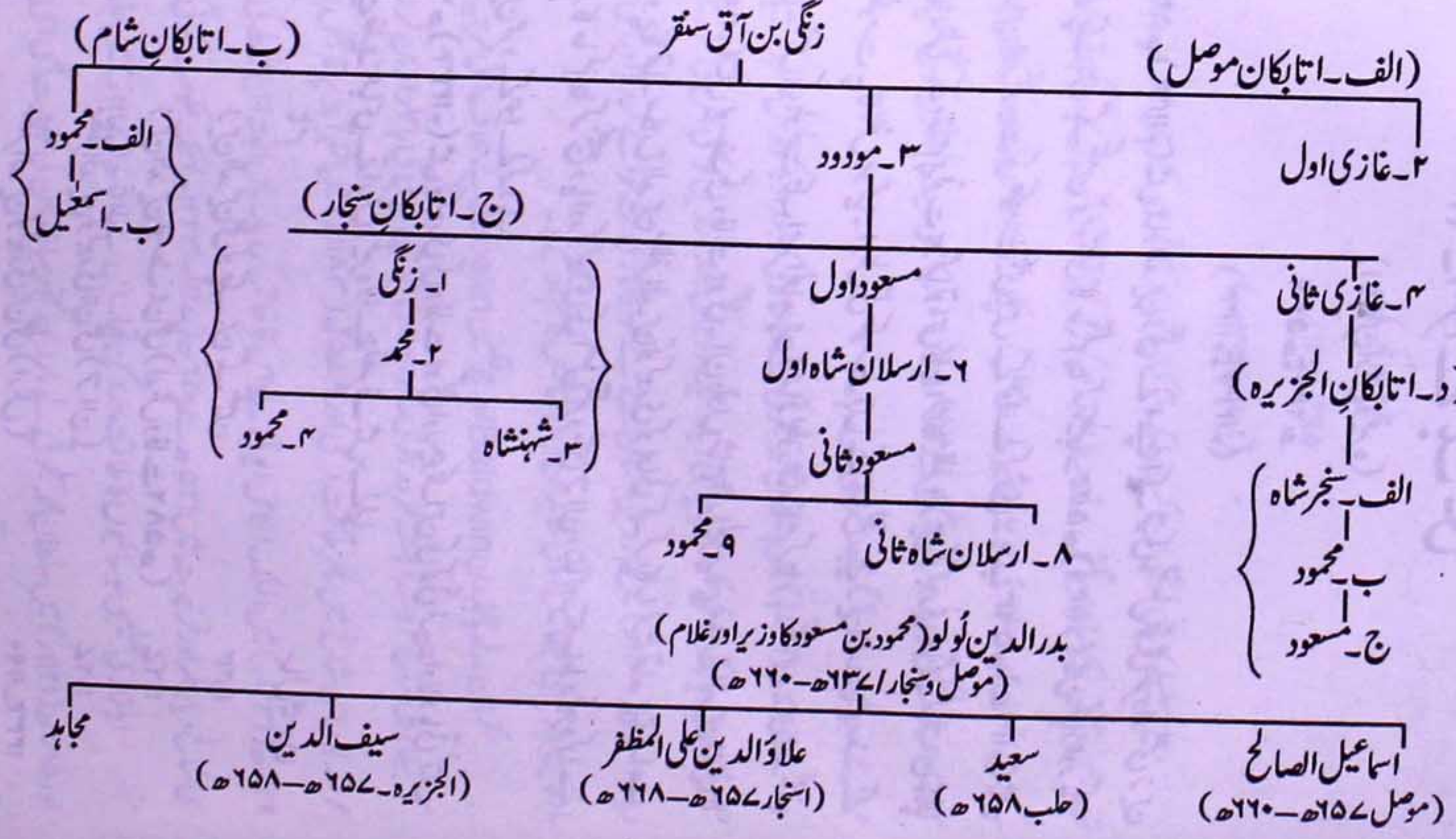

Marfat.com

۶۴۔امرائے بگ تگینی

(اتابکانِ اربل وغیرہ)

۵۳۹ھ تا ۶۳۰ھ

(۱۱۴۴ء تا ۱۲۳۲ء)

۵۳۹ھ (۱۱۴۴ء) میں عماد الدین زنگی نے اپنے ایک ترکی النسل فوجی سردار یعنی زین الدین علی کوچک بن بگ تگین کو موصل کا حاکم بنا کر بھیجا۔ ۵۴۴ھ (۱۱۴۹ء) میں سنجار اور کچھ عرصہ بعد حران اور تکریت کی حکومت بھی اس کے حوالے کر دی۔ جب ۵۶۳ھ (۱۱۶۷ء) میں زین الدین اربل کے مقام پر فوت ہو گیا تو اس کا بڑا لڑکا مظفر الدین کوکبوری بھاگ کر حران پہنچا اور شام کی حکومت پہ قابض ہو گیا۔ اربل کی حکومت اس کے نابالغ بیٹے زین الدین یوسف کے حصے میں آئی۔ جس کی بلوغت تک امیر المجاہدین قائماز بطور مختار کام کرتا رہا۔ تیئیس برس بعد یعنی ۵۸۶ھ (۱۱۹۰ء) میں یوسف کی وفات ہو گئی۔ ان دنوں شام اور الجزیرہ پر صلاح الدین ایوبی کا مکمل قبضہ ہو چکا تھا۔ صلاح الدین مظفر الدین کوکبوری کو بھائی کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ چنانچہ اسے اربل اور زور کا حاکم بنا کر بھیج دیا اور کوکبوری کی اصل قلمرو یعنی حران، رہا اور سیمساط وغیرہ کو اپنے بھتیجے تقی الدین عمرو کے حوالے کر دیا۔

۶۳۰ھ (۱۲۳۲ء) میں کوکبوری کی وفات ہو گئی اور چونکہ اس کی کوئی نرینہ اولاد باقی نہیں تھی۔ اس لیے خلیفۂ عباسی نے اربل وغیرہ کو اپنے تصرف میں لے لیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۳۹	زین الدین علی کوچک بن بگ تگین	۱۱۴۴
۵۶۲	زین الدین یوسف بن علی (اربل وفات ۵۸۶ھ)	۱۱۶۷
۵۶۳	مظفر الدین کوکبوری بن علی (حران)	۱۱۶۷
۵۸۶۔۶۳۰	مظفر الدین کوکبوری بن علی (اربل)	۱۱۹۰۔۱۲۳۲

(اس سلسلے کی قلمرو پر پہلے عباسیوں نے اور پھر مغلوں نے قبضہ کر لیا)

Marfat.com

۶۵۔اُرتقیہ

(دیارِ بکر)

۴۹۵ھ تا ۷۱۲ھ

(۱۱۰۱ء تا ۱۳۱۲ء)

اس سلسلے کا بانی اُرتق بن اکسب ایک ترکمان تھا جو سلجوقیوں کے ہاں بطور سپہ سالار کام کرتا تھا۔ جس دمشق کے سلطان تتش نے بیت المقدس کو فتح کیا تو اُرتق کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا۔ اُرتق کے بیٹے سقمان اور ایلغازی جو بڑی شہرت حاصل کر چکے تھے، ۴۸۴ھ (۱۰۹۱ء) میں باپ کی جگہ مقرر ہوئے۔ لیکن جب خلیفۂ فاطمی نے ۴۸۹ھ (۱۰۹۶ء) میں بیت المقدس کو فتح کیا تو ایلغازی عراق عرب میں واپس آ گیا اور سقمان میں رہا۔

۴۹۵ھ (۱۱۰۱ء) میں سلطان محمد سلجوقی نے ایلغازی کو بغداد کا کوتوال مقرر کر دیا اور سقمان کو حصن کیفا (دیارِ بکر) کی حکومت پہ بھیج دیا۔ ایک دو برس بعد ماردین کو بھی اس کی قلمرو میں شامل کر دیا۔ ۵۰۲ھ (۱۱۰۸ء) میں ماردین سقمان سے لے کر ایلغازی کے حوالے کر دیا اور اسی تاریخ سے ماردین اور حصنِ کیفا میں ارتقی خاندان کی دو شاخیں قائم ہو گئیں۔

سُقمان نے بالڈون Baldwin اور جوقلین Jocelin کے خلاف اتنی مرتبہ چڑھائی کی کہ کیفا والی شاخ آہستہ آہستہ کمزور ہو گئی۔ اور صلاح الدین ایوبی کی باجگزار بن کر رہ گئی۔ کچھ عرصہ بعد اس شاخ میں پھر طاقت آ گئی اور ۵۷۹ھ (۱۱۸۳ء) میں شہر آمد پر قابض ہو گئی۔ آخر ۶۲۹ھ (۱۲۳۱ء) میں الملک الکامل ایوبی نے اس کا خاتمہ کر دیا۔ ہاں البتہ اس سلسلے کی ایک چھوٹی سی شاخ دیارِ بکر اور خرتپرت میں ۵۲۱ھ سے ۶۲۰ھ (۱۱۲۷ء، ۱۲۲۳ء) تک حکومت کرتی رہی۔

ایلغازی صلیبی عیسائیوں کا طاقت ور دشمن تھا۔ اس نے ۵۱۱ھ (۱۱۱۷ء) میں حلب کو فتح کیا اور ۵۱۵ھ (۱۱۲۱ء) میں سلطان محمد سلجوقی نے ماردین اور میافارقین کی حکومت بھی اسی کے حوالے کر دی۔ اس کے بیٹے میافارقین پر ۵۸۰ھ (۱۱۸۴ء) تک قابض رہے اور ماردین کو پہلے تیمور

Marfat.com

نے چھین لیا اور پھر ۸۱۱ھ (۱۴۰۸ء) میں قراقویونلو کے ترکمان اس پر قابض ہو گئے۔

جب شام اور الجزیرہ میں ایوبیوں کی حکومت قائم ہو گئی تو ارتقیہ ماردین کی اہمیت کم ہو گئی ۵۱۷ھ (۱۱۲۳ء) میں بلک بن بہرام نے دوسرے ارتقی سرداروں سے حلب چھین لیا۔ یہ شہر حانی پر وہ ۴۹۷ھ سے ہی قابض چلا آتا تھا۔ ۵۱۵ھ میں خرتپرت کو مسخر کر لیا اور صلیبی جنگوں میں کافی شہرت حاصل کی۔

ارتقیۂ کیفا

۴۹۵ھ تا ۶۲۹ھ

(۱۱۰۱ء تا ۱۲۳۱ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۹۵	معین الدین سقمانِ اول	۱۱۰۱
۴۹۸	ابراہیم	۱۱۰۴
تقریباً ۵۰۲	رکن الدولہ داؤد	۱۱۰۸
تقریباً ۵۴۳	فخر الدین قرا ارسلان	۱۱۴۸
۵۷۰	نور الدین محمد	۱۱۷۴
۵۸۱	قطب الدین سقمان ثانی	۱۱۸۵
۵۹۷	ناصر الدین محمود	۱۲۰۰
۶۱۹_۶۲۹	رکن الدین مودود	۱۲۲۲_۱۲۳۱

(اس شعبے کو ایوبیوں نے ختم کیا)

Marfat.com

ب۔اُرتُقیّہ ماردین

۵۰۲ھ تا ۸۱۱ھ

(۱۱۰۸ء تا ۱۴۰۸ء)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۰۲	نجم الدین ایلغازی	۱۱۰۸
۵۱۶	حسام الدین تیمورتاش	۱۱۲۲
۵۴۷	نجم الدین الپی	۱۱۵۲
۵۷۲	قطب الدین ایلغازی	۱۱۷۶
۵۸۰	حسام الدین بولق ارسلان	۱۱۸۴
تقریباً ۵۹۷	نصیر الدین ارتق ارسلان المنصور	۱۲۰۰
۶۳۷	نجم الدین الغازی الاول السعید	۱۲۳۹
۶۵۸	قرا ارسلان المظفر	۱۲۶۰
تقریباً ۶۹۱	شمس الدین داؤد	۱۲۹۲
۶۹۳	نجم الدین الغازی الثانی المنصور	۱۲۹۴
۷۱۲	عماد الدین علی الپی عادل	۱۳۱۲
۷۱۲	شمس الدین الصالح	۱۳۱۲
۷۶۵	احمد المنصور	۱۳۶۳
۷۶۹	محمود الصالح	۱۳۶۷
۷۶۹	داؤد المظفر	۱۳۶۷
۷۷۸	مجد الدین عیسیٰ الظاہر	۱۳۷۶

Marfat.com

۸۰۹_۸۱۱	صالح	۱۴۰۶_۱۴۰۸

(اس سلسلے کو قراقویونلو نے ختم کیا)

۶۶۔ شاہانِ ارمینیہ

۴۹۳ھ تا ۶۰۴ھ

(۱۱۰۰ء تا ۱۲۰۷ء)

سکمان مرند (آذربائیجان) کے سلجوقی حکمران قطب الدین اسماعیل کے ہاں ملازم تھے اور اپنے آقا کے نام کی مناسبت سے قطبی کہلاتا تھا۔ ۴۹۳ھ (۱۱۰۰ء) میں سکمان نے آرمینیہ کا شہر خلاط بنی مروان سے چھین لیا۔ اس کے بعد اس کی اولاد اور اس کے غلام تقریباً سو برس تک اس علاقے پہ حکومت کرتے رہے اور ۶۰۴ھ (۱۲۰۷ء) میں ایوبیوں نے انہیں ختم کر ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۹۳	سکمان القطبی	۱۱۰۰
۵۰۶	ظہیر الدین ابراہیم شاہ ارمن	۱۱۱۲
۵۲۱	احمد	۱۱۲۷
۵۲۲	ناصر الدین سکمان (سقمان) ثانی	۱۱۲۸
۵۷۹	سیف الدین بگمتر	۱۱۸۳
۵۸۹	بدر الدین آق سنقر	۱۱۹۳
۵۹۴	محمد المنصور	۱۱۹۸
۶۰۳_۶۰۴	عز الدین بلبان	۱۲۰۶_۱۲۰۷

Marfat.com

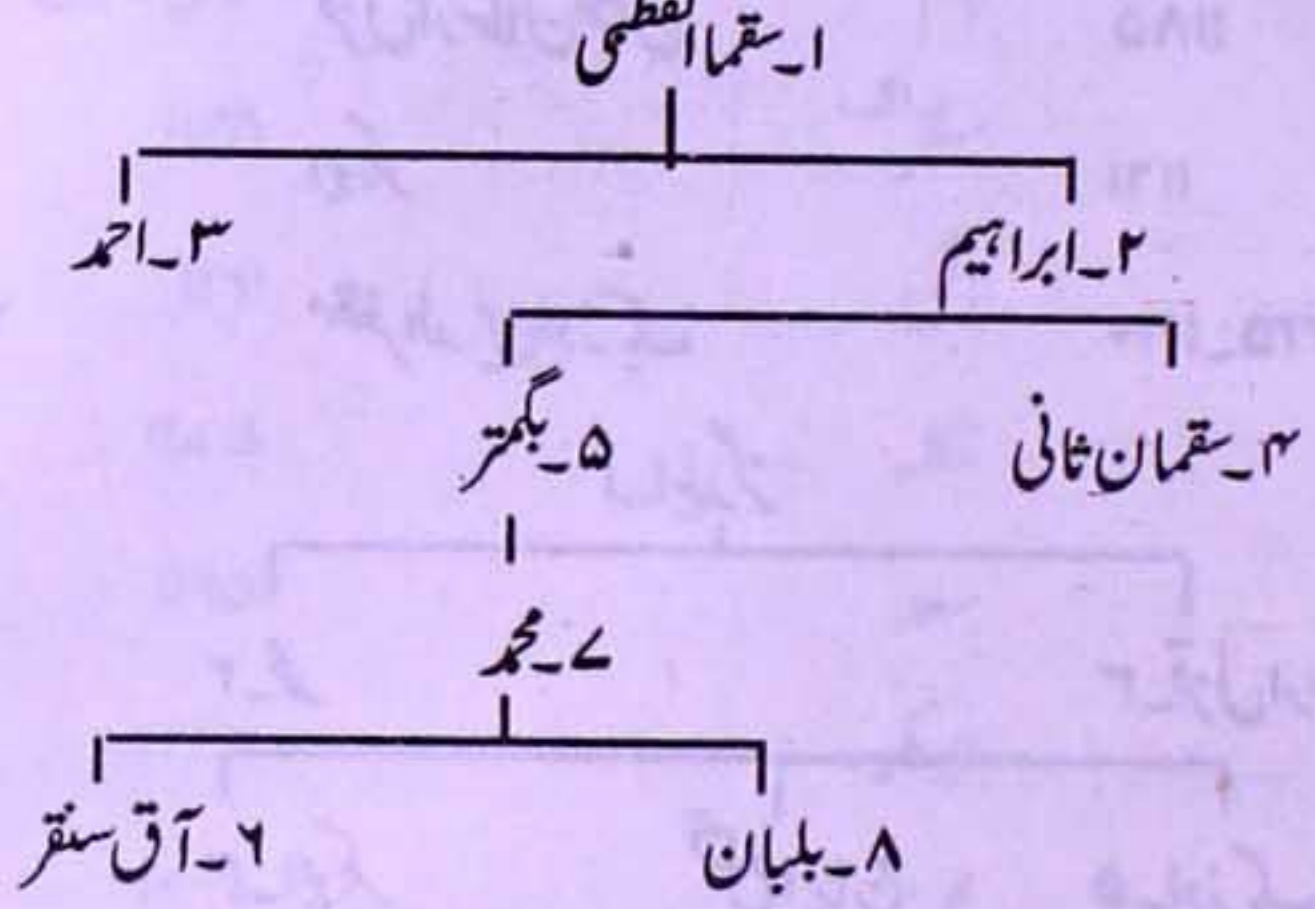

(اس سلسلے کو ایوبیوں نے ختم کیا)

۶۷۔اتابکانِ آذربائیجان

۵۳۱ھ تا ۶۲۲ھ

(۱۱۳۶ء تا ۱۲۲۵ء)

عراق کے سلجوقی فرمانروا سلطان مسعود کے دربار میں قبچاق کا ایک ترکی النسل غلام رہا کرتا تھا۔جس کا نام ایلدگز تھا۔اس نے رفتہ رفتہ اس قدر اقتدار حاصل کرلیا کہ آذربائیجان کی حکومت میں سلطان کی سالی کے ساتھ برابر کا حصہ دار بن گیا اور اس کا لڑکا محمد آذربائیجان کے علاوہ سلجوقی ممالک کا مختار کل قرار پایا اور اس کا بھائی قزل ارسلان جو پہلے آذربائیجان میں اپنے بھائی کا نائب تھا، بعد میں آذربائیجان کا حاکم بن گیا اور امیر الامراء کا لقب حاصل کیا جب کچھ عرصہ بعد سلطان بننے کا شوق سمایا تو قتل ہو گیا اور اس کے دو بھتیجوں کو جو اس کے جانشین بنے تھے، سلطان بننے کی ہمت نہ پڑ سکی۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۳۱	شمس الدین ایلدگز	۱۱۳۶
۵۶۸	محمد جہان پہلوان	۱۱۷۲

Marfat.com

۵۸۱	قزل ارسلان عثمان	۱۱۸۵
۵۸۷	ابوبکر	۱۱۶۱
۶۰۷_۶۲۲	مظفرالدین اوزبک	۱۲۱۰_۱۲۲۵

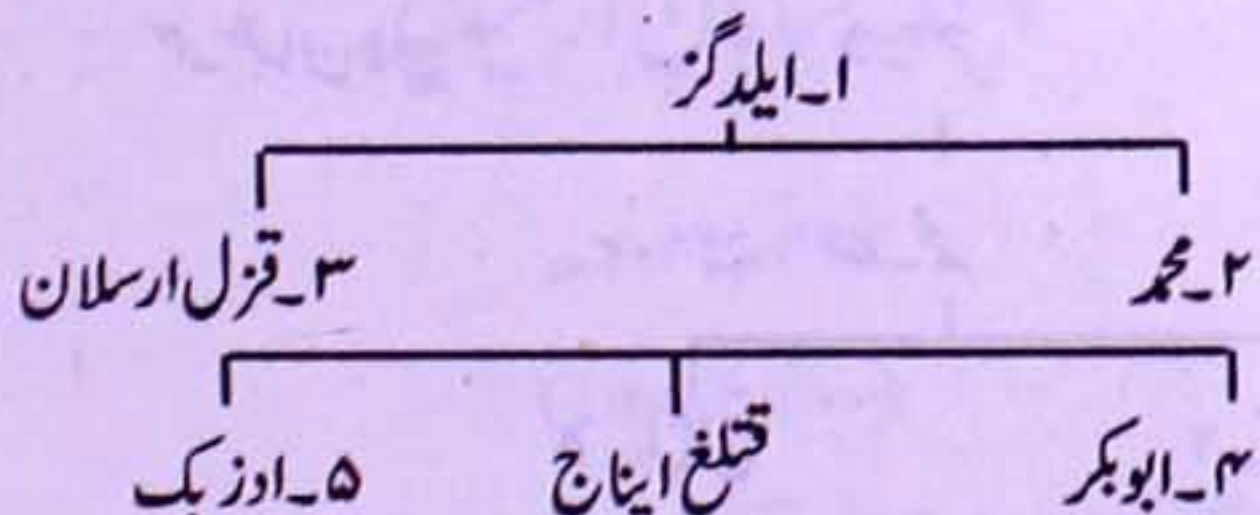

(اس سلسلے کو خوارزم شاہیوں نے ختم کیا)

۶۸۔سلغریاں یا اتابکانِ فارس

۵۴۳ھ تا ۶۸۶ھ

(۱۱۴۸ء تا ۱۲۸۷ء)

سلغر ترکمانوں کے ایک گروہ کا سردار تھا۔ جو اپنے گروہ کے ہمراہ خراسان چلا گیا۔ وہاں کچھ لوٹ مار کرنے کے بعد طغرل بیگ کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ جہاں یہ حاجب مقرر ہو گیا۔

سلغر کی اولاد میں سے ایک کا نام سنقر بن مودود تھا۔ جس نے فارس میں اقتدار حاصل کرنے کے بعد ۵۴۳ھ (۱۱۴۸ء) میں ایک ایسے سلسلے کی بنیاد ڈالی جو ڈیڑھ سو برس تک جاری رہا۔ اتابک سعید نے خوارزم شاہیوں کی اطاعت قبول کر لی اور اصطخر و اشکنوان کے قلعے بھی ان ہی کو دے دیے۔ اتابک ابوبکر نے اوکتا قاآن تاتاری کی اطاعت کا اعلان کر دیا اور اس کی طرف سے قتلغ خان کا لقب پایا۔ فارس کے آخری چند اتابک ایرانی ایلخانوں کے باجگزار تھے اور بالکل آخری فرمانروا یعنی ابش خاتون نے منگو تیمور بن ہلاکو خاں کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ شیخ سعدی اتابک ابوبکر کے زمانے میں تھا۔

Marfat.com

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۴۳	سنقر	۱۱۴۸
۵۵۷	زنگی	۱۱۶۱
۵۷۱	تکلہ	۱۱۷۵
۵۹۱	سعد	۱۱۹۵
۶۲۳	ابوبکر	۱۲۲۶
۶۵۸	محمد	۱۲۶۰
۶۶۰	محمد شاہ	۱۲۶۲
۶۶۰	سلجوق شاہ	۱۲۶۲
۶۶۲_۶۸۶	ابش	۱۲۶۳_۱۲۸۷

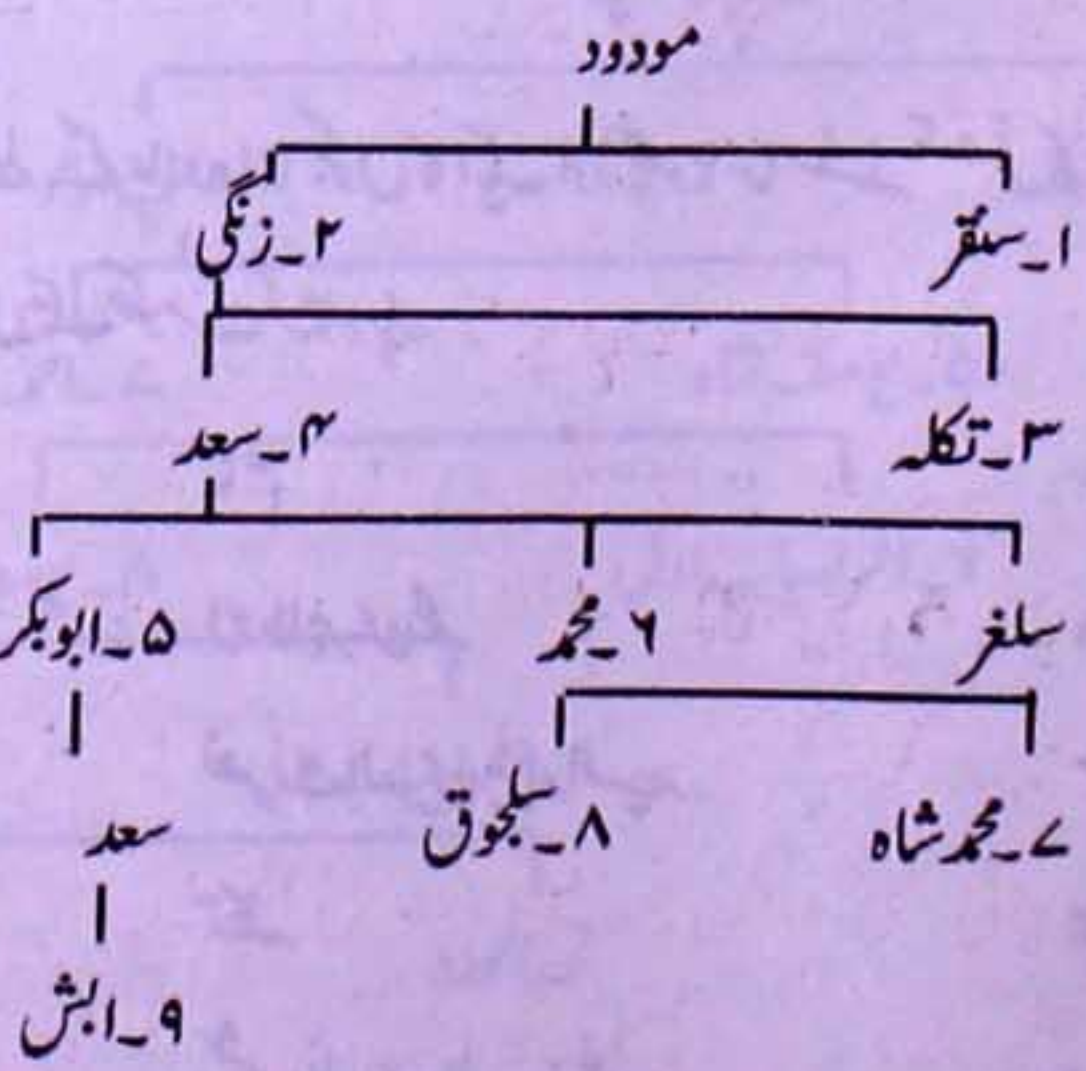

Marfat.com

۶۹۔امرائے ہزاراسپی

(اتابکانِ لُرستان)

۵۴۳ھ تا ۷۴۰ھ

(۱۱۴۸ء تا ۱۲۳۹ء)

ابو طاہر اس سلسلے کا بانی تھا۔اسے سلغری اتا بک نے ۵۴۳ھ (۱۱۴۸ء) میں لُر بزرگ کی بغاوت کو کچلنے کے لیے لُرستان روانہ کیا تھا۔ بعد میں اباقا خان تاتاری نے خوزستان کا علاقہ بھی لرستان کے ساتھ ملا کر اتابکانِ لُرستان کے حوالے کر دیا۔اسی سلسلے کے ایک فرمانروا افراسیاب نے ارغون خان کی وفات کے بعد اصفہان کا محاصرہ کیا۔لیکن شکست کھائی۔ اتا بکوں کا یہ کمزور سلسلہ ۷۴۰ھ (۱۳۳۹ء) تک جاری رہا۔اس کے متعلق نیچے دی ہوئی تاریخیں یقینی نہیں ہیں۔ ان کا پایۂ تخت ایدج تھا۔اسی سلسلے کے ایک فرمانروا یوسف شاہ ثانی نے شوستر اور بصرہ پر بھی قبضہ کیا تھا۔

اس سلسلے کے علاوہ اتا بکوں کا ایک اور چھوٹا سا سلسلہ[ک] لُر کوچک میں ساتویں صدی سے دسویں صدی تک حکومت کرتا رہا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۵۴۳	ابو طاہر بن محمد	۱۱۴۸
تقریباً ۶۰۰	نصرت الدین ہزاراسپ	۱۲۰۳ تقریباً
تقریباً ۶۵۰	تکلہ	۱۲۵۲ تقریباً
تقریباً ۶۵۷	شمس الدین الپ ارغو	۱۲۵۹ تقریباً
تقریباً ۶۷۳	یوسف شاہ اول	۱۲۷۴ تقریباً
تقریباً ۶۸۷	افراسیاب اول	۱۲۸۸ تقریباً

Marfat.com

۶۹۶	نصرۃ الدین احمد	۱۲۹۶
۷۳۳	رکن الدین یوسف شاہ ثانی	۱۳۳۳
۷۴۰	مظفر الدین افراسیاب ثانی	۱۳۳۹
۷۵۶	شمس الدین ہوشنگ (یا نور الورد)	۱۳۵۵
تقریباً ۷۸۰	احمد	۱۳۷۸ تقریباً
تقریباً ۸۱۵	ابوسعید	۱۴۰۸ تقریباً
تقریباً ۸۲۰	حسین	۱۴۱۷ تقریباً
تقریباً ۸۲۷	غیاث الدین	۱۴۲۳

(اس سلسلے کو سلطان ابراہیم شاہ رخ نے ختم کیا)

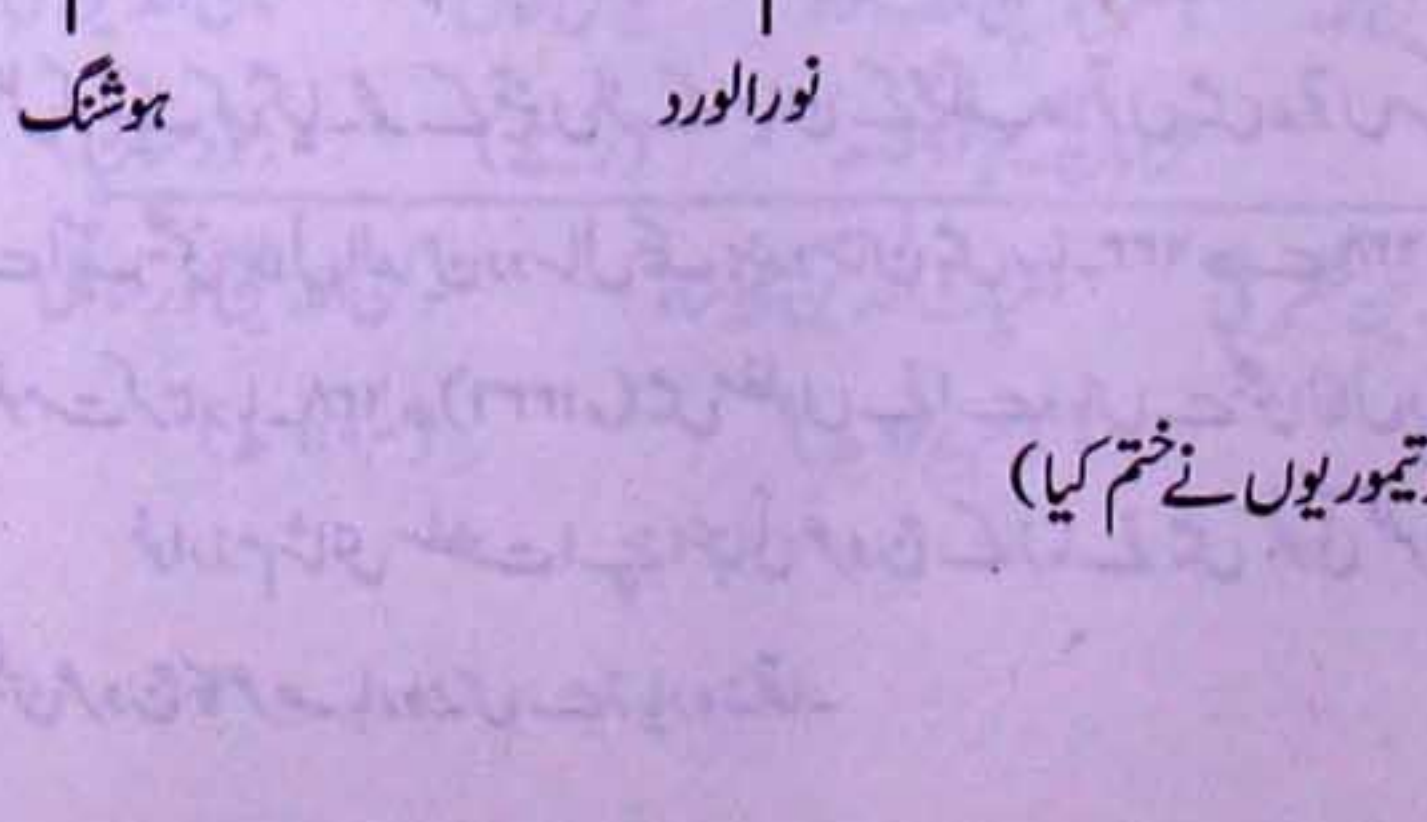

(اس سلسلے کو تیموریوں نے ختم کیا)

Marfat.com

۷۰۔ خوارزم شاہی

۴۷۰ھ تا ۶۲۸ھ

(۱۰۷۷ء تا ۱۲۳۱ء)

بلگاتکین غزنوی کے ایک غلام کا نام انوش نگین تھا جو ملک شاہ سلجوقی کے ہاں طشت داری کے فرائض سرانجام دیا کرتا تھا۔ جب ملک شاہ نے اسے خوارزم کا حاکم مقرر کیا تو یہ خوارزم شاہ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ خوارزم شاہیوں میں اُتسز پہلا فرماں روا تھا۔ جس نے خود مختار ہونے کا اعلان کیا۔ لیکن ۵۲۳ھ (۱۱۳۸ء) میں سلطان سنجر نے اسے شکست دے کر آزادی سے محروم کر دیا۔ اُتسز نے پھر بغاوت کی اور کسی حد تک کامیاب ہو کر اپنی بادشاہت کا باقاعدہ اعلان کر دیا اور حلقۂ اقتدار شہر جند اور لب سیموں تک وسیع کر لیا۔

۵۸۹۔۹۰ھ (۱۱۹۳۔۹۴ء) میں تکش خوارزم شاہی نے رے اور اصفہان کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔ اس کے بیٹے علاؤالدین محمد نے خراسان میں غوریوں کے خلاف لشکر کشی کی اور ایران کے ایک کافی بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا ۶۰۷ھ (۱۲۲۰ء) میں محمد خوارزم شاہ نے افغانستان اور غزنی کو فتح کر لیا۔ یہ فرمانروا آلِ علی سے محبت کرتا تھا اور خلفائے عباسیہ سے نفرت۔ چنانچہ ۶۱۴ھ (۱۲۶۷ء) میں اس نے خلافت عباسیہ کو ختم کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن اچانک شمال کی طرف سے تاتاری اس کی قلمرو میں گھس آئے اور یہ اس مصیبت میں الجھ کر رہ گیا۔ محمد تاتاری سیلاب کے آگے بھاگ نکلا اور دریائے ماژندران کے ایک جزیرے میں پہنچ کر ۶۱۷ھ (۱۲۲۰ء) میں داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ محمد کے تینوں لڑکے ایران کے مختلف علاقوں میں مدتوں سرگرداں رہے ان میں سے ایک یعنی جلال الدین دو سال تک ہندوستان میں رہا۔ ۶۲۲ھ سے ۶۲۸ھ تک آذربائیجان پہ حکومت کرتا رہا۔ ۶۲۸ھ (۱۲۳۱ء) میں مغلوں نے اسے وہاں سے بھی نکال دیا اور فوت ہو گیا۔

خوارزم شاہی سلطنت اپنے انتہائی عروج کے زمانے میں سلجوقی قلمرو جتنی وسیع ہو گئی تھی لیکن عروج کا عرصہ بارہ برس سے زیادہ نہ تھا۔

Marfat.com

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۴۷۰	انوشت گین	۱۰۷۷
۴۹۰	قطب الدین محمد	۱۰۹۷
۵۲۱	اُتسز	۱۱۷۲
۵۵۱	ایل ارسلان	۱۱۵۶
۵۶۸	سلطان شاہ محمود (م ۵۸۹ھ)	۱۱۷۲
۵۶۸	تکش	۱۱۷۲
۵۹۶	علاؤالدین محمد	۱۱۹۹
۶۱۷_۶۲۸	جلال الدین منکبرنی	۱۲۲۰_۱۲۳۱

(اس سلسلے کو مغلوں نے ختم کیا)

Marfat.com

۱۷۔ قتلغ خانی

(قراختایانِ کرمان)

۶۱۹ھ تا ۷۰۳ھ

(۱۲۲۲ء تا ۱۳۰۳ء)

جب تاتاری سیلاب کی وجہ سے خوارزم شاہی سلطنت کی بنیادیں ہلنے لگیں تو ۶۱۹ھ (۱۲۲۲ء) میں اس گڑبڑ سے فائدہ اٹھا کر براق حاجب قراختانی نے کرمان پہ قبضہ کرلیا۔ اگتا خاں تاتاری نے اسے نہ صرف اس منصب پہ رہنے دیا بلکہ قتلغ خاں کا خطاب بھی اسے عطا کردیا۔ اس خاندان کی حکومت صرف کرمان تک محدود تھی اور اس کی حیثیت ایک باجگزار ریاست سے زیادہ نہ تھی۔ اس خاندان کی دو لڑکیوں کی شادی تاتاری شاہزادوں سے ہوئی اور آخری فرمانروا یعنی قطب الدین کی لڑکی فارس کے حکمران محمد اتابک مظفری کی بیگم بنی۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۱۹	براق حاجب قتلغ خاں	۱۲۲۲
۶۳۲	رکن الدین حجۃ الحق	۱۲۳۴
۶۵۰	قطب الدین محمد	۱۲۵۲
۶۵۵	قتلغ خاتون (زوجہ محمد)	۱۲۵۷
۶۸۱	جلال الدین سیور غتمش	۱۲۸۲
۶۹۲	صفوۃ الدین پادشاہ خاتون	۱۲۹۳
۶۹۴	جلال الدین محمد شاہ	۱۲۹۴
۷۰۱۔۷۰۳	قطب الدین شاہ جہان	۱۳۰۱۔۱۳۰۳

(کرمان پر ۷۱۴ھ تک تاتاری قبضہ رہا اور پھر آلِ مظفر قابض ہوگئے)

Marfat.com

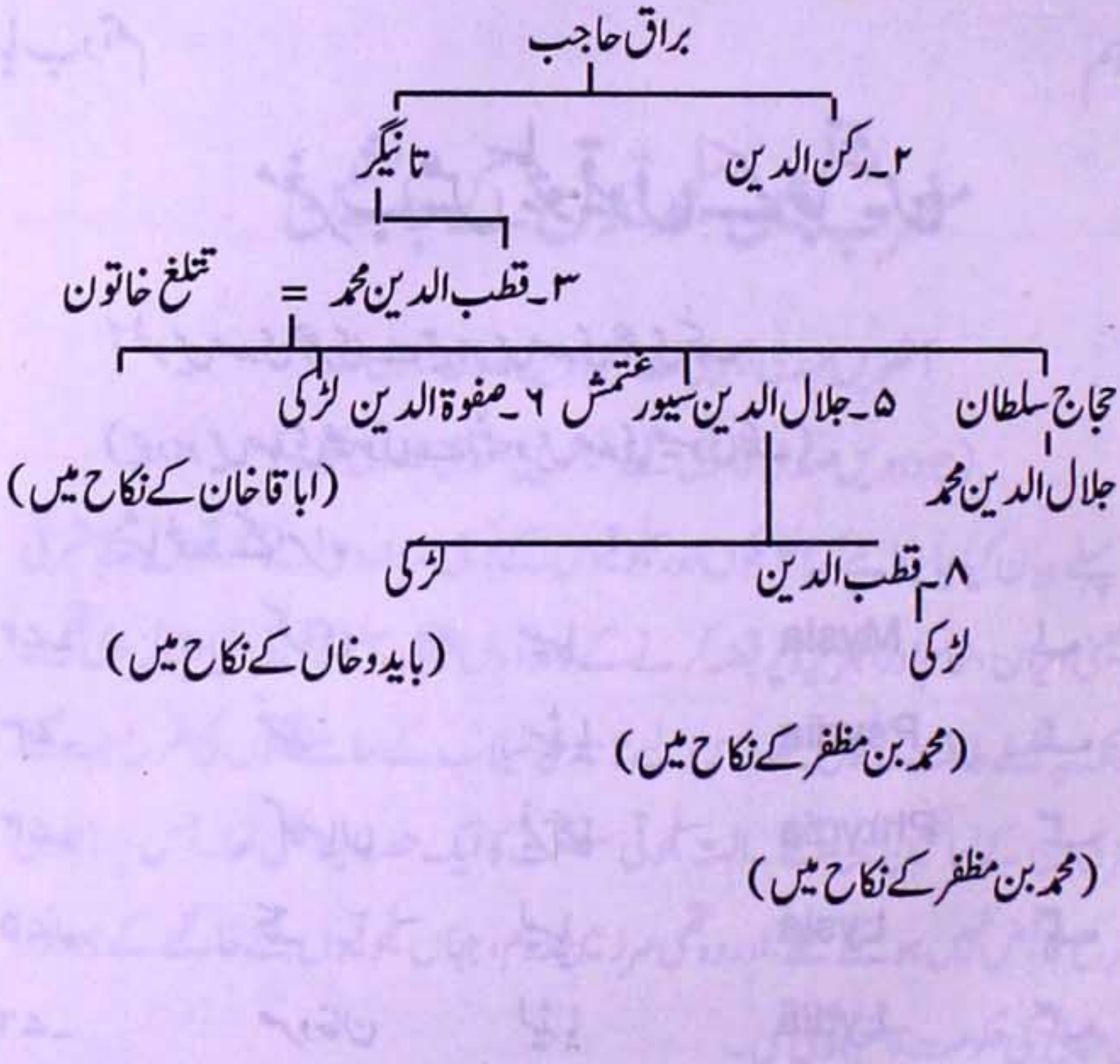

۱۔ ماردین اور میافارقین دیارِ بکر کے دو شہر ہیں۔

۲۔ ان اتابکوں میں سے اکثر کا لقب مظفر الدین تھا۔

۳۔ ان دونوں سلسلوں کے مفصل حالات سر ہنری ہوورتھ Henry Haworth کی تصنیف تاریخ مغول میں صفحات ۱۴۰۔۴۰۶ اور ۵۶۔۷۵۱ پر دیکھیے۔

۴۔ خوارزم شاہی افواج کا ایک سردار۔

Marfat.com

باب دہم

مغرب میں سلجوقیوں کے جانشین

آٹھویں صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

(چودھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک)

ایشیا خورد کے امراء

۷۲۔	کراسی	میسیا	Mysia	۱ے
۷۳۔	حَمید	سیڈیا	Psydia	۲ے
۷۴۔	کرمیاں	فریجیا	Phrygia	۳ے
۷۵۔	تکّہ	لیسیا	Lysia	۳ے
۷۶۔	صروخان	لیڈیا	Lydia	۴ے
۷۷۔	آیدین	لیڈیا	Lydia	۵ے
۷۸۔	من تشا	کاریا	Caria	۶ے
۷۹۔	قزل احمدلی	پافلاگونیا	Paphlagonie	۷ے
۸۰۔	قرمان	لکونیا	Lycaonia	۸ے
۸۱۔	سلاطین عثمانی			

Marfat.com

باب دہم

مغرب میں سلجوقیوں کے جانشین

آٹھویں صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک
(چودھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک)

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ اتابکوں اور سلجوقیوں کے فوجی سرداروں نے سلجوقیوں کے مشرقی ممالک یعنی ایران، شام اور الجزیرہ پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں مختلف سلسلوں کی بنیاد ڈال دی تھی۔ لیکن چونکہ یہ سلسلے طاقت ور نہیں تھے۔ اس لیے تاتاری سیلاب کے سامنے تنکوں کی طرح بہہ گئے اور چنگیزی ان کے جانشین بن گئے۔ البتہ سلجوقی سلطنت کا ایک حصہ ایسا بھی تھا۔ جس پر تاتاری پوری طرح قابض نہیں ہو سکے تھے، اور وہ تھی سرزمین روم، جہاں سلجوقیوں کے خاتمے کے بعد فوراً سلاطین عثمانی کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔

اسلامی ممالک میں مختلف تاتاری سلسلے قائم ہو چکے تھے۔ ان سلسلوں کا ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ان لوگوں کا بھی ذکر کیا جائے جو ایشیائے خورد میں سلجوقیوں کے جانشین ہوئے تھے۔

ساتویں صدی ہجری کے نصف آخر میں روم کے سلجوقیوں نے ایرانی ایلخانیوں کی اطاعت قبول کر لی تھی اور ان علاقوں کی حکومت ایک ایسے حاکم کے حوالے تھی جو ایران سے آیا کرتا تھا۔ چونکہ روم ایران سے بہت دور تھا، اس لیے اس حصہ ملک پر مغلوں کی حکومت نہ تو زیادہ طاقت ور تھی اور نہ زیادہ دیر تک باقی رہی۔ سلجوقیوں کی طاقت پہلے ہی ٹوٹ چکی تھی اور مغلوں کا اقتدار محض برائے نام تھا۔ اس لیے یہاں کئی نئے سلسلے پیدا ہو گئے۔ جنہیں مغلوں نے مٹانے کی کوشش تو کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اور بالآخر سلجوقی ممالک ان ہی سلسلوں میں تقسیم ہو گئے۔ ممالک کی تقسیم یوں ہوئی:

Marfat.com

	سلسلے کا نام	علاقہ مقبوضہ	
۱۔	کراسی	میسیا	Mysia
۲۔	صروخاں	لیڈیا	Lydia
۳۔	آیدین	لیڈیا	Lydia
۴۔	من تشا	کاریا	Caria
۵۔	امرائے حمید	سیڈیا و اسوریا	Fisdia Isawria
۶۔	امرائے قرمانی	لکونیا	Lycaonia
۷۔	امرائے کرمیاں	فریجیا	Phrygia
۸۔	امرائے تکہ	لیسیا و پامضیلیا	Lycia Paraphylia
۹۔	قزل احمدلی	پاغلاگونیا	Paphagonia

اس زمانے میں آل عثمان کی حکومت صرف فریجیا کے ایک حصے پہ تھی۔ جو فریجیا اپکٹیٹس Phrygia Epictetus کے نام سے مشہور تھا۔ جب سلاطین عثمانی ذرا طاقت ور ہو گئے تو انہوں نے ان تمام سلسلوں کو مٹا کر ان کے علاقوں پہ قبضہ کر لیا۔ ان کے زوال کی تفصیل بقیدِ سال یہ ہے۔

	سلسلے کا نام	سالِ زوال	کس نے مٹایا
۱۔	امرائے کراس	۷۳۷ھ (۱۳۳۶ء)	سلاطین عثمانی
۲۔	امرائے حمید	۷۸۳ھ (۱۳۸۲ء)	سلاطین عثمانی
۳۔	امرائے تکہ، کرمیاں، صروخاں، من تشا و آیدین	۷۹۲ھ (۱۳۵۰ء)	سلاطین عثمانی

سلاجقہ

لکونیا	پافلاگونیا	کاریا	لیڈیا		لیسیا	فریجیا	سیڈیا	میسیا	فریجیا اپکٹیٹس	بی ٹینیا
قرمان	قزل احمدلی	من تشا	آیدین	صردخاں	تکہ	کوہیان	حمید	کراسی	آل عثمان	رہ شرقی

قرمان تقریباً ۶۲۰ھ
محمد اول ۶۴۳
محمود ۶۷۸
بخشی ۷۱۹
علاءالدین ۷۵۰

تیمور ۶۹۰
شجاع الدین
عادل بیگ
بایزید کتورم

من تشا بیگ ۷۰۰
یعقوب
محمود
الیاس ۷۹۱

آیدی بیگ ۷۰۰
محمد ۷۳۳
عمر ۷۴۰
عیسیٰ ۷۴۸

خسروخاں ۷۱۳
الیاس ۷۴۶
اسحٰق ۷۷۶

تکہ بیگ

کرمیاں بیگ
علی شیر
حلیم
عطی
یعقوب

حمید
حسین

عجلان بیگ

۶۹۹ عثمان
۷۲۶ ارخان
۷۶۱ مراد اول

۶۳۰ ارطغرل

۶۶۰ میکائیل پالیولوکس
۶۸۲ آندرونیکس
۷۱۷ بروسہ

۷۳۷
۷۸۳
۷۹۲ ۷۹۲ ۷۹۲ ۷۹۲ ۷۹۲ ۷۹۵ ۷۹۴
خاتمہ

۷۳۶ بقیہ

۷۹۲ بایزید
۸۰۴ تیمور کا حملہ
۸۰۵ محمد اوّل
۸۲۴ مراد ثانی
۸۵۵ محمد ثانی

احیائے ملّی

محمد ثانی ۸۰۵
ابراہیم ۸۲۹
پیر احمد
اسحٰق ۸۶۹

اسفندیار ۸۰۵
ابراہیم ۸۳۳
اسمٰعیل
قزل احمد

الیاس (دوبارہ) ۸۰۵
ادریس
احمد ۸۲۴
لیث

عیسیٰ ۸۰۵
عمر ۸۰۶

جنید

مصطفیٰ ۸۲۴

خضر ۸۰۵
عمر؟ ۸۰۹

جنید

عثمان ۸۰۵

یعقوب
دوبارہ ۸۰۵

۸۷۷
۸۶۴
۸۲۹ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۰ ۸۳۲

سلاطینِ آلِ عثمان

Marfat.com

۴۔ امرائے کرمانی و قزلی احمدی کو ۷۹۴ھ و ۷۹۵ھ (۱۳۹۲ء، ۱۳۹۴ء) کے درمیان سلاطین عثمانی نے ختم کیا۔

الغرض عثمان اوّل کے بعد تقریباً ایک سو برس سے بھی کم عرصے میں (آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں) اس کے طاقت ور پوتے نے نو رقیب خاندانوں کا صفایا کر دیا۔

۸۰۴ھ (۱۴۰۲ء) میں انگورہ (انقرہ) کی مشہور جنگ ہوئی۔ جس میں تیمور نے بایزید خاں کو شکست دینے کے بعد گرفتار کر لیا۔ اس جنگ کے بعد ایشیا میں عثمانیوں کی طاقت کچھ عرصہ کے لیے کم ہو گئی اور ساتھ ہی امیر تیمور نے مذکورہ بالا سلسلوں میں سات کو امرائے کراسی وحمید کے بغیر دوبارہ زندہ کر دیا۔ یہ سلسلے تقریباً ۲۵ برس تک حکومت کرتے رہے۔ لیکن جونہی کہ سلاطین عثمانی نے دوبارہ زور پکڑا اور شکست انقرہ کے اثرات ختم ہو گئے تو سلطان مراد خاں ثانی نے ۸۲۹ھ اور ۸۳۲ھ (۱۴۲۶ء، ۱۴۲۸ء) کے درمیانی عرصہ میں سات میں سے پانچ خاندانوں کو تو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ اور باقی رہے دو خاندان تو سلطان محمد خاں ثانی نے ۸۷۷ھ (۱۴۷۱ء) میں ان سلسلوں کو بھی مٹا دیا اور آج تک ان میں سے کوئی خاندان دوبارہ سر نہیں اٹھا سکا۔

جدول ذیل میں ان امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۔ سلجوقیوں کے مغربی علاقے مذکورہ بالا سلسلوں میں کیسے تقسیم ہوئے۔

۲۔ اور آلِ عثمان نے انہیں کب ہضم کیا؟

۳۔ امراء کے نام تاریخوں سمیت (جہاں تک مل سکے)

۸۱۔ سلاطین عثمانی (ٹرکی)

۶۹۹ھ تا ۱۳۱۱ھ

(۱۲۹۹ء تا ۱۸۹۳ء)

عثمانی تُرک غُز قبیلہ کی ایک شاخ ہیں۔ جب تاتاریوں نے خراسان پر حملہ کیا تو یہ لوگ خراسان کو چھوڑ کر مغرب کی طرف بھاگ نکلے اور ساتویں صدی (ہجری) کے آغاز میں ایشیائے

خورد میں سکونت اختیار کر لی۔ چونکہ یہ لوگ سلجوقیوں کی امداد کیا کرتے تھے۔ اس لیے سلجوقیوں نے انہیں اجازت دے دی کہ یہ اپنے خیمے فریجیا اپکٹیٹس Phrygia Epictetus میں لگا کر وہیں ٹھہر جائیں۔ یہ علاقہ بیٹینا قسمیت مشرقی روم کا ایک حصہ تھا۔ اس علاقے کا سب سے اہم شہر سگوت Sugut تھا۔ جسے عثمانیوں نے اپنا مرکز بنا لیا۔ عثمانیوں کا جدِ امجد عثمان ۶۵۶ھ (۱۲۵۸ء) کو اسی شہر میں پیدا ہوا۔ اور اسی کی کوششوں سے خلافتِ عثمانیہ کی بنیاد پڑی۔ جس کے فرمانرواؤں کی تعداد ۳۵ تھی اور سب کے سب عثمان کی پشت سے تھے۔

عثمان نے مشرقی روم (رومہ) کے بعض علاقوں کو فتح کر کے اس کی سرحدوں کو مغرب کی طرف سرکا دیا۔ اس کے لڑکے اُرخان نے بروسہ [۱۰] اور نیقیہ [۱۱] کے شہر فتح کر لیے اور اپنے پڑوسیوں یعنی امرائے کراسی کے علاقوں پر بھی قابض ہو گیا اور ایک مشہور فوج ترتیب دی جو ''ینی چری'' کے نام سے مشہور تھی اور جس نے صدیوں تک اقصائے عالم میں عثمانیوں کی دھاک بٹھائے رکھی۔

۷۵۹ھ (۱۳۵۸ء) میں ترکانِ عثمانی درۂ دانیال میں داخل ہو کر گیلی پولی کے مقام پر اترے اور مشرقی یورپ کے بعض علاقوں پہ قابض ہو گئے۔ اڈریانوپل اور فلی پوپولیس [۱۲] کو چند سال بعد مسخر کیا۔ مارتیزہ [۱۳] Martiza کو ۱۳۶۴ء قوسوف [۱۴] Kossovo کو ۱۳۸۹ء اور نکوپولس [۱۵] Nicopols کو بھی اسی سال فتح کرنے نیز یورپ کی تمام طاقتوں کو شکست دینے کے بعد قسطنطنیہ اور گردونواحی علاقے کے سوا باقی تمام جزیرہ نمائے بلقان ان کے قبضے میں آ گیا۔ یوں تو قسطنطنیہ بھی مسخر ہو جاتا لیکن ۸۰۴ھ (۱۴۰۴ء) میں امیر تیمور نے ایشیائے صغیر کو روندنے کے بعد بایزید اول کو انگورہ میں سخت شکست دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تسخیر قسطنطنیہ کی تجویزیں کھٹائی میں پڑ گئیں اور ترکوں کی وہ سلطنت جو شام کی نہر العاصی سے ساحل ڈینوب تک پھیل چکی تھی کمزور ہو گئی۔

اگرچہ سلطان محمد اوّل نے اپنے تدبّر کے زور سے پچھلے نقصان کی کسی حد تک تلافی کر دی تھی لیکن اس کے اقدامات چنداں قابلِ توجہ نہ تھے۔ جب سلطان مراد خاں ثانی تختِ خلافت پہ جلوہ گر ہوا تو اس نے پہلے اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا اور پھر سلطنت میں مکمل امن قائم کرنے کے بعد نہ صرف اپنے ملک کو ہونیاڈی (ولیشیا کے سفید امیر) کے محلوں سے نجات دلائی۔ بلکہ ۱۴۴۴ء میں

دارنا[16] کے مقام پر عیسائیوں کو سخت شکست دے کر انہیں عہد شکنی کی سزا دی۔

اس فتح سے سلطنت عثمانی شمالی حملہ آوروں سے محفوظ ہوگئی۔ اور اس کے بعد دو سو برس تک عثمانیوں کو شاندار فتوحات حاصل ہوتی رہیں ۸۵۷ھ (۱۴۵۳ء) میں سلطان محمد خاں ثانی نے قسطنطنیہ پر قبضہ کر لیا اور اس طرح مشرق روم کی سلطنت ختم ہوگئی۔ جزیرہ نمائے کریمیا پر ۱۴۷۵ء میں قبضہ ہوا۔ اور ساتھ ہی بحیرۂ ایجین کے تمام جزائر دولتِ عثمانی کا حصہ بن گئے اور کچھ عرصہ بعد عثمانیوں کا جھنڈا اٹلی میں قصر اترانتو[17] Otrante پر لہرانے لگا۔

سلطان سلیم خان اول نے اپنے عہد کے پہلے آٹھ برس میں شاہ ایران کو شکست دی اور کردستان دیارِ بکر کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ ۹۲۳ھ (۱۵۱۷ء) میں ممالیک مصر سے شام، عرب اور مصر چھین لیے۔ کچھ عرصہ بعد مکہ و مدینہ پر قبضہ کر لیا اور مصر کے خلیفۂ عباسی کو اپنا مطیع بنا کر اس سے تمام وہ مقدس اشیا لے لیں۔ جن کا تعلق رسول عربی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے تھا اور اسی تاریخ سے سلاطین عثمانی نے امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔

سلطان سلیمان خاں، اعظم جو اپنے قابل باپ کا مایۂ ناز جانشین تھا۔ اپنے والد سلیم خاں کے نقشِ قدم پہ چلا اور نہایت شاندار کارنامے سرانجام دیے ۹۲۸ھ (۱۵۲۲ء) میں جزائر روڈس کے امراء کو شکست دی۔ شمال میں بلغراد فتح کیا۔ ۹۳۲ء (۱۵۲۶ء) میں اہل ہنگری کو موہاکس Mohacs کے جنگل میں سخت شکست دی اور ان کا بادشاہ لوئیس[18] دوم بیس ہزار سپاہیوں کے ساتھ گرفتار ہو گیا اور مجارستان (ہنگری) ڈیڑھ صدی تک عثمانیہ کے پاس رہا۔ سلطان سلیمان نے ۹۳۵ھ (۱۵۲۹ء) میں وی آنہ Vienna آسٹریا کا دارالخلافہ کا محاصرہ کیا اور اس شہر پہ قبضہ ہونے ہی کو تھا کہ آرشیدوک فرونیان[19] سے خراج لے کر محاصرہ اٹھا لیا۔

سلیمان خاں کو اعظم کا لقب صرف اس لیے نہیں دیا گیا تھا کہ وہ بڑا بھاری مدبر، دانش مند اور ایک عظیم الشان فاتح تھا بلکہ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس نے اپنی سیاسی برتری کو باقی رکھنے کے لیے زبردست جدوجہد کی اور پھر ایسے زمانے میں جب اس کے مقابلے میں بڑی بڑی شخصیتیں موجود تھیں مثلاً چارلس[20] اول، فرانسس[21] اول، ملکہ الزبتھ[22] لیوڈھم[23] کولمبس، کارنز[24]

Marfat.com

Cartes اور ریلے[۲۵] Raleigh۔

سلیمان نے چارلس اول کے عہد میں وی آنہ کا محاصرہ کیا اور مجارستان کو فتح کر لیا۔ بحری مہمات میں اس نے ڈوریا[۲۶] Doria اور ڈریک[۲۷] Drake کے مشہور ملاحوں اور بیڑوں کے باوجود بحیرۂ روم کو ساحل ہسپانیہ تک اپنے قبضے میں کر لیا اور اس کے پاس باربروسہ[۲۸] پیالی[۲۹] اور ڈریکٹ[۳۰] جیسے قابل امیر البحر تھے۔ جنہوں نے بحیرۂ روم کو اپنے جہازوں کی جولانگاہ بنا رکھا تھا یہ سلیمان ہی تھا۔ جس نے اہل ہسپانیہ کو افریقہ کے ان علاقوں سے جہاں بربری قبائل آباد تھے۔ باہر نکال دیا تھا اور پرویزا[۳۱] Prevesa کی سمندری لڑائی (۱۵۳۸ء) میں پوپ، شہنشاہ جرمنی اور ذرچے کو زبردست شکست دی تھی۔

خلاصہ یہ کہ سلیمان اعظم کے زمانہ میں سلطنت عثمانی ایک طرف بوڈاپسٹ[۳۲] اور ساحلِ ڈینیوب سے مصر میں اسوان تک اور دوسری طرف ساحلِ فرات سے آبنائے جبرالٹر تک وسیع ہوگئی تھی۔

سلیمان اعظم کا زمانہ خلافت عثمانیہ کے انتہائی عروج کا زمانہ تھا۔ سلیمان کے بعد اس سلطنت کا زوال شروع ہو گیا اور اس سلسلے کی پہلی کڑی وہ شکست تھی جو ترکوں کو لپانٹو[۳۳] Lipanto کی بحری لڑائی میں آسٹریا کے فرمانروا ڈان جان نے ۹۷۹ھ (۱۵۷۱ء) میں دی تھی۔ اگرچہ اسی سال یعنی ۹۷۹ھ میں ترکوں نے جزیرہ قبرص کو فتح کرنے کے علاوہ آسٹریا کو خشکی پر بھی چند شکستیں دی تھیں۔ مثلاً کرستیز Keresztes کی شکست (۹۷۷ھ، ۱۵۶۹ء) لیکن ترکوں کی وہ پہلی شان باقی نہیں رہی تھی اور یورپ کی حکومتوں نے ان سے ڈرنا چھوڑ دیا تھا۔

۱۰۴۸ھ (۱۶۳۸ء) میں سلطان مراد خاں چہارم نے بغداد پہ قبضہ کر لیا اور ۱۶۴۵ء میں جزیرہ کریٹ کے علاوہ چند اور جزائر بھی وینزیوں[۳۴] سے چھین لیے لیکن یورپ میں چند ایسی شکستیں ہوئیں۔ جن کی وجہ سے سارا مجارستان ان کے ہاتھ سے نکل گیا مثلاً جین سبسکی Jean Sobieski کے ہاتھوں ۱۰۷۴ھ (۱۶۶۴ء) میں سینٹ گوتھرڈ[۳۵] St. Gothard کی شکست ۱۰۸۳ھ (۱۶۷۳ء) میں چوکزیم Choczim اور ۱۰۸۶ھ (۱۶۷۵ء) میں لمبرگ[۳۶]

Marfat.com

Lemberg کی شکست ۔ پھر ۱۰۹۳ھ (۱۶۸۲ء) میں وی[۳۷]آنہ کا محاصرہ اور ۱۰۹۵ھ (۱۶۸۶ء) میں[۳۸]موہاکس کے مقام سے ترکوں کا فرار ساتھ ہی آسٹریا نے وینزیوں کے ساتھ مل کر ولایات بوسینہ[۳۹]اور یونان پر حملہ کر دیا۔

۱۱۰۹ھ (۱۶۹۷ء) میں جنگ زنتا[۴۰] Zenta چھڑ گئی ۔ جس میں یوجین[۴۱] Eugena نے ترکوں کو ایک زبردست شکست دی۔ اس کے بعد معاہدات کارلووٹز[۴۲] Carlovitz (۱۱۱۱ھ، ۱۶۹۹ء) اور پساٹووٹز[۴۳] Passatovitz کی رو سے مجارستان ۔ پڈولیا[۴۴] Podolia اور ٹرانسلوینیا[۴۵]ترکوں کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لیے نکل گئے۔ ۱۷۳۶ء میں روس نے آکزکاف Oczakey اور اوزاف لے لیے۔ ۱۸۸۳ء میں کریمیا چھین لیا۔ یہ سلسلہ جاری رہا اور محمود دوم جیسا طاقت ور فرمان روا بھی سلطنت کو زوال سے نہ بچا سکا۔ چنانچہ انیسویں صدی کے ربع میں محمد علی پاشا خدیو مصر بن گیا اور خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ ۱۳۰۱ھ (۱۸۸۳ء) میں انگریزوں کی دست اندازی کی وجہ سے مصر عثمانی اقتدار سے پوری طرح آزاد ہو گیا۔ ۱۰۷۰ھ (۱۶۵۹ء) میں ڈے[۴۶] Dey نے الجیریا کو ۱۱۱۷ھ (۱۷۰۵ء) میں بے[۴۷] Bey نے ٹیونس کو آزاد کرا لیا۔ ۱۲۴۵ھ (۱۸۳۰ء) میں فرانس الجیریا پہ قابض ہو گیا اور ۱۲۹۹ھ (۱۸۸۱ء) میں ٹیونس کو دبوچ لیا۔ (گو بظاہر یہی کہتا رہا کہ میں ٹیونس پہ قبضہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا) اب افریقہ میں عثمانیوں کے پاس صرف طرابلس باقی رہ گیا تھا (۱۹۱۳ء) میں طرابلس پر اٹلی نے قبضہ کر لیا۔ (مترجم)

اگرچہ عثمانیوں کی ایشیائی سلطنت محفوظ تھی اور اس تاریخ سے کہ جب سلطان مراد رابع نے ایرانیوں سے بغداد چھینا تھا، اب تک کوئی ردو بدل نہیں ہوا تھا۔ لیکن ۱۲۹۵ھ (۱۸۷۸ء) میں معاہدہ برلن کی رو سے روس نے جزیرۂ قبرص پہ قبضہ کر لیا۔ عثمانیوں پہ سب سے بڑی افتاد یورپ میں پڑی اور وہ یوں کہ ۱۲۴۴ھ (۱۸۲۸ء) میں یونان ترکی سلطنت سے علیحدہ ہو گیا۔ ۱۸۶۶ء میں ساحل ڈینیوب کے چند علاقے مل کر رومانیہ کہلانے لگے اور ٹرکی سے جدا ہو گئے۔ ۱۸۶۷ء میں سرویا نے آزادی کا اعلان کر دیا۔

Marfat.com

روسیوں کی نیت ترکوں کے متعلق مدت سے خراب تھی لیکن کریمیا کی لڑائی (۱۸۵۴ء۔ ۱۸۵۵ء) نیز انگریزوں اور فرانسیسیوں کی مداخلت کی وجہ سے وہ اپنے ارادوں کو اب تک عملی صورت نہ دے سکے تھے۔ ۹۵۔۱۲۹۴ھ (۷۸۔۱۸۷۷ء) میں روسیوں نے ترکوں پر باقاعدہ حملہ کر دیا اور اس مرتبہ باقی حکومتیں خاموش بیٹھی رہیں۔ اس لیے کہ وہ روس کی پیش قدمی کو روکنے کے قابل نہیں تھیں۔

اگرچہ معاہدۂ برلن (۱۲۹۵ھ۔۱۸۷۸ء) کی رُو سے روس کو سلطنت عثمانیہ کا کوئی بہت بڑا علاقہ نہیں مل سکا، تاہم ترکی اقتدار کے زوال کی رفتار تیز تر ہوگئی۔ رومانیہ اور سرویا علیحدہ سلطنت بن گئے۔ مائٹی نگرو کی خود مختاری کا اعلان ہوگیا۔ یونان، تسالیا[48] Toesealia پہ قابض ہوگیا اور آسٹریا نے بوسنیہ اور ہرزہ گوینہ[49] Herzegovina کے علاقے ہتھیا لیے۔ بلغاریہ نیم مستقل ہوگیا اور ۱۳۰۳ھ (۱۸۸۵ء) میں شرقی رومیلیا[50] Romelia کا علاقہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوگیا اور اس طرح عثمانی ان تمام علاقوں سے جو شمال میں جبال بلقان تک پھیلے ہوئے تھے محروم ہوگئے اب یورپ میں عثمانیوں کا اقتدار جبال بلقان کے جنوب میں ایک چھوٹے سے علاقے پہ رہ گیا جس میں یونان کا پرانا قلعہ، مقدونیہ، اپیروس[51] اور ایلیر یا Illyria شامل ہیں۔ سلیمان اعظم کے زمانے میں یہی سلطنت وی آنہ تک پھیلی ہوئی تھی[52]۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۹۹	عثمان اول	۱۲۹۹
۷۲۶	ارخان	۱۳۲۶
۷۶۱	مراد اول	۱۳۶۰
۷۹۲	بایزید اول	۱۳۸۹
۸۰۵	محمد اول	۱۴۰۳
۸۲۴	مراد ثانی	۱۴۲۱

Marfat.com

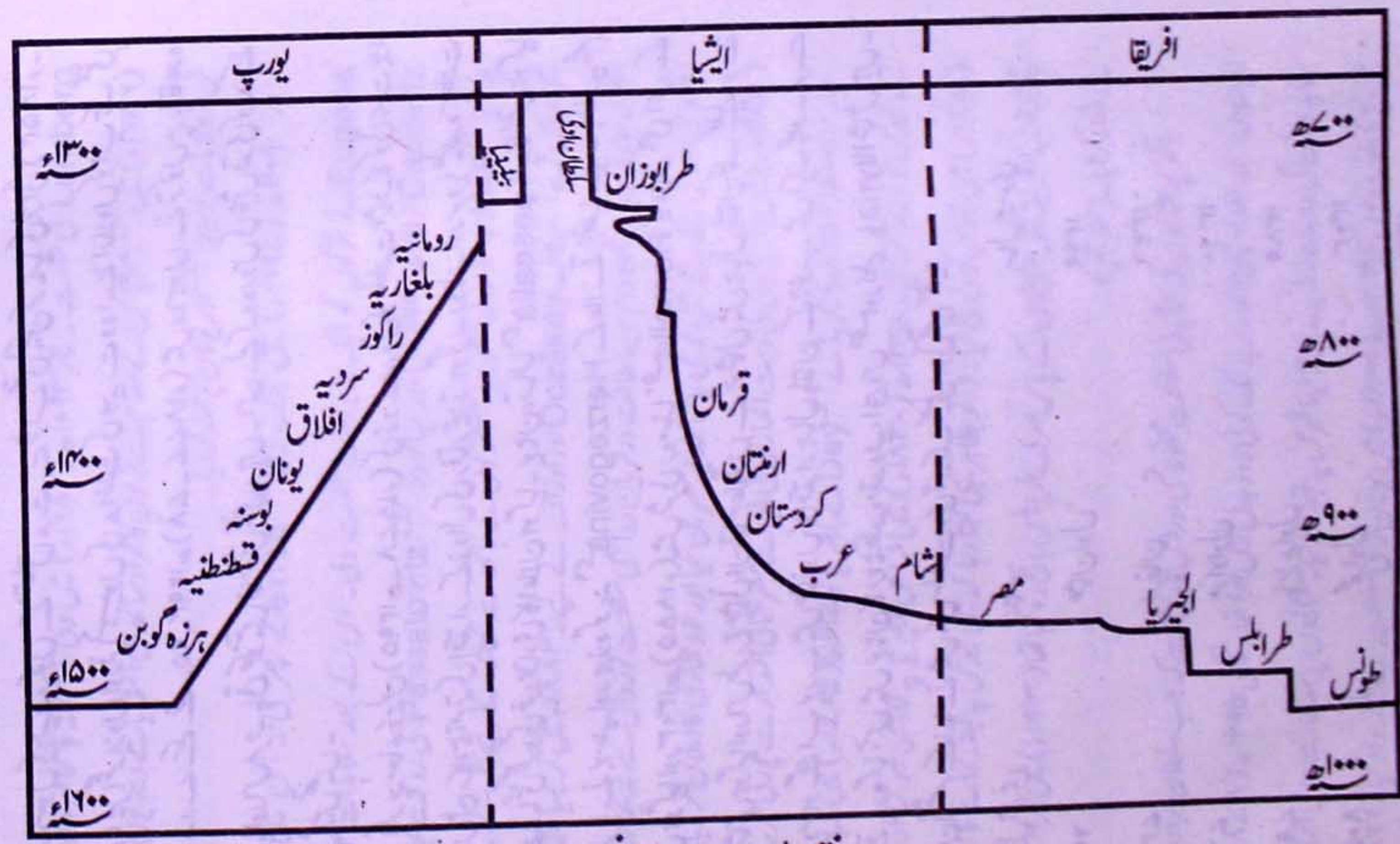

نقشۂ عروجِ دولتِ عثمانی

Marfat.com

۸۸۶	بایزید ثانی	۱۴۸۱
۹۱۸	سلیم اوّل	۱۵۱۲
۹۲۶	سلیمان اول	۱۵۲۰
۹۷۴	سلیم ثانی	۱۵۶۶
۹۸۲	مراد ثالث	۱۵۷۴
۱۰۰۳	محمد ثالث	۱۵۹۵
۱۰۱۲	احمد اوّل	۱۶۰۳
۱۰۲۶	مصطفیٰ اوّل	۱۶۱۷
۱۰۲۷	عثمان ثانی	۱۶۱۸
۱۰۳۱	مصطفیٰ اوّل (دوبارہ)	۱۶۲۲
۱۰۳۲	مراد رابع	۱۶۲۳
۱۰۴۹	ابراہیم اوّل	۱۶۴۰
۱۰۵۸	محمد رابع	۱۶۴۸
۱۰۹۹	سلیمان ثانی	۱۶۸۷
۱۱۰۲	احمد ثانی	۱۶۹۱
۱۱۰۶	مصطفیٰ ثانی	۱۶۹۵
۱۱۱۵	احمد ثالث	۱۷۰۳
۱۱۴۳	محمود اول	۱۷۳۰
۱۱۶۸	عثمان ثالث	۱۷۵۴
۱۱۷۱	مصطفیٰ ثالث	۱۷۵۷
۱۱۸۷	عبدالحمید اوّل	۱۷۷۳
۱۲۰۳	سلیم ثالث	۱۷۸۹

Marfat.com

۱۲۲۲	مصطفیٰ رابع	۱۷۰۷
۱۲۲۳	محمود ثانی	۱۸۰۸
۱۲۵۵	عبدالمجید	۱۸۳۹
۱۲۷۷	عبدالعزیز اوّل	۱۸۶۱
۱۲۹۳	مراد خامس	۱۸۷۶
۱۲۹۳	عبدالحمید خاں ۵۳ف	۱۸۷۶

۱۔ ایشیائے خورد کا ایک ضلع لیڈیا کے شمال میں

۲۔ ایشیائے خورد کا ایک ضلع سمرنا کے مشرق میں

۳۔ ایشیائے خورد کا ایک ضلع لیڈیا کے شمال میں

۴۔ ایشیائے خورد کا ضلع جنوبی ساحل پر جزائر روڈس کے سامنے

۵۔ ایشیائے خورد کا ضلع سمرنا کے شمال میں

۶۔ ایشیائے خورد کا ضلع سمرنا کے جنوب میں

۷۔ ایشیائے خورد کا ضلع انگورہ کے شمال میں

۸۔ ایشیائے خورد کا ضلع انگورہ کے جنوب میں

۹۔ Bithenia ایشیائے خورد کا ایک شہر

۱۰۔ Brusa ایشیائے خورد کا ایک شہر

۱۱۔ Nicaea ایشیائے خورد کا ایک شہر

۱۲۔ Philippoplis بلغاریہ کا ایک شہر

۱۳۔ یونان کا ایک دریا جو ایڈریانوپل کے پاس سے گزر کر آبجین کے بحیرے میں آ گرتا ہے۔

۱۴۔ توسوف یوگوسلاویہ کا ایک شہر

۱۵۔ بلغاریہ کا ایک شہر Nicopolis

۱۶۔ Varna بلغاریہ کا ایک شہر

۱۷۔ اترانتو اٹلی کے جنوب مشرقی کونے میں اپولیا کے صوبے کا ایک شہر

۱۸۔ لوئیس دوم (۱۵۰۰ء۔۱۵۲۶ء)

۱۹۔ Arehdak Ferdinand اس سے مراد غالباً فرونیان اول شہنشاہ روما ہے جو ۱۵۰۳ء میں پیدا ہوا اور ۱۵۶۴ء تک زندہ رہا۔

۲۰۔ چارلس اول کا زمانہ ۱۶۰۰ء سے ۱۶۴۹ء تک تھا اور سلیمان خان کا ۱۵۲۰ء سے ۱۵۶۶ء تک۔ یہ ہم عصر

Marfat.com

نہیں ہو سکتے۔ اس لیے یہاں غالباً ہسپانیہ کا بادشاہ چارلس پنجم مراد ہے۔ جس کا زمانہ ۱۵۰۰ء سے ۱۵۵۸ء تک تھا۔ اور یہ رومہ کا بھی بادشاہ تھا۔

۲۱۔ فرانسس اول (۱۴۹۴ء، ۱۵۴۷ء) ۱۵۱۵ء سے ۱۵۴۷ء تک فرانس کا بادشاہ رہا۔

۲۲۔ ملکہ الزبتھ (۱۵۳۳ء سے ۱۶۰۳ء) ۱۵۵۸ء میں تخت انگلستان پہ بیٹھی تھی۔

۲۳۔ اٹلی کا اسقف اعظم یعنی پوپ

۲۴۔ سپین کا ایک مشہور نامور (۱۴۸۵ء، ۱۵۴۷ء) جس نے امریکہ کی ریاست میکسیکو کو فتح کرنے کے بعد اس پہ دس برس حکومت کی۔

۲۵۔ ریلے (۱۵۵۲ء سے ۱۶۱۸ء) انگلستان کا ایک مشہور جہاز ران اور تاریخ عالم کا مصنف۔ جمیز اول نے اسے موت کی سزا دی تھی۔

۲۶۔ ڈوریا (۱۴۶۶ء۔ ۱۵۶۰ء) ایک مشہور جہاز ران جو ۱۵۰۳ء میں فرانس کے خلاف لڑا اور پھر فرانسیسیوں سے مل کر ترکوں کے خلاف نبرد آزما رہا۔

۲۷۔ سر فرانسس ڈریک (۱۵۴۰ء۔ ۱۵۹۶ء) ملکہ الزبتھ کے عہد کے مشہور امیر البحر جس نے لارڈ ہاورڈ کے ساتھ مل کر سپین کا سمندری بیڑا تباہ کیا تھا۔

۲۸۔ Barbarossa ۲۹۔ Piale ۳۰۔ Drogut

۳۱۔ پرویزہ یونان کا ایک ساحلی شہر

۳۲۔ بوڈاپسٹ۔ ہنگری کا دارالخلافہ

۳۳۔ لپانٹو۔ یونان کا ایک مشہور شہر

۳۴۔ Vinetianes اہل وینس۔ وینس اٹلی کا مشہور شہر ہے۔

۳۵۔ اٹلی اور سوئزرلینڈ کی سرحد پر ایک مقام

۳۶۔ لمبرگ پولینڈ کا ایک شہر

۳۷۔ وی آنہ۔ آسٹریا کا دارالخلافہ

۳۸۔ ہنگری کا ایک شہر

۳۹۔ بوسینہ۔ یوگوسلاویہ کا ایک ضلع

۴۰۔ زنتا۔ یونان کا ایک شہر

۴۱۔ یوجین۔ آسٹریا کا شہزادہ

۴۲۔ یوگوسلاویہ کا ایک شہر

۴۳۔ پساراڈنز۔ سرویہ کا ایک شہر

۴۴۔ یوکرائن کا ایک ضلع بیسربیا کے شمال میں

۴۵۔ ٹرانسلوینیا۔ رومانیہ کا ایک صوبہ

۴۶۔ ڈے۔ ترکی خطاب جو سپہ سالاروں کی ملتا تھا۔ سترہویں صدی میں ترکی فوج ینی چری کے سپہ سالار

Marfat.com

جوڈے کہلاتے تھے۔ الجیریا کے سردار بن گئے۔ سولہویں صدی کے آغاز سے ۱۷۰۵ء تک ٹیونس پہ بھی حکمران رہے۔

۴۷۔ بے۔ ترکی خطاب۔ جو ٹیونس کے فرمانرواؤں کو عطا ہوا تھا۔ باوجودیکہ سولہویں صدی کے آغاز سے ۱۷۰۵ء تک ٹیونس پر ڈے قابض رہے۔ تاہم بے کافی بااثر تھے اور امور سلطنت ان کی مرضی ہی سے سرانجام پاتے تھے۔ ۱۷۰۲ء میں ابراہیم (آخری ڈے) نے بے خاندان کو تباہ کر دیا۔ جس پر اہل الجیریا بھڑک اٹھے اور ابراہیم کو شکست ہوئی۔ اس کے بعد اہل ٹیونس نے کریٹ کے ایک شخص حسین بن علی کو بے کا خطاب دے کر اپنا فرمانروا بنالیا اور یہی خاندان آج تک ٹیونس کا نیم مختار حکمران ہے۔ بے کا تباہ شدہ گھرانہ کارسیکا کے ایک شخص مراد کی اولاد تھا۔

۴۸۔ یونان کا ایک مشرقی ضلع

۴۹۔ ہرزہ گرین۔ یوگوسلاویہ کا ایک صوبہ سمندر کے قریب

۵۰۔ رومیلیا۔ بلغاریہ کا ایک صوبہ جو صوفیا سے بحیرۂ اسود تک پھیلا ہوا ہے۔

۵۱۔ Epirus البانیہ کے جنوب میں یونان کا ساحلی صوبہ

۵۲۔ جنگ بلقان ۱۳۔۱۹۱۲ء اور جنگ عظیم ۱۸۔۱۹۱۴ء کے بعد یورپ میں ترکوں کا اقتدار صرف استنبول اور ایڈریانوپل تک محدود رہ گیا ہے۔

۵۳۔ عبدالحمید خاں کے بعد چار سلطان اور آئے پھر ۱۹۲۴ء میں کمال اتاترک نے خلافت کو اڑا کر جمہوریت کی بناء ڈال دی۔

۱۳۲۷	محمد خامس	۱۹۰۹
۱۳۳۶	محمد ساوس	۱۹۱۸
۱۳۴۱	عبدالحمید	۱۹۲۲
۱۳۴۲	عبدالعزیز	۱۹۲۴
۱۳۴۲	کمال اتاترک	۱۹۲۴
۱۳۵۶	عصمت انونو	۱۹۵۰
۱۳۶۹	جلال بایار	۱۹۶۰
۱۳۸۰	جنرل گرسل (عصمت وزیراعظم)	۱۹۶۶
۱۳۸۶	جودت ثنائے	

Marfat.com

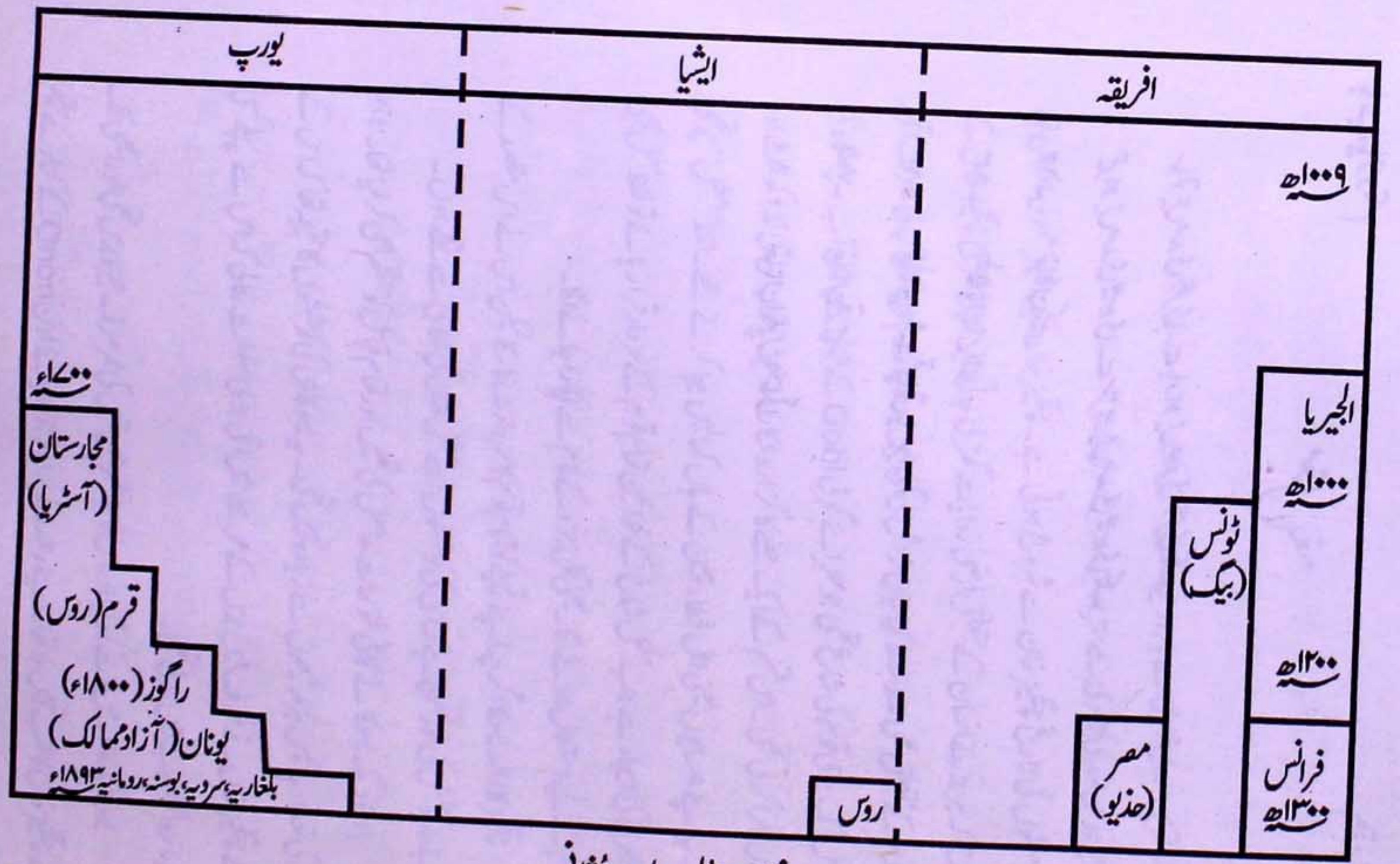

نقشۂ تنزّلِ دَولتِ عُثمانی

Marfat.com

باب یازدہم

مغل

ساتویں صدی ہجری سے بارہویں صدی ہجری تک

تیرہویں صدی عیسوی سے سترہویں صدی عیسوی تک

۸۲۔ خانانِ کبیر

۸۳۔ ایلخانانِ ایران

۸۴۔ خانانِ دشت قبچاق یا سیر اردو

۸۵۔ خانانِ قرم

۸۶۔ خانانِ اولوس جغتائی

Marfat.com

باب یازدہم

مغل

ساتویں صدی ہجری سے بارہویں صدی ہجری تک

تیرہویں صدی عیسوی سے سترہویں صدی عیسوی تک

مغلوں کی تاریخ چنگیز خان سے شروع ہوتی ہے۔ چنگیز خان ایک غیر معمولی انسان تھا جس طرح کہ ہر بڑے انسان کے متعلق فرضی روایات گھڑلی جاتی ہیں، اسی طرح چنگیز خان کے آباؤ اجداد کے متعلق بھی غلط سلط کہانیاں تراش لی گئی ہیں۔ ہمارے ہاں اصلی کہانی صرف اتنی ہے کہ مغل ایک بڑی قوم کی شاخ تھی جو صحرائے گوبی Gobi کے شمالی حصے میں آب و چراگاہ کی تلاش میں پھرا کرتی تھی۔ اس قسم کے ایک حصے کا گزارہ شکار اور ریوڑ پہ تھا۔ ان کی غذا گوشت اور پنیر تھی۔ یہ اپنے ہمسایوں یعنی اہل خطا و چین کے ہاں کھالیں بیچا کرتے تھے۔ لفظ ''مغل'' چوتھی صدی ہجری کی ایجاد ہے جب مغل شاخ کے خوانین تمام قوم کے سردار قرار پائے تو لفظ مغل بھی تمام قوم کے لیے استعمال ہونے لگا۔ یعنی کل جزو کے نام سے پکارا جانے لگا۔

چنگیز کا والد یسوکا اگرچہ اپنے قبیلے کو تمام قوم کا سردار نہ بنا سکا لیکن اس نے اس مقصد کے لیے بے حد کوشش کی اور ممکن ہے کہ اسی کی کوششوں سے مغل چین کی غلامی سے نکلے ہوں۔

باوجود یکہ یسوکا نے کافی فتوحات حاصل کی تھیں اور تمام قبائل کو منظم بھی کر لیا تھا۔ تاہم قبائل کی تعداد چالیس ہزار خیموں سے زیادہ نہیں تھی۔ یہ یسوکا ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ اس کے لڑکے چنگیز خاں نے صرف بیس برس کے عرصے میں اتنی بڑی سلطنت بنالی کہ اس سے پہلے کسی اور فرمانروا کو نصیب نہیں ہوئی تھی۔

یسوکا ۱۱۷۵ء میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا تموجن جس کی عمر صرف تیرہ برس تھی اور ابھی تک اسے چنگیز خاں کا لقب نہیں ملا تھا۔ اپنے والد کے گروہ (جو دریائے اونن Onon کے کنارے مقیم

تھا) کا سردار بن گیا۔

چنگیز خاں کو اسکندر ایشیا کہنا غلط نہیں۔ اس کے تمام کارناموں کی تفصیل[۲] دینا مناسب نہیں۔ یہاں صرف اتنا ہی بتا دینا کافی ہوگا کہ پہلے تیس برس تک چنگیز خان خانہ جنگی میں الجھا رہا۔ گھر کے دشمنوں سے نپٹنے کے بعد اردگرد کے قبائل کو طاقت، چال اور فریب سے اپنا مطیع بنا لیا اور اتنی طاقت پیدا کر لی۔ جس کی بدولت آنے والے بیس برس میں اپنے وسیع تر ارادوں اور بلند مقاصد کی تکمیل کر سکے۔

تموجن نے ان تمام قبائل کو جو صحرائے گوبی کے شمال حصے میں نہر ارتش Irtush سے کوہائے کھنگن Khlnggan تک آباد تھے۔ مطیع بنانے کے بعد قوم کرایت karait کو بھی رعیت بنا لیا۔ اس قوم کا فرمان روا وانگ خان تھا جو اہل یورپ کی کہانیوں میں ملک یوحنا Prester John کے نام سے مشہور تھا۔ وانگ خان یسوکا اور تموجن کا حلیف تھا۔ لیکن ان کے اتحاد میں استواری نہیں تھی۔

۱۲۰۶ء میں تموجن نے تمام رؤسائے قبائل کو جمع کر کے ایک مجلس شورائے (کونسل) قائم کی۔ جسے مغلوں کی زبان میں قوریلتا کہا جاتا ہے۔ مجلس میں بدھ مذہب کا ایک فقیر شاماں نامی بھی موجود تھا۔ اس فقیر نے اٹھ کر اعلان کیا کہ خداوند نے تموجن کو چنگیز قاآن کا بلند لقب عطا کیا ہے۔ اور یہ لقب پہلے کسی اور حکمران کو نہیں دیا گیا تھا۔ چنگیز قاآن کے معنی ہیں ''طاقت ور بادشاہ'' چنانچہ چوالیس برس کی عمر میں چنگیز تمام قبائل کا سردار بن گیا۔ تین برس بعد قوم اویغور کو مغلوب کیا اور پھر سلطنت چین پر حملہ کر دیا لیکن اس وسیع ملک کی تسخیر اس کی اولاد کے نصیب میں تھی۔ چنگیز اپنی زندگی میں صرف شمالی چین کے ایک بڑے علاقے پر جس میں لیان تن Lian Tnn اور قبیلہ تنگغوت کے متصرفات بھی شامل تھے) قبضہ کر سکا۔ تنگغوت حکومت ہیا[۳] کے مطیع تھے۔

چنگیز خاں کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ترکانِ قراختا کی قدیم سلطنت تھی جس کی حدود قریباً وہی تھیں جو آج مشرقی ترکستان کی ہیں یہاں گورگانی یا گورخانی شاہوں کا سلسلہ حکومت کیا کرتا تھا۔ تمام ہمسایہ ممالک مثلاً ایران اور ماوراء النہران کے باجگزار تھے۔ چنگیز کے

Marfat.com

سامنے سوال یہ تھا کہ وہ گورگانیوں کی غلامی قبول کرے یا ان کے خلاف علم بغاوت بلند کر لے۔ چنانچہ اس نے دوسری راہ اختیار کی اور بہت تھوڑے عرصہ میں کاشغر، ختن اور یارقند کو فتح کرنے کے بعد رفتہ رفتہ کراختائیوں کے باقی علاقے بھی ہتھیا لیے اور پھر خوارزم شاہی سلطنت (جو تازہ تازہ بنی تھی) کی سرحد پہ جا پہنچا اور خوارزم شاہیوں کے ناپائدار اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔

چنگیز خاں نے اپنی فوج کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ایک حصہ خوارزم خراسان اور افغانستان پہ چڑھ دوڑا۔ دوسرا حصہ آذربائیجان، گرجستان، اور جنوبی روس پہ حملہ آور ہوا اور ایک دستہ چین میں گھس گیا۔

فتوحات کا یہ بے پناہ سلسلہ جاری تھا کہ چنگیز خاں ۶۲۴ھ (۱۲۲۷ء) میں فوت ہو گیا۔ اس وقت اس کی عمر ۶۴ برس تھی۔ اس کی سلطنت دریائے زرد سے بحیرۂ اسود تک پھیل چکی تھی اور چینیوں، تنگغوتیوں، افغانوں، ایرانیوں اور ترکوں کے ممالک چنگیز خان کے قبضہ میں آ چکے تھے۔

چنگیز خاں نے مغل سرداروں کی روایات کے مطابق تمام مفتوحہ ممالک اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیے۔ آبائی ممالک سے بھی ہر ایک کو کچھ نہ کچھ حصہ دیا۔ اور ایک بیٹے کو سب کا سردار مقرر کر دیا۔

ذیل میں خاندانِ چنگیزی کی تمام شاخوں کی فہرست دی جاتی ہے اور اس کا آغاز قاآنوں یا خانوں کے اس طبقے سے کیا جاتا ہے، جسے تمام قبائل کی ریاست حاصل تھی۔

۱۔ خاندانِ اوکتائے یعنی زنگاریا Zungaria کے فرمانروا جو تولو کے ہاتھوں شکست کھانے تک قاآن کہلاتے تھے۔

۲۔ خاندانِ تولو۔ یعنی چنگیز خاں کے آبائی ملک (مغولستان) کے فرمانروا جو خاندانِ اوکتائے کے زوال سے قوم منچو کے عروج تک قاآن کہلاتے رہے۔

۳۔ ایلخانانِ ایران۔ یعنی ہلاکو اور اس کے جانشین۔

۴۔ خاندانِ جوجی۔ یعنی دشت قبچاق کے ترک فرمانروا۔ جن میں خوانین اُردو و آقِ اُردو۔ خوانین ہشترخانی۔ خوانین قازان، قاسموف، اور قرم کے تمام طبقے، نیز خوانین خیوہ و بخارا شامل ہیں۔

Marfat.com

۸۲۔ قاآنانِ اعظم

۶۰۳ھ تا ۱۰۴۳ھ

(۱۲۰۶ء تا ۱۶۳۴ء)

۱۔ خاندانِ اوکتائے (زنگاریا)

عرصۂ حکومت

۶۲۴ھ تا ۶۴۶ھ

(۱۲۲۷ء تا ۱۲۴۸ء)

چنگیز خاں کی خواہش کے مطابق اس کا بیٹا اوکتا زنگاریا اور باقی تمام مغل شہزادوں اور امیروں کا سردار مقرر ہو گیا۔ اگرچہ اوکتا چنگیز کے بیٹوں میں سب سے زیادہ قابل اور عاقل نہیں تھا۔ لیکن مغلوں نے چنگیز خاں کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اسے اپنا سردار چن لیا اور اس طرح یہ تمام مغل قبیلوں کا شہنشاہ بن گیا۔ مغلوں نے ۶۲۶ھ (۱۲۲۹ء) میں ایک مجلس شوریٰ منعقد کر کے اوکتا کی سرداری کا رسماً اعلان کر دیا۔

اوکتا کا زمانہ مغلوں کے انتہائی عروج کا زمانہ تھا۔ ایک طرف تو خاندان کین جو نصف شمالی چین کا مالک تھا اور جس سے کچھ علاقے چنگیز خاں نے پہلے ہی چھین لیے تھے۔ ۶۳۱ھ (۱۲۳۴ء) میں پوری طرح مغلوب ہو گیا۔ ہاں خاندان سوانگ جو نصف جنوبی چین کا مالک تھا قبلا خاں کے زمانے تک مقابلہ کرتا رہا اور دوسری طرف ۶۳۷ھ (۱۲۴۱ء) میں کوریا فتح ہو گیا۔ سلطان محمد خوارزم شاہ کے لڑکے جلال الدین منکبرنی نے کافی جنگ و جدل کے بعد اپنے والد کی طرح ہتھیار ڈال دیے۔ جوجی کا لڑکا باتو ایک بہت بڑی فوج لے کر یورپ پہ حملہ آور ہو گیا اور مغلوں نے ماسکو اور نووگراڈ Novogorod کو تباہ کر دیا۔ مجارستان کو بھی روند ڈالا۔ کراکوف Cracow کو جلا دیا اور پست Pesth کا محاصرہ کر لیا۔ اس موقع پر اوکتا کی اچانک موت

Marfat.com

واقع ہوگئی اور اس کا جانشین تلاش کرنے کے لیے تمام مغل سردار اور شہزادے ایشیا کو لوٹے۔ نیز لینٹز Liegnitz کے مقام پر شہنشاہ آسٹریا نے مغلوں کو ایک زبردست شکست دے کر ان کے حوصلے پست کر دیے اور اس طرح یورپ کو مغلوں سے نجات حاصل ہوگئی تھی۔

مغلوں کی سلطنت کا داخلی نظام یلوچوت سالی جیسے قابل وزیر اعظم کے ہاتھ میں تھا جو اوکتا کی تمام قلمرو کا انتظام نہایت عمدہ طریقے پہ چلاتا تھا۔ اگرچہ باقی مغل حکمرانوں کی طرح اوکتا بھی عموماً نشہ شراب میں مست رہتا تھا۔ لیکن وزیر اعظم کی ہشیاری کی وجہ سے نظم ونسق میں کوئی خلل نہیں آنے پاتا تھا۔

اوکتا کی وفات ۶۳۷ھ (۱۲۴۱ء) میں ہوئی۔ اس کے بعد اس کی بیوی تورکینا اپنے بیٹے گیوگ کی طرف سے سات برس تک سلطنت کا کاروبار چلاتی رہی اور مغلوں کی سردار اعلیٰ بنی رہی۔ اس عرصے میں گیوگ باتو کے ہمراہ فتح مجارستان (ہنگری) میں مصروف تھا۔

گیوگ ۶۴۴ھ (۱۲۴۶ء) میں واپس آیا اور فوراً مغل سرداروں نے قراقرم میں مجلسِ شوریٰ منعقد کر کے اسے اپنا قاآن تسلیم کر لیا۔ جوجی کے بیٹے اس انتخاب پہ راضی نہیں تھے۔ اس لیے وہ مجلس شوریٰ میں شامل نہ ہوئے۔

گیوگ نے پہلے تمام ان باغی عناصر کا سر کچلا جو اس کی والدہ کے دورِ حکومت میں باعثِ مصیبت بنے ہوئے تھے اور پھر چین وایران کی تسخیر کے لیے ایک فوج تیار کی۔

اوکتا کی اولاد میں سے صرف گیوگ کو یہ عزت حاصل ہوئی کہ اسے مغلوں نے اپنا امیر اعلیٰ تسلیم کیا۔ جب ۶۴۷ھ (۱۲۴۸ء) میں گیوگ کی وفات ہوگئی تو حکومت خاندان تولی میں منتقل ہو گئی۔ اس خاندان کا پہلا فرمانروا منگو تھا۔ منگو کی زندگی میں خاندان اوکتا کی طرف سے کوئی مخالفت نہ ہوئی لیکن اس کی وفات کے بعد جب قبلا خاں نے ایک قانونی وغیر رسمی مجلس شوریٰ سے اپنی قاآنی کا اعلان کرایا تو اوکتا کی اولاد مزاحمت کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی اور خوفناک خانہ جنگی کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا۔ چنانچہ مشرق میں قیدو (اوکتا کا پوتا) اور تولی کے حمائیتوں میں اکتالیس لڑائیاں ہوئیں اور مغرب میں تولی کے قبچاتی حلیفوں نے قیدو کے ساتھ پندرہ مرتبہ تیغ آزمائی کی

لیکن ان جنگوں کا کوئی مفید نتیجہ نہ نکلا۔ جب ۷۰۱ھ (۱۳۰۱ء) میں قیدو کی وفات ہوگئی تو اوکتائے کے تمام خاندان نے خاندان تولی کی اطاعت قبول کر لی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اوکتا کی نسل دشت قبچاق (ماوراء النہر) کے قبائل میں پریشان زندگی بسر کر رہی تھی اور ان کے چند ایک گمنام رئیس چغتائی خوانین کی پناہ میں زندگی کے دن کاٹ رہے تھے۔

اس میں کلام نہیں کہ ماوراء النہر میں نسل اوکتا کے چند افراد کچھ عرصے کے لیے حکومت کرتے رہے اور اسی خاندان کے دو افراد یعنی سیور غتمش اور اسکے بیٹے محمود کو تیمور نے چغتائیوں کی مرضی کے خلاف چند دنوں کے لیے ترکستان کا حاکم بنا دیا تھا۔ لیکن یہ عروج عارضی تھا اور تیمور کا یہ اقدام محض ایک مذاق تھا۔ اس لیے ان دو کاہل فرمانرواؤں کو قاآن اعظم کی فہرست میں شامل کرنا درست نہیں۔

۲۔ خاندانِ تولی (منگولیا)

اس خاندان کا عہد حکومت ۱۲۴۸ء سے ۱۶۳۴ء تک پھیلا ہوا تھا اور اس کے تین بڑے بڑے دور تھے۔

۱۔ چین میں خاندان یوئن Yuen کا زمانہ (۱۲۴۸ء۔۱۳۷۰ء)

۲۔ قراقرم میں ضعف سلطنت کا زمانہ (۱۳۷۰ء۔۱۵۴۳ء)

۳۔ قبائل کا پریشان ہونا اور بالآخر منچو خاندان کا مطیع بن جانا۔ (۱۵۴۳ء۔۱۶۳۴ء)

منگو کے قاآن بن جانے کی بڑی بڑی وجوہ دو تھیں۔

اول۔ کہ وہ ایک مشہور سپہ سالار اور ایک بہادر تیغ ران تھا۔

دوم۔ بعض ایسے قبائل جو اس کے والد تولی کی پشت و پناہ اور چنگیز خاں کے ''بازوئے شمشیر زن'' تھے۔ اس کے مطیع بن چکے تھے۔ منگو ۶۴۶ھ (۱۲۵۱ء) میں تخت نشین ہوا اور ۶۵۷ھ (۱۲۵۹ء) میں مر گیا۔ گو اس کا عہدِ حکومت بہت مختصر تھا لیکن عرصہ میں بھی اس نے دو بڑے بڑے قدم اٹھائے۔

Marfat.com

اول۔اس کا اپنا پایۂ تخت شمالی چین کے شہر قراقرم میں تھا۔لیکن اس نے اپنے بھائی قبلا خان کو جنوبی چین کا حاکم بنا کر پیکنگ کو اس کا دارالخلافہ قرار دیا اور بعد میں یہی شہر قاآن اعظم کا مستقل پایۂ تخت بن گیا۔

دوم۔اپنے دوسرے بھائی ہلاکو خان کو ایران کا حاکم مقرر کر دیا۔ ہلاکو نے ایران میں موروثی سلسلۂ سلطنت قائم کر دیا۔یعنی اس کے بیٹے اور پوتے یکے بعد دیگرے وہیں سلطنت کرتے رہے اور اس تاریخ سے ایران میں مغلوں کا ایک علیحدہ سلسلہ قائم ہو گیا۔

منگو کی وفات ۶۵۷ھ (۱۲۵۹ء) کے بعد خانہ جنگیوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا اور اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اوکتا کی اولاد مدعی سلطنت بن کر مقابلے میں آ گئی تھی۔ مغلوں نے منگو کے دو بھائیوں اریق بوکا اور قبلا خان کو حکومت کے لیے منتخب کیا۔چینی افواج کے سرداروں نے قبلا کو اپنا امیر بنا لیا۔اور قراقرم میں مجلس شوریٰ نے اریق بوکا کو حکومت دے دی اور سلطنت کے مغربی علاقوں میں بعض قبائل نے جو خاندان اوکتا و چغتائی کے طرف دار تھے۔قیدو (اوکتا کا پوتا) کو قاآن بنا لیا۔ جوجی خاندان خود مدعی حکومت بن کر سامنے نہ آیا، البتہ تولی خاندان کی برابر حمایت کرتا رہا۔

ان ہنگاموں میں صرف قبلا کامیاب رہا۔اس لیے کہ وہ ایک قابل سپہ سالار ہونے کے علاوہ بے حد دولت مند تھا۔اور بڑی شہرت کا مالک تھا۔اریق بوکا کو جلدی شکست ہو گئی۔قیدو اپنے جدی ممالک سے بہت دور تھا اور قبلا کی وفات کے بعد کافی عرصے تک مصائب میں گرفتار رہا۔

اس تاریخ کے بعد چنگیز می خانون کی حکومت صرف چین تک محدود ہو گئی ۱۸۲۰ء میں قبلا خان نے جنوبی چین کو جو فرمانروایانِ سوانگ کے ماتحت تھا۔فتح کر لیا اور اس طرح سارے چین کو ایک مرکز کے نیچے لانے کے بعد خان بالیغ (لفظی معنی ہیں۔ خانون کا مرکز) کو جسے آج کل پیکنگ کہتے ہیں اپنا دارالخلافہ بنا لیا اور چنگیزیوں کا قدیم دارالخلافہ یعنی قراقرم ایک غیر اہم مقام بن کر رہ گیا۔اور بعد کے تین دوروں میں یہی حالت قائم رہی۔

Marfat.com

پہلا دور

اس دور سے مراد وہ نوّے برس ہیں۔ جن میں مغلوں نے چین پہ حکومت کی تھی۔ حکومت کا آغاز ۱۲۸۰ء میں ہوا اور اس سلسلے کے دسویں فرمانروا طغان تیمور پر ۷۷۰ھ (۱۳۷۰ء) میں ختم ہو گئی چین میں اس سلسلے کو سلسلہ یوئن Yuen کہتے ہیں۔ یہ خاندان بہت بڑی شان و شہرت کا مالک تھا۔ مارکو پولو Marcopolo کے سیاحت نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس خاندان کے زوال کی وجہ دربار کی بدانتظامی لاموں یعنی بدھی صوفیوں کی دخل اندازی نیز افلاس، قحط، زلزلے اور دیگر مصیبتیں تھیں۔ مزید تفصیل کے لیے سر ہنری ہودرت کی تاریخ دیکھیے۔

جب اس خاندان کا زوال شروع ہوا تو کئی مدعیانِ سلطنت پیدا ہو گئے۔ جن میں سب سے زیادہ طاقت ور چوین چانگ Chu Yuen Chang تھا یہ امیر منگ Ming سلسلے کا بانی تھا۔ ۱۳۶۸ء میں اس نے پیکنگ کو فتح کر لیا۔ صرف دو برس کے عرصے میں مغلوں کو چین سے نکال دیا اور اس طرح چنگیزی خانوں کی شان و شوکت ختم ہو گئی۔

دوسرا دور

چین سے نکلنے کے بعد سے دین خاں کے عارضی عروج تک مغلوں کا دوسرا دور کہلاتا ہے۔ یہ دور ۱۳۷۰ء سے شروع ہو کر ۱۵۴۳ء میں ختم ہوتا ہے۔ یہ زمانہ مغلوں کے زوال کا زمانہ ہے۔ اس زمانے میں مغل پھر اسی علاقے میں چلے گئے تھے۔ جہاں سے انہوں نے اپنی فتوحات کا آغاز کیا تھا۔ یعنی صحرائے گوبی کے شمال میں دریا ئے کرولین Keronlene اور اونن Onon کے کنارے۔

اس دور میں مغل پوری طرح آزاد نہیں تھے اس لیے کہ منگ کے شہنشاہ ان کی آزادی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ تھے۔ ایک دفعہ جھیل بویور کے نزدیک شہنشاہ منگ نے مغلوں پہ حملہ کر کے ڈیڑھ لاکھ فوجی اور اسی ہزار غیر فوجی گرفتار کر لیے اور بہت سے مالِ غنیمت پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس شکست کے بعد مغلوں کی برائے نام قاآنی بھی ختم ہو گئی اور یہ لوگ شہنشاہانِ منگ کے محکوم

ہو گئے۔ان شہنشاہوں نے مغلوں پہ ایسے حاکم مقرر کر دیے جو پیکنگ سے احکام حاصل کرتے تھے۔

پندرہویں صدی عیسوی میں مغلوں کی حالت میں ایک خوشگوار انقلاب آیا اور وہ یوں کہ طغانِ تیمور کے بعد چودھویں خاقان یعنی دین خاں کے زمانے میں مغل جن میں سے اکثر پہلے قبیلہ اویرات کے محکوم تھے۔ایک حکومت کے نیچے متحد ہو گئے اور دین خاں اس قابل ہو گیا کہ منتشر قبائل کی شیرازہ بندی کرنے کے بعد ان کا قبائلی نظام بھی مستحکم کر سکے۔

تیسرا دور۔

تیسرا دور دین خاں کے زوال سے شروع ہو کر مسلسل خانہ جنگیوں پہ ختم ہوتا ہے۔ان لڑائیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ مغلوں کے تمام قبیلے ایک ایک کر کے منچو فرمانرواؤں کے غلام بن گئے۔منچو قوم شہنشاہانِ منگ کو شکست دینے کے بعد سارے چین کی مالک بن چکی تھی۔

اس خانہ جنگی، تشتت اور نفاق کی وجہ سے مغلوں کی برائے نام قاآنی بھی ختم ہو گئی اور ۱۶۳۴ء کے بعد قبلا خان کی اولاد مکمل طور پر چین کی مطیع ہو گئی۔

خانانِ برزگ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۰۳	چنگیز	۱۲۰۶
۶۲۴	اوکتا	۱۲۲۷
۶۲۹	توراکیناخاتون	۱۲۳۱
۶۴۴	گیوگ	۱۲۴۶
۶۴۶	منگو	۱۲۴۸

Marfat.com

سلسلۂ یوئن

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۵۵	قبلا	۱۲۵۷
۶۹۳	الجائیتو	۱۲۹۴
۷۰۶	کلوک	۱۳۰۷
۷۱۱	بویان تو	۱۳۱۱
۷۲۰	جمن	۱۳۲۰
۷۲۳	بیسوں تیمور	۱۳۲۳
۷۲۸	رجی پکہ	۱۳۲۸
۷۲۹	کوشلہ	۱۳۲۹
۷۲۹	جیغتو	۱۳۲۹
۷۳۲	رین تشن پال	۱۳۳۲
۷۳۲	طغان تیمور	۱۳۳۲

دورۂ ضعف سلطنت

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۷۱	بیلیک تو	۱۳۷۰
۷۸۰	اوسوخال	۱۳۷۸
۷۹۰	انگہ سوریغتو	۱۳۸۸
۷۹۴	البک	۱۳۹۲
۸۰۰	گون تیمور	۱۴۰۰

Marfat.com

۸۰۵	الجائے تیمور	۱۴۰۳
۸۱۴	دلبک	۱۴۱۱
۸۳۷	اوسائے	۱۴۳۴
۸۴۳	تی سونگ	۱۴۳۹
۸۵۶	اکبر جی	۱۴۵۲
۸۵۷	اوکک تو	۱۴۵۳
۸۵۷	مولون	۱۴۵۳
۸۶۷	منداغول	۱۴۶۳
۸۷۵	دین	۱۴۷۰

مختلف قبیلوں کی قاآنی کا زمانہ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۵۱	بودی	۱۵۴۴
۹۵۵	کودا نگ	۱۵۴۸
۹۶۴	سسق تو	۱۵۵۷
۱۰۰۱	ست زن	۱۵۹۳
۱۰۱۳_۱۰۴۳	لینگ زن	۱۶۰۴_۱۶۳۴

۸۳_ایلخانانِ ایران

۶۵۴ھ تا ۷۳۶ھ

(۱۲۵۶ء تا ۱۳۳۹ء)

منگو کی شہنشاہیت کے زمانے میں ایران ہلاکو کے قبضے میں آ گیا۔ ہلاکو تولی کی اولاد

M
arfat.com

میں سے تھا اور اس کا یہ نیا سلسلہ ایلخانوں کے نام سے مشہور ہے ایلخان قا آنوں کے مطیع تھے اور ہمیشہ مطیع رہے۔

سلطان محمد خوارزم شاہ (جسے چنگیز کے ہاتھوں زبردست شکست ہوئی تھی) نے ایران کے بہترین علاقے مغلوں کے حوالے کر دیے۔ اور مغلوں کو ان علاقوں کی تسخیر میں کوئی خاص دقت پیش نہ آئی۔ ہلاکو خان نے مقامی امراء پر جو خوارزم شاہی سلطنت کے خاتمے کے بعد اپنی آزادی کے لیے دوبارہ کوشاں تھے، بڑی آسانی سے غلبہ حاصل کر لیا اور بغداد کی تسخیر کے بعد عباسیہ خاندان کے آخری فرمانروا مستعصم باللہ کو نہایت بے رحمی سے ہلاک کر ڈالا اور اسی طرح فاتحانہ انداز میں بڑھتا گیا۔ جب شام میں پہنچا تو مصر کے ممالک نے اس کا نہایت کامیاب مقابلہ کیا۔ ان تمام فتوحات کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہلاکو ایران، ایشیائے صغیر اور ان تمام ممالک کا جو ہندوستان سے بحیرۂ روم تک پھیلے ہوئے تھے، واحد مالک بن گیا۔ شمال میں اس کی حکومت کا دامن جغتا و تولی کی سلطنت اور جنوب میں سرحد مصر تک وسیع ہو گیا۔ اس کی اولاد نے کم و بیش ایک سو برس تک ان ممالک پر پوری آزادی کے ساتھ سلطنت کی۔ گو یہ لوگ قا آنانِ چین کے مطیع تھے لیکن یہ اطاعت محض رسمی تھی۔ اس تمام مدت میں ایک قلیل وقفے کے سوا کہ جب تختِ سلطنت کے متعلق ایک نزاع سا پیدا ہو گیا تھا، مکمل امن و سکون رہا اور قدیم شاہانِ ایران کی پیروی میں ایلخان بھی علوم و فنون میں دلچسپی لینے لگے۔

جو واقعات کہ آخر میں عباسیوں اور سلجوقیوں کو پیش آئے تھے، ان ہی سے ایلخانیوں کو بھی ابو سعید خان کے زمانے میں سابقہ پڑا اور انہی واقعات کی بدولت مصر میں حکومت ممالیک اور ایران میں ایلخانیوں کا بیک وقت خاتمہ ہو گیا۔ ایلخانیوں میں تخت کے متعلق دعویٰ دار اٹھ کھڑے ہوئے۔ فوجی سرداروں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور متعصب ملاؤں کی باہم آویزی نے ایلخانی سلطنت کی بنیادیں ہلا ڈالیں۔

ابو سعید کی وفات کے بعد ایلخانی تخت جھگڑالو امراء کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن گیا۔ ہر امیر یہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی مرضی کا آدمی تخت پر بٹھائے اسی اثناء میں دو خاندان اٹھ کھڑے ہوئے

Marfat.com

جنہوں نے ایران میں خوب اودھم مچایا۔(اول) امیر چوپان کا خاندان جس کا تعلق غازاں اوراس کے جانشینوں کے دربار سے تھا۔(دوم) امیر حسین جلائر کا خاندان یعنی ایلکانی ان دونوں امیروں کا ایک ایک بیٹا تھا۔امیر چوپان کا بیٹا شیخ حسن خورد کہلاتا تھا اور امیر جلائر کا شیخ حسن بزرگ۔ان دونوں شیخوں کی حکومت بہت جلد غیر معروف سی ہو کر رہ گئی۔

ابوسعید کے بعد ہلاکو کے بھائی اریق بوکا کا ایک پوتا ارپاخان تخت پہ بیٹھا۔لیکن اسی سال معزول ہو گیا اور اس کی جگہ موصل تخت نشین ہوا۔جو چھٹے ایلخان بایدو کی پشت سے تھا۔شیخ حسن بزرگ نے موصلی کی اطاعت سے انکار کر دیا اور پہلے ساتی بیک (ابوسعید کی بہن، امیر چوپان کی زوجہ اور امیر چوپان کے بعد ارپاخاں کی بیوی) کو ایلخان بنایا اور پھر اس کا نکاح سلیمان سے کرا دیا اور اس طرح سلیمان ایلخان بن گیا۔

انوشیروان کے زمانے میں اس قدر بدنظمی پھیل گئی کہ جلائر کا خاندان خود مختار ہو گیا۔ فرزندانِ ہلاکو کی حکومت ختم ہو گئی۔امرائے جلائر آلِ مظفر سربداروں اور بعض دیگر امیروں نے ایران کو آپس میں بانٹ لیا۔اس کے بعد امیر تیمور کا زمانہ آیا۔جس نے ان تمام سلسلوں کو یکے بعد دیگرے مٹا دیا۔

ہجری	نام	عیسوی
۶۵۴	ہلاکو	۱۲۵۶
۶۶۳	اباقا	۱۲۶۵
۶۸۰	احمد	۱۲۸۱
۶۸۳	ارغون	۱۲۸۴
۶۹۰	گیخاتو	۱۲۹۱
۶۹۴	بایدو	۱۲۹۵
۶۹۴	غازان محمود	۱۲۹۵
۷۰۳	الجاتیو	۱۳۰۴

Marfat.com

۷۱۶	ابوسعید	۱۳۱۶
۷۳۶	ارپا	۱۳۳۵
۷۳۶	موسیٰ	۱۳۳۶

ایلخان جو ایک دوسرے کے رقیب تھے ف

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۳۶_۷۳۸	محمد	۱۳۳۶_۱۳۳۸
۷۳۹_۷۵۲	طغا تیمور	۱۳۳۸_۱۳۵۱
۷۳۹_۷۴۱	جہان تیمور	۱۳۳۹_۱۳۴۰
۷۳۹_۷۴۰	ساتی بیک	۱۳۳۹
۷۴۰_۷۴۴	سلیمان شوہر ساتی بیک	۱۳۳۹_۱۳۴۳
۷۴۵	نوشیروان	۱۳۴۴

ایلخانانِ ایران

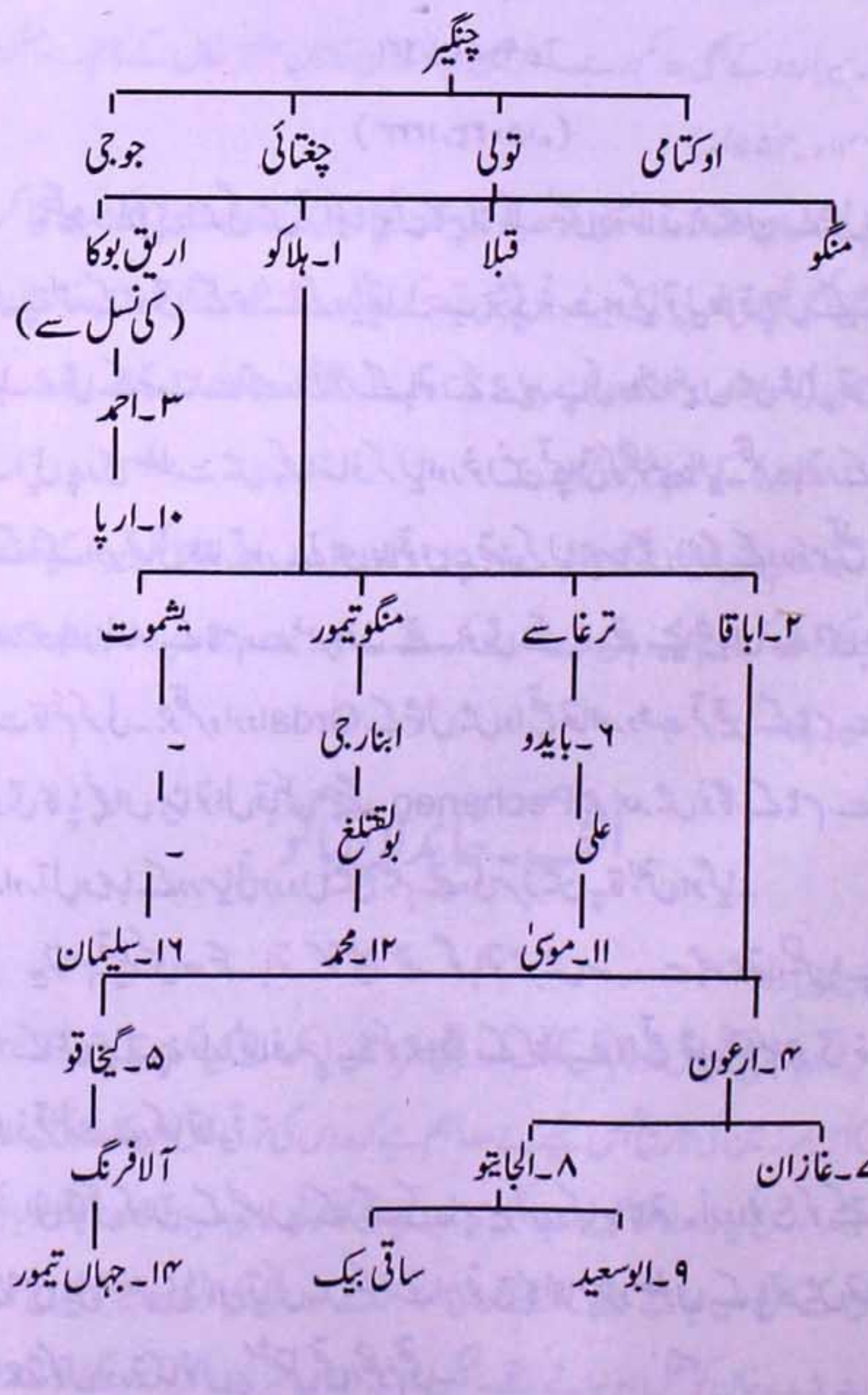

Marfat.com

۸۴۔خانانِ سیر اُردو

۶۲۱ھ تا ۹۰۷ھ

(۱۲۲۴ء تا ۱۵۰۲ء)

چنگیز نے اپنی زندگی میں قراختائیوں کا پرانا ملک یعنی وہ علاقہ جو سیحون کے شمال میں واقع تھا۔اپنے لڑکے جوجی کے حوالے کر دیا تھا۔ جب جوجی فوت ہو گیا تو یہ علاقہ اس کے بیٹے اروا کو مل گیا۔ جوجی کے سب سے چھوٹے لڑکے باتو نے جو یورپ کی دو لڑائیوں میں شامل تھا مغرب کی طرف اپنی پدری سلطنت میں کچھ اضافہ کر لیا اور خوانین قبچاق کو محکوم بنا لیا۔ قلمرو باتو کے شمال میں اس کے ایک اور بھائی طغا تیمور نے ان علاقوں پہ قبضہ کر لیا جو ساحل والگا کے درۂ مرتفع میں واقع تھے اور جو بلادِ بلغار کے نام سے معروف تھے۔ جوجی کے چوتھے بیٹے شیبان نے اس علاقے پہ حکومت قائم کر لی۔ جو قلمرو اردا Orda کے شمال میں واقع تھا اور دشتِ قرقیز کے نام سے مشہور تھا اور جوجی کا پانچواں بیٹا توال قبائل پچنگ Pecheneg جو بعد میں نوگا کے نام سے مشہور ہو گئے۔اور آلِ دیمبا کے درمیانی دروں میں مقیم تھے، کی سرزمین پہ قابض ہو گیا۔

یہ تمام قبیلے کسی حد تک باتو کے مطیع تھے۔ گو باتو عمر میں سب سے چھوٹا تھا، لیکن اپنے اقتدار و تدبر کے بل پر اپنے دارالخلافہ سرائے کو جو ولگا کے کنارے واقع تھا۔ تمام جوجی خاندان کا دارالخلافہ قرار دے رکھا تھا۔

ان قبائل کو ان کے خیموں کے رنگ کی بنا پر سیر اُردو کہا جاتا تھا۔ اُردو فوج کو کہتے ہیں اور سیر کے معنی ہیں ''سنہری'' ان قبائل میں حکومت اور فوج کا نظام خود مغلوں کے ہاتھ میں تھا اور تمام رعیت جو ترکوں اور ترکمانوں پر مشتمل تھی، محکوم تھی۔

خاندان جوجی کی تقسیم درج ذیل ہے:

الف۔ خاندانِ باتو۔ خانانِ گوگ اُردو۔ یعنی نیلے رنگ والے خوانین جو ۶۲۱ھ سے ۷۶۱ھ تک (۱۲۲۴ء، ۱۳۵۹ء) مغربی قبچاق پہ حکومت کرتے رہے۔

ب۔ خاندانِ اُردا۔ وہ اُمراء جو آق اُردو۔ یعنی سفید رنگ والی فوج پر دشتِ قبچاق میں ۱۲۲۶ء سے ۱۴۲۷ء تک حکومت کرتے رہے اور باتو خاندان کے زوال کے بعد ۱۳۷۸ء سے ۱۵۰۲ء تک سیر اردو کے بھی حاکم رہے۔ آخر میں یہ خاندان خانانِ ہشترخاں کے نام سے مشہور ہو گیا۔ (۱۴۶۶ء۔۱۵۵۴ء)

ج۔ خاندانِ طغا تیمور۔ یعنی وہ امراء جو دشت قبچاق[۱۰] کے شمالی حصے پہ حکومت کیا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی قبچاق غربی کے سیر اُردو پہ بھی قبضہ کرلیا کرتے تھے۔ آخر کار اسی خاندان سے خانانِ غازاں (۱۴۸۸ء۔۱۵۵۲ء) امرائے قاسموف (۱۴۵۰ء۔ ۱۶۷۸ء) اور روسائے قرم (۱۴۲۰ء۔۱۷۸۳ء) کے سلسلے شروع ہوئے۔

د۔ خاندانِ شیبان۔ جو ۱۲۲۴ء سے ۱۶۵۶ء تک ازبکوں اور علاقۂ قرقیز کے قازقوں یا قزاقوں پہ حکومت کرتا رہا اور وہاں سے ہجرت کرنے کے بعد خیوہ و بخارا پر ۱۵۰۰ء سے ۱۸۷۲ء تک حکمران رہا۔

الف۔ خاندانِ باتو

یعنی خاقانِ سیر اُردو

یہ لوگ مغربی قبچاق اور قبائل گوگ اُردو کی سرزمین پہ حکومت کیا کرتے تھے۔ (۱۲۲۴ء۔ ۱۳۵۹ء) اس سرزمین کی تاریخ اس لیے بے حد اہم ہے کہ روس کی ترقی میں اس کا بڑا دخل ہے۔

ابتداء میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کبھی دشتِ قبچاق کا کوئی خان سربرآرا ہوتا تھا تو باقی تمام امراء اس کے مطیع بن جاتے تھے۔ اسے خراج ادا کرتے اور ان کی دولت نیز بیٹیوں تک کے اختیارات بڑے خان کو منتقل ہو جاتے تھے۔ لیکن جب خانانِ سیر اُردو کمزور ہو گئے تو خاندان باتو مٹ گیا۔ اور اس کے بھائی کے خاندان سے ایک اور سلسلہ اٹھ کر اس کا جانشین بن گیا۔

جب تک کہ سلطنت کی باگ دوڑ خاندان باتو کے ہاتھ میں رہی تمام دشتِ قبچاق پر ایک طاقت ور سلطنت قائم رہی۔ اس سلسلے کے دسویں فرماں روا یعنی جانی بیگ تک اس خاندان کی

Marfat.com

تاریخ نہایت شاندار رہی۔ لیکن جانی بیگ کی وفات ۷۵۸ھ (۱۳۵۷ء) کے بعد نظم ونسق درہم برہم ہو گیا۔ اس کا لڑکا بردی بیگ صرف دو برس تک حکومت کر سکا۔ اس کے بعد دو امیر تخت سلطنت کے مدعی بن کر آمنے سامنے آئے۔ یہ دو اپنے آپ کو جانی بیگ کا بیٹا کہتے تھے۔ ان کا یہ نزاع مدتوں باقی رہا اور یہ دونوں بیس برس تک علیحدہ علیحدہ حکومت کرتے رہے۔

خاندانِ باتو کے زوال کے بعد خاندانِ جوجی کے پانچ سلسلے تخت کے مدعی بن کر سامنے آ گئے۔ شمال اور جنوب یعنی بلادِ بلغار اور قرم میں طغا تیمور کی اولاد میں سے کئی شاہزادے حکمران بن گئے اور نیچے جنوب میں ترک اور قوما کے درمیانی علاقے پر باتو کے چھوٹے بھائی اور دوسرے جانشین یعنی برکہ خان نے تسلط جما لیا۔ قبائل سیر اُردو نے جو شہرت قتل وغارت میں حاصل کی تھی، وہ برکہ خان اور اس کی اولاد کے ایام اقتدار میں انہیں نصیب ہوئی تھی۔ قبائل سیر اُردو کا مشرقی علاقہ قبائل آق اُردو کے قبضے ۔۔۔۔ میں چلا گیا۔ اُردا کی اولاد نے امرائے آق اُردو کو اپنا مطیع بنا لیا اور شمالی علاقے پر قبائل ازبک نے فرزندانِ شیبان کی سرکردگی میں قبضہ کر لیا۔ قبائل نوگا بھی سردیوں اور گرمیوں کے سخت دن بحیرہ خزر کے شمالی ساحل پر بسر کیا کرتے تھے۔

آنے والے جدول میں اس دور کے پندرہ فرمانرواؤں کے نام دیے گئے ہیں۔ ان کا تعلق مختلف خاندانوں سے تھا گو ہماری بعض اطلاعات ظنی تھیں لیکن سکّوں کے مطالعہ کے بعد ان کی تاریخیں صحیح دی گئی ہیں۔ ۷۸۰ھ (۱۳۷۸ء) میں سیرِ اُردو کی حکومت تُوقتمش خان کو مل گئی جو اُردا خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

ب۔ خاندانِ اُردا

یہ خاندان قبچاق شرقی کے میدانی علاقے پہ حکمران تھا۔ یہ وہی علاقہ ہے۔ جہاں قبائل آق اردو آباد تھے۔ اس علاقے پر اس خاندان نے ۱۲۲۶ء سے ۱۴۴۸ء تک حکومت کی۔ اس خاندان کی دو اور شاخیں بھی تھیں۔ یعنی خانانِ سیر اردو قبچاق غربی میں (۱۳۷۸ء۔۱۵۰۲ء) اور خانانِ ہشترخاں (۱۴۶۶ء۔۱۵۵۴ء)

Marfat.com

جوجی کے لڑکوں میں سے باتو سب سے زیادہ طاقت ور تھا۔ باتو کا لڑکا اردا بھی باپ کی طرح نہایت نامور تھا۔ جب باتو فوت ہو گیا تو اُردا اس کا جانشین بنا اور دریائے سیحوں سے پار کا تمام علاقہ اسے وراثت میں ملا اور جوجی کے سارے خاندان کا امیر نامزد ہوا۔ اُردا کا علاقہ سیر اُردو کا مغربی حصہ کہلاتا تھا اور اس حصے کا دوسرا نام آق اُردو یعنی سفید لشکر تھا۔ (مغلوں میں سفید رنگ نیلے یا آبی رنگ سے اچھا سمجھا جاتا تھا) آک اردو کے مقابلے میں گوگ اردو تھا۔ یعنی نیلگوں یا آب رنگ لشکر۔ جو سیر اردو کے بائیں حصے کا نام تھا اور یہ تمام قبائل باتو کے مطیع تھے۔

قبائل آق اُردو۔ جو بحیرۂ خزر کے شمالی میدانوں میں رہتے تھے۔ قبائل گوگ اُردو پہ ہمیشہ حکومت کیا کرتے تھے۔ اگرچہ ان کا معیار حیات قدرے پست تھا اور مقابلتاً یہ لوگ مفلس و قلاش تھے۔ تاہم جب خاندانِ باتو ضعیف ہو گیا تو ان قبائل نے انہیں بھی محکوم بنا لیا۔

آق اُردو کے پہلے حکمرانوں کے متعلق ہمیں مفصل اطلاعات حاصل نہیں۔ ہمیں اتنا ہی معلوم ہے کہ اس خاندان میں باپ کے بعد بیٹا وارث تخت بنتا رہا۔ اس سلسلے کے ایک امیر کوچی نے غزنی اور بامیاں کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لیا تھا۔ یہ دونوں علاقے کبھی چغتائی قبیلے کے ماتحت رہے اور کبھی ایلخانانِ ایران کے قبضے میں۔

خاندانِ اُردا میں اوروس خان پہلا آدمی ہے۔ جس نے قبائل سیر اُردو کی تاریخ میں ایک روشن باب کا اضافہ کیا تھا۔ اس نے بارہا امیر تیمور کے عساکر قاہرہ کو شکست دی۔ امیر تیمور نے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے توقتمش خان کو خاندانِ جوجی کے مطیع قبائل کا حاکم بنا دیا۔ توقتمش خاں کا تعلق خاندان اُردا سے تھا۔ اس کا والد قتل ہو چکا تھا اور اوروس خاں نے اسے ملک بدر کر دیا تھا۔ توقتمش خان نے ان قبائل پہ مستقل حکومت قائم کرنے کے لیے تیموری افواج کو ساتھ لیے کر بارہا حملہ کیا لیکن اوروس خان نے اسے شکست دی۔ جب اوروس خان فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے توقتکایا کا مختصر دورِ حکومت بھی گزر گیا اور اوروس کا دوسرا بیٹا تیمور ملک تخت نشین ہوا۔ تو توقتمش نے قبائل آق اردو کو اپنا مطیع بنا لیا۔

قبائل سیر اُردو کی تاریخ میں توقتمش آخری نامور حاکم تھا، جس نے قبائل آق اُردو کو مسخر

Marfat.com

کرنے کے بعد قبچاق غربی پہ چڑھائی کی اور ممائے ایک بار سوخ امیر کو شکست دی۔ اس فتح ۷۸۰ھ (۱۳۷۸ء) کے بعد اس نے آک اُردو اور گوک اُردو کا امتیاز مٹا کر دونوں کو محکوم بنالیا اور قبچاق شرقی و غربی دونوں پہ حکومت قائم کر لی۔ اس حالت میں بھی خاندانِ اُردا کے بعض امراء گوگ اُردو پہ حکومت کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ آلِ شیبان نے آلِ اردا کا خاتمہ کر دیا۔

توقتمش خان کے زمانے میں خانانِ سیر اُردو کی شوکتِ رفتہ واپس آ گئی۔ یہی وہ فرمانروا ہے جس نے روس پہ حملہ کر کے ۷۸۴ھ (۱۳۸۲ء) میں ماسکو کو آگ لگا دی تھی اور اس سارے علاقے کو بڑے مغلوں کی طرح تباہ کر ڈالا تھا۔

سلطنت قبچاق کا یہ عروج محض عارضی ثابت ہوا۔ اس لیے کہ توقتمش غرور میں آ کر اپنے محسن یعنی تیمور سے باغی ہو گیا۔ چنانچہ امیر تیمور نے اسے دو شکستیں دیں، ایک ۱۸۔ جون ۱۳۹۱ء کو اورتپہ کے مقام پر اور دوسری ۷۹۸ھ (۱۳۹۵ء) کو نہر ترک کے قریب۔ دوسری شکست نے سلطنت قبچاق کا خاتمہ کر دیا۔ گو امیر تیمور کے جانے کے بعد توقتمش نے ۸۰۱ھ میں شہر سرائے پہ قبضہ کر لیا تھا لیکن تیمور قتلغ نے جو اس کے پرانے دشمن یعنی اورس خان کا لڑکا تھا اسے وہاں سے نکال دیا۔ یہ بھاگ کر لیٹونیا کے فرمانروا ویتوت کے ہاں چلا گیا اور ۸۰۹ھ میں فوت ہو گیا۔

توقتمش کے بعد قبائل سیر اُردو کی تاریخ پہ اندھیرا چھا گیا۔ تختِ حکومت کے لیے خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ خانہ جنگی کی آگ کو بھڑکانے والوں میں یہ تین مشہور خاندان بھی شامل ہیں۔

الف۔ خاندانِ اورس خان۔ جسے قبائل نوگا کے امیر ایدیکوز (جو قبچاق کے شاہ تراشوں سے تعلق رکھتا تھا) کی حمایت حاصل تھی۔

ب۔ توقتمش کی اولاد

ج۔ خاندانِ شیبان کے بعض نوجوان

یہ خاندان سارے دشتِ قبچاق کے مالک نہیں تھے۔ بلکہ بعض شہروں پہ متصرف تھے اور یہ شہر بشمولیت پایۂ تخت ہمیشہ ایک سے دوسرے کے قبضے میں منتقل ہوتے رہتے تھے۔

۹۰۷ھ (۱۵۰۲ء) میں قبائل سیر اُردو کی سرزمین پر روس قابض ہو گیا اور ان قبائل کی تاریخ

Marfat.com

کے اوراق پراگندہ ہو گئے۔ ان کی ایک شاخ (جس کا تعلق خاندانِ اُردو سے تھا) نے ۸۷۱ھ (۱۴۶۶ء) میں قاسم (محمد کوچک کا نواسا) کی زیرِ قیادت خانانِ ہشترخاں کے سلسلے کی بنیاد ڈالی اس کی اولاد ۹۶۲ھ (۱۵۵۴ء) تک حکومت کرتی رہی۔ آخر ماسکو کے فرمانروا نے اسے سلسلے کا خاتمہ کر ڈالا۔

خانانِ سیرِ اُردو

الف۔ گوگ اردو یا خانانِ دشت قبچاق غربی

ا۔ خاندنِ باتو

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۲۱	باتو	۱۲۲۴
۶۵۴	سرتاق	۱۲۵۶
۶۵۴	برکہ	۱۲۵۶
۶۶۴	منگوتیمور	۱۲۶۶
۶۷۹	تووامنگو	۱۲۸۰
۶۸۶	تولایوفا	۱۲۸۷
۶۸۹	توقتو	۱۲۹۰
۷۱۳	اوزبک	۱۳۱۲
۷۴۱	تی نی بیگ	۱۳۴۰
۷۴۱	جانی بیگ محمود	۱۳۴۰
۷۵۸	بردی بیگ محمد	۱۳۵۷
۷۶۰	قولنا	۱۳۵۹
۷۶۰	نوروز بیگ	۱۳۵۹

۲۔ خاندانِ اُردا

خاندانِ طغا تیمور	خاندانِ ہائے متخاصم	خاندانِ شیبان
کلدی بیگ ۷۶۲	تیمور خواجہ ۷۶۲	خضر ۷۶۰
عزیز شیخ ۷۶۴	مرید خواجہ ۷۶۲	مردود ۷۶۲
حسن ۷۶۸۔۷۷۲	قتلغ خواجہ ۷۶۴	پولاد خواجہ ۷۶۴۔۷۶۸
	عبداللہ ۷۶۴	تولون بیگ ۷۷۲
	محمد بولاق ۷۷۱۔۷۸۰	ایلبان ۷۷۵
		خاقان ۷۷۷
		عرب شاہ ۷۷۹۔۷۸۰

ان امراء کو ۷۸۰ھ (۱۳۷۸ء) میں قبائل آق اُردو نے ایک نظام حکومت میں پرو دیا۔

ب۔ خانانِ آق اردو۔ دشت قبچاق شرقی میں

خاندان اُردا سے

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۲۳	اُردا	۱۲۲۶
۶۷۹	کوچی	۱۲۸۰
۷۰۱	بایان	۱۳۰۱
۷۰۹	ساسی بوقا	۱۳۰۹

Marfat.com

ج-خاندان ہائے متخاصم

خاندانِ شیبان

خاندانِ اردا

خاندانِ توقتمش

۷۹۳-بک پولاد

۸۰۵-۸۲۲درویش

۸۱۴جلال الدین

۸۱۵کریم بودی

۸۱۷کپک

۸۱۸جبر بردی

۸۲۲-سید احمد

خاندان اوروس

۷۹۷-تیمور قتلغ

۸۰۲-شادی بیگ

۸۱۰-۸۱۵ پولاد

۸۰۹-۸۱۸ تیمور

۸۱۸ شکرا

۸۲۷تا تقریباً ۸۶۴ کوچک محمد

تقریباً ۸۶۴ محمود

۱۸۶۴ احمد

۸۸۶ مرتضیٰ، شیخ احمد

(روس کی اطاعت ۸۰۷ھ ۱۴۰۲ء)

شعبۂ قبچاق شرقی (۷۹۷ھ)

قوی ریجاق

۸۲۳ھ براق

دشت قبچاق غربی کو فتح کیا

(۸۲۷-۸۳۱)

خاندان طغا تیمور

۸۳۰-دولت بردی

(غیابِ براق)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
تقریباً ۷۱۵	ایپسان	۱۳۱۵
۷۲۰	مبارک خواجہ	۱۳۲۰
۷۴۵	چیمتائے	۱۳۴۴
۷۶۲	اوروس	۱۳۶۱
۷۷۷	توق تکایا	۱۳۷۵
۷۷۷	تیمور ملک	۱۳۷۵
۷۷۸۔۷۹۳	توقتمش۔غیاث الدین	۱۳۷۶۔۱۳۹۱

۷۸۰ھ میں یہ سلسلہ گوگ اُردو کے ساتھ ایک رشتۂ حکومت میں منسلک ہو گیا لیکن متخاصم خاندانوں نے ان کا خاتمہ کر ڈالا۔

۸۵۔خانانِ کریمیا

تقریباً ۸۲۳ھ تا ۱۱۹۷ھ

(۱۴۲۰ء تا ۱۷۸۳ء)

ج۔خاندانِ طغا تیمور

ان کی حکومت شروع میں بلغاریہ پر اور آخر میں کریمیا اور کیف پر تھی۔ بعض اوقات یہ سلطنت سیر اُردو کے بھی مالک رہے ہیں۔ آخر میں غازان، کریمیا اور قاسموف کی سیادت بھی ان ہی کے قبضے میں چلی گئی۔

طغا تیمور جوجی کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا اور سیر اُردو کے بائیں حصے پہ حکومت کیا کرتا تھا۔ اس کا مستقل پایۂ تخت شمالی والگا میں تھا۔ جس میں بلغار کا ایک حصہ بھی شامل تھا۔

خاندانِ باتو کے ایک امیر منگو تیمور نے اورنگ تیمور پسر طغا تیمور کو کریمیا اور کیف کی

خاندان چنگیز

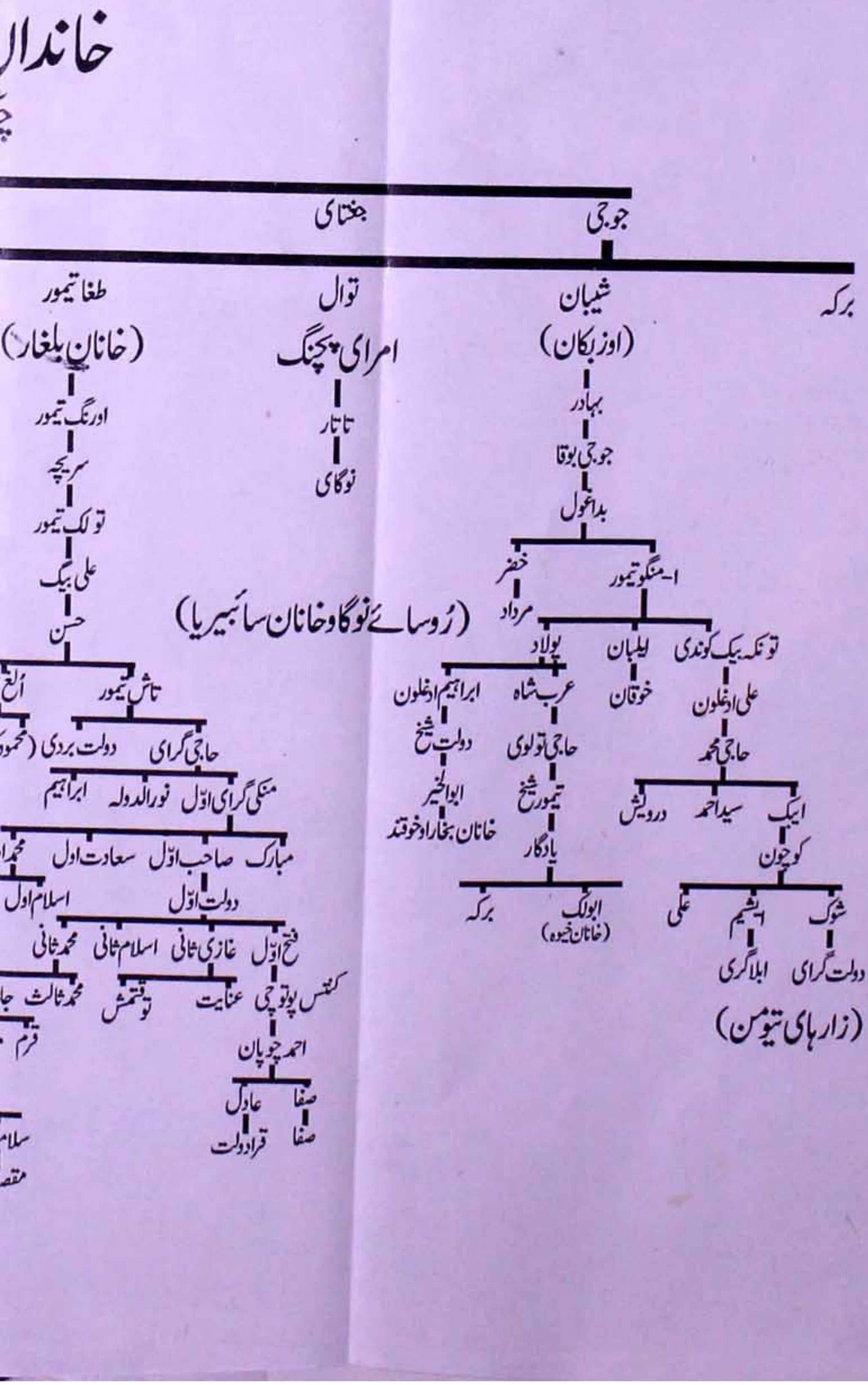

Marfat.com

سالِ ہجر

تقریباً ۵

۷۲۰

۷۴۵

۷۶۲ قولوی

۷۷۷ اردا

۷۷۷ (آق اردو)

۷۷۸ کوچی

بابان

ساسی برقا

خاندانور ای بیسان مبارک خواجہ

چیمتائی

اردوس تولی خواجہ

تیمور ملک تنکایا کوی ریجک توقتمش

بولاد شادی بیگ تیمور قتلغ یراق جبر بردی کپک کریم بردی جلال الدین

غیاث الدین کوچک محمد (روسای قزاق)

بختیار احمد محمود

شیخ اولیا شیخ احمد سید احمد مرتضیٰ

جان علی فتح علی شیخ حیدر قاسم بردی بیک آق کپک

درویش یادگار

(خانان ہشترخان)

قاسم جانی بیک عبدالکریم

حسین عبدالرحمٰن

سلطنت

ہی کے

ثالث دولت ثانی

اس کا قرم ارسلان فتح ثانی

بن صاحب ثانی دولت ثالث سلیم ثالث

Marfat.com

حکومت دے دی اور اس تاریخ سے خاندانِ طغا تیموری میں ان علاقوں کی حکومت جو خانانِ باتو کے شمال و جنوب میں واقع تھے۔ موروثی ہو گئی لیکن یہ لوگ منگو تیمور کے معاملات میں دخل دینے لگے۔

طغا تیموریوں کا حقیقی اقتدار سلطنت سیر اردو کے خاتمے یا یوں کہیے کہ تیمور کے حملوں کے بعد شروع ہوتا ہے۔

اسی شعبے کا ایک امیر جس کا نام الغ محمد تھا۔ براق کی موت کے بعد مدت تک خانِ اعظم بننے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن کامیاب نہ ہوا۔ آخر ۸۴۲ھ (۱۴۳۸ء) میں اپنے جدی ملک یعنی بلادِ بلغار پہ قابض ہو گیا۔ جہاں اس نے خانِ قزاں کا لقب اختیار کرنے کے بعد اپنی آبائی سلطنت کو زندہ کیا۔

دولتِ آزادی حاصل کرنے کے بعد یہ چھوٹی سی سلطنت دولت ماسکو (جو رُو بہ ترقی تھی) کہ پہلو میں کانٹے کی طرح چبھنے لگی اور اس لیے ۹۲۵ھ (۱۵۱۹ء) میں محمد امین کی وفات کے بعد الغ محمد کی اور اس میں سے کسی اور کو مقامِ سیادت نہ مل سکا۔ چونکہ یہ لوگ مغلوں میں سے تھے۔ اس لیے جمہوری اصولوں کے مطابق انہوں نے قاسموف، کریمیا، ہشتر خاں اور دوسری شاخوں سے اپنا امیر منتخب کر لیا۔ یہ تمام خوانین روس کے مطیع تھے۔ ۱۵۵۲ء میں روس نے ان سلسلوں کی داخلی آزادی کو بھی ختم کر دیا اور غازان میں اپنا حاکم بھیج دیا۔

جب ۱۴۴۶ء میں الغ محمد اپنے بیٹے محمود ک کے ہاتھوں قتل ہو گیا تو الغ کے دو بیٹے روس میں بھاگ گئے۔ جہاں وہ فوج میں ملازم ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد حکومتِ روس نے قاسم (بن الغ) کو ریازن Riazan گوروڈیز Gorodetz اور اوکا Oka کا حاکم مقرر کر دیا۔ قاسم نے ریازن کا نام بدل کر قاسموف رکھ دیا اور اس تاریخ سے اس کا خاندان خاندانِ قاسموف کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اس خاندان کو حکومت دینے سے روس کا اصلی مقصد خانانِ غازان کا مدِ مقابل پیدا کرنا تھا۔ جب الغ محمد کی اسلامی سلطنت ختم ہو گئی تو روسیوں نے خاندانِ قاسموف کو الغ محمد کا علاقہ بھی دے دیا۔ اس خاندان کی آزادی محض برائے نام تھی۔ آخر ۱۰۸۹ھ (۱۶۷۸ء) میں روسیوں نے اسے بالکل مٹا دیا۔

Marfat.com

طغا تیموریوں کی تین شاخیں تھیں۔ جن میں سے اہم ترین خانانِ کریمیا تھے۔ اُلغ کے ایک بھائی کا نام تاش تیمور تھا۔ جو مدتوں توقتمش کا سپہ سالار رہا۔ سلطنت کریمیا کا بانی یہی تاش تیمور تھا۔ اور اس کا لڑکا حاجی گرائے اس سلسلے کا پہلا فرماں روا تھا۔

سرزمین مشرق کی تاریخ میں سلطنت کریمیا کو خاص مقام حاصل تھا۔ کیونکہ یہ لوگ کبھی عثمانیوں سے مل جاتے تھے اور کبھی روس کے ساتھ اور اس طرح ان دونوں سلطنتوں کے تعلقات کو خراب کرتے رہتے تھے۔ یہ دونوں حکومتیں ان خانوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی تھیں۔ آخر ۱۱۹۸ھ (۱۷۸۳ء) میں روس و ترکی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے اس سلطنت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اس خاندان کا ایک فرد یعنی سلطان کرم گرائے گنی گرائے ایڈن برگ میں چلا گیا اور وہاں اسکاٹ لینڈ کی ایک خاتون سے شادی کر لی۔

خانانِ قرم

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
تقریباً ۸۲۳	حاجی گرائے	۴۲۰ تقریباً
۸۷۱	نورالدولہ	۱۴۶۶
۸۷۳	منگلی گرائے اول	۱۴۶۹
۸۷۸	نورالدولہ (دوبارہ)	۱۴۷۴
۸۸۲	جانی بیگ گری اول	۱۴۷۷
۸۸۳	منگلی گرائے (دوبارہ)	۱۴۷۸
۹۲۱	محمد گرائے اول	۱۵۱۵
۹۲۹	غازی گرائے اول	۱۵۲۳
۹۲۹	سعادت گرائے اول	۱۵۲۳
۹۳۸	اسلام گرائے اول	۱۵۳۲

Marfat.com

۹۳۸	صاحب گرائے	۱۵۳۲
۹۵۸	دولت گرائے اول	۱۵۵۱
۹۸۵	محمد گرائے ثانی	۱۵۷۷
۹۹۲	اسلام گرائے ثانی	۱۵۸۴
۹۹۶	(غازی) قاضی گرائے ثانی	۱۵۸۸
۱۰۰۲	فتح گرائے اول	۱۵۹۴
۱۰۰۲	(غازی) قاضی گرائے ثانی (دوبارہ)	۱۵۹۴
۱۰۱۷	سلامت گرائے اول	۱۶۰۸
۱۰۱۹	جانی بیگ گرائے ثانی	۱۶۱۰
۱۰۳۱	محمد گرائے ثالث	۱۶۲۷
۱۰۳۶	جانی بیگ ثانی (دوبارہ)	۱۶۳۵
۱۰۴۵	عنایت گرائے	۱۶۳۸
۱۰۴۸	بہادر گرائے	۱۶۴۲
۱۰۵۲	محمد گرائے رابع	۱۶۴۴
۱۰۵۴	اسلام گرائے ثالث	۱۶۴۶
۱۰۶۴	محمد رابع (دوبارہ)	۱۶۵۴
۱۰۷۵	عادل گرائے	۱۶۶۵
۱۰۸۱	سلیم گرائے اول	۱۶۷۰
۱۰۸۸	مراد گرائے	۱۶۷۷
۱۰۹۴	حاجی گرائے ثانی	۱۶۸۳
۱۰۹۵	سلیم اول (دوبارہ)	۱۶۸۴
۱۱۰۲	سعادت گرائے ثانی	۱۶۹۱
۱۱۰۲	صفا گرائے	۱۶۹۱

Marfat.com

۱۱۰۳	سلیم اول (سہ بارہ)	۱۶۹۲
۱۱۰۹	دولت گرائے ثانی	۱۶۹۸
۱۱۱۴	سلیم اول (چہار بارہ)	۱۷۰۲
۱۱۱۷	غازی گرائے ثالث	۱۷۰۵
۱۱۱۹	کپلان گرائے اول	۱۷۰۷
۱۱۱۹	دولت گرائے (دوبارہ)	۱۷۰۷
۱۱۲۵	کپلان اول (دوبارہ)	۱۷۱۳
۱۱۲۷	قرادولت گرائے	۱۷۱۵
۱۲۲۷	سعادت گرائے ثالث	۱۷۱۵
۱۱۳۶	منگلی گرائے ثانی	۱۷۲۴
۱۱۴۲	کپلان اول (دوبارہ)	۱۷۳۰
۱۱۴۹	فتح گرائے ثانی	۱۷۳۶
۱۱۵۰	منگلی ثانی (دوبارہ)	۱۷۳۷
۱۱۵۲	سلامت گرائے ثانی	۱۷۳۹
۱۱۵۶	سلیم گرائے	۱۷۴۳
۱۱۶۱	ارسلان گرائے	۱۷۴۸
۱۱۶۸	حاکم گرائے	۱۷۵۵
۱۱۷۱	کریم گرائے	۱۷۵۸
۱۱۷۷	سلیم گرائے ثالث	۱۷۶۴
۱۱۸۰	ارسلان گرائے (دوبارہ)	۱۷۶۷
۱۱۸۱	مقصود گرائے اول	۱۷۶۷
۱۱۸۲	کریم گرائے (دوبارہ)	۱۷۶۸
۱۱۸۴	دولت گرائے ثالث	۱۷۷۰

Marfat.com

۱۱۸۴	کپلان گرائے ثالث	۱۷۷۱
۱۱۸۴	سلیم ثالث (دوبارہ)	۱۷۷۱
۱۱۸۵	مقصود گرائے ثانی	۱۷۷۱
۱۱۸۵	صاحب گرائے ثانی	۱۷۷۲
۱۱۸۹	دولت ثالث (دوبارہ)	۱۷۷۵
۱۱۹۱۔۱۱۹۷	شاہین گرائے	۱۷۷۷۔۱۷۸۳

ج۔ خاندانِ شیبان

ان کی حکومت ازبگ[۱۱] Usbug پر تھی جو دریائے یورال اور چو Chu کے درمیان واقع ہے۔ یہ لوگ کسی وقت قبائل سیر اردو کے امیر بھی رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ۱۲۲۶ء سے ۱۶۵۵ء تک۔ تیومن کے زار ۱۵۰۰ء سے ۱۸۶۸ء تک امیر بخارا اور ۱۵۱۵ء سے ۱۸۷۲ء تک امیر خیوہ رہے ہیں۔

جب ۱۱۴۰ء میں باتو نے مجارستان (ہنگری) پہ حملہ کیا تو اس کا بھائی شیبان اس کے ہمراہ تھا۔ باتو نے شیبان کو نہ صرف مجارستان کی حکومت دے دی بلکہ اُردا کے شمالی قبائل کے کچھ علاقے بھی اس کے حوالے کر دیے۔ موسم گرما میں شیبان یورال کے علاقے میں دریائے ایلک اور ارقیز کی طرف چلا جاتا تھا اور سردیاں دریائے سیر Sir اور ساریسو Sarisu کی گزرگاہوں کے قریب بسر کرتا تھا۔ اس کی چھٹی پشت میں منگو تیمور تھا۔ جو سیر اردو کے امیر اعظم یعنی ازبک کا ہم عصر تھا۔ ازبک کے عہد سے شیبانی قبائل بھی ازبک کے نام سے مشہور ہو گئے۔ اور انہوں نے بڑی شہرت حاصل کی۔ خاندانِ باتو کے خاتمے کے بعد خاندانِ شیبان کے بعض افراد خانِ اعظم کے درجے تک پہنچے۔ اغلب خیال یہ ہے کہ متخاصم خاندانوں (توقتمش کی شکست کے بعد) کے دو امیر درویش خان اور سید احمد شیبانی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

شیبانی خاندان کی اصلی شاخ اپنی ابتدائی قلمرو ہی میں رہ گئی۔ جہاں یہ تیومن کی زار کہلاتی تھی اور کچھ عرصے کے لیے سائبیریا کے ایک بڑے حصے پر بھی حکمران رہی۔ اگرچہ یہ شاخ ۱۶۵۹ء

تک باقی رہی۔ لیکن اس کا اقتدار کافی عرصہ پہلے زایل ہو چکا تھا اور صرف نام باقی رہ گیا تھا۔ ۱۶۵۹ء میں اس کی سرزمین پر قبائل قلموق نے قبضہ کرلیا۔

اس شاخ میں سب سے اہم پولاد پسر منگو تیمور کی اولاد ہے جو کچھ عرصہ کے لیے قبائل سیر اردو کی خانِ اعظم بھی رہی ہے۔ پولاد کا ایک لڑکا ابراہیم خانانِ بخارا کا جدامجد تھا اور دوسرا عرب شاہ خانانِ خوارزم کا۔ حکومت بخارا کا بانی محمد شیبانی تھا۔ جو ابراہیم کے پوتے ابوالخیر کا پوتا تھا۔ اس سلسلے کی بنیاد ۱۵۰۰ء میں ڈالی گئی تھی اور آج تک باقی ہے۔ ہاں اتنی تبدیلی ضرور ہوئی کہ روس نے ۱۸۶۸ء میں اس علاقے کو اپنی قلمرو میں شامل کرلیا اور اندرونی معاملات میں اسے آزادی دے دی۔

عرب شاہ (خانانِ خوارزم کا جدامجد) اگرچہ سیر اردو کا خانِ اعظم نہیں بن سکا۔ لیکن ہمارے پاس اس کا ایک سکہ موجود ہے جو توقتمش کے حملے سے پہلے دشت قبچاق میں تیار کیا گیا تھا۔

ایلبرس خاں عرب شاہ کی پانچویں پشت میں سے تھا۔ جس نے محمد شیبانی کی وفات کے بعد تقریباً ۹۲۱ھ (۱۵۱۵ء) میں تمام ماوراء النہر کو فتح کرلیا تھا۔ اس کی اولاد خوانین خیوہ کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۲۸۹ھ (۱۸۷۲ء) میں خوارزم پر روسیوں نے قبضہ کرلیا۔ خوانین کا جو سلسلہ دولتِ تیموری کے اختتام کے بعد پیدا ہو گیا تھا، اس کا ذکر آئندہ آئے گا۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بے جا نہیں ہوگا کہ جوجی کا ایک اور لڑکا توالی جو قبائل چنگ کا سردار تھا۔ روس کے جنوب میں دریائے بوگ کے ساحلی علاقے پہ متصرف تھا۔ یہ اسی نوگا کا جدامجد ہے جو قبائل سیر اردو کے معاملات پر بڑی حد تک اثر انداز تھا۔ جب اس کی جنگ توقتو کے ساتھ ہوئی تو اس کے قبائل کو جو نوگا کے نام سے مشہور تھے، شکست ہوئی، یہ خود بھاگ کر دریائے والگا کے قریبی علاقوں میں آ گیا اور والگا دیمبا کے درمیانی علاقے کو اپنی چھاؤنی بنالیا۔

اس شاخ کی پوری تاریخ ہمیں معلوم نہیں۔ بس اتنا ہی معلوم ہے کہ یہ لوگ ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ہجرت کرتے رہتے تھے۔

Marfat.com

۸۶۔ خاندانِ چغتائی

(ماوراءالنہر)

۶۲۴ھ تا ۷۶۰ھ

(۱۲۲۷ء تا ۱۳۵۸ء)

چنگیز کے تین بیٹوں یعنی اوکتا، تولی اور جوجی نے جن سلسلوں کی بنیاد ڈالی تھی۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اب ہم ان سلسلوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو چغتائی اور اس کی اولاد نے شروع کیے تھے۔ یہ سلسلے ماوراءالنہر (بخارا) کاشغر کے کچھ حصے، بلخ اور بدخشاں پہ حکومت کرتے رہے۔

خاندان چغتائی کی مفصل تاریخ ہمارے پاس موجود نہیں۔ صرف ان حملوں کے متعلق کچھ اطلاعات موجود ہیں جو اس خاندان نے ایران پہ کیے تھے یا ان کی باہمی خانہ جنگیوں کے متعلق کچھ مواد ملتا ہے۔ فہرست ذیل میں اوکتائے خاندان کے دو امیر بھی شامل ہیں۔ جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ چغتائیوں کے ہاں اوکتائیوں کو کتنی اہمیت حاصل تھی۔

اس خاندان کے امراء کا شجرۂ نسب اور تواریخ جلوس وغیرہ مشکوک ہیں اور اس لیے مندرجہ ذیل فہرست محض ظنی ہے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۲۴	چغتائی	۱۲۲۷
۶۳۹	قراہولاگو	۱۲۴۲
۶۴۵	بپیومنگو	۱۲۴۷
۶۵۰	قراہولاگو (دوبارہ)	۱۲۵۲
۶۵۹	ارغنہ خاتون	۱۲۵۲
۶۶۴	الغو	۱۲۶۱
۶۶۴	مبارک شاہ	۱۲۶۶

Marfat.com

۶۶۸	براق خاں	۱۲۲۶
۶۷۰	نیک پائے	۱۲۷۰
تقریباً ۶۷۲	طغا تیمور	۱۲۷۲
۷۰۶	دوخان	۱۲۷۴ تقریباً
۷۰۸	کبخوک خان	۱۳۰۶
۷۰۹	تالی کو	۱۳۰۸
۷۰۹	کپک خان	۱۳۰۹
تقریباً ۷۱۸	بیسون بوغا	۱۳۰۹
۷۲۱	کپک خان (دوبارہ)	۱۳۱۸
۷۲۱	ایل چیکدائے	۱۳۲۱
۷۲۱	دوتیمور	۱۳۲۱
۷۲۲	ترمشیریں	۱۳۲۲
۷۳۰_۷۳۴	سنجر؟	۱۳۳۰_۱۳۳۴
۷۳۴	جن کشائے	۱۳۳۴
تقریباً ۷۳۵	بوزون	۱۳۳۵ تقریباً
تقریباً ۷۳۹	بیسون تیمور	۱۳۳۹ تقریباً
تقریباً ۷۴۱	علی (از اولوس اوگتائی)	۱۳۴۰ تقریباً
تقریباً ۷۴۳	محمد	۱۳۴۲ تقریباً
۷۴۴	غازان	۱۳۴۳
۷۴۷	دانشمند چہ (از اولوس اوگتائی)	۱۳۴۶
۷۴۹_۷۶۰	بویان قلی	۱۳۴۸_۱۳۵۸

(۷۷۱ھ میں بدنظمی اور ۷۷۲ھ میں امیر تیمور کا تسلط)

Marfat.com

۱۔ مغلوں کے متعلق تمام تفاصیل ''فہرست مسکوکات شرقی'' کی جلد ششم سے لی گئی ہے یہ کتاب برٹش میوزیم میں موجود ہے اور سر ہنری ہوورت Sir Henry Howorth کی کتاب تاریخ کا اقتباس ہے۔

۲۔ تفصیل کے لیے ہوورت کی تاریخ جلد اول صفحہ ۴۹۔۱۱۵ ملاحظہ ہو۔

۳۔ Hia

۴۔ زنگاریا۔ مشرقی ترکستان کے ایک صوبے سنکیانگ Sinkiang کا ایک ضلع۔

۵۔ نووگراڈ۔ ماسکو سے تین سو میل مشرق کی طرف ایک شہر۔

۶۔ کراکو۔ پولینڈ کا ایک شہر۔

۷۔ پست۔ ڈینیوب کے کنارے ہنگری کا ایک مشہور شہر۔

۸۔ لے ٹنز۔ جرمنی کا ایک شہر۔

۹۔ محمد۔ طغا تیمور اور جہاں تیمور کو شیخ حسن بزرگ نے ایلخان بنایا۔ دوسری طرف ساتی بیک اور اس کے شوہر سلیمان کو شیخ حسن خورد نے اور نوشیروان کو امیر اشرف چوپانی نے تخت حکومت پہ بٹھایا۔ یہ سب ایلخان خاندان ہلاکو سے تھے۔ طغا تیمور چنگیز کے بھائی کی اولاد سے تھا اور نوشیرواں کا نسب نامہ معلوم نہیں۔

۱۰۔ قپچاق۔ روس کا علاقہ جس کی زمینوں کو والگا اور ڈان Don سے پانی ملتا ہے۔ اس کی ایک سرحد ڈنیپر Dnieper دوسری بحیرہ اسود اور تیسری بحیرہ خزر ہے۔

۱۱۔ تفقاز کے دو دریا۔

۱۲۔ اس کا پورا نام سمارک Samark تھا اور صوبۂ زرفشاں کا ایک حصہ تھا۔ ۱۸۸۷ء میں اسے ایک علیحدہ صوبہ بنا دیا گیا۔ موجودہ شکل میں اس کا رقبہ ۲۶۶۲۷ مربع میل ہے۔

Marfat.com

باب دوازدہم

ایران

آٹھویں صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

چودہویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

۸۷۔ آلِ جلائر (عراق)

۸۸۔ آلِ مظفر (فارس)

۸۹۔ سربداران (خراسان)

۹۰۔ ملوک کرت (ہرات)

تیموریان (باب سیزدہم)

۹۱۔ قراقویونلو (آذربائیجان)

۹۲۔ اق قویونلو (آذربائیجان)

۹۳۔ صفویہ

۹۴۔ افاغنہ

۹۵۔ افشاریہ

۹۶۔ زندیہ

۹۷۔ قاچاریہ

Marfat.com

باب دوازدہم

ایران

آٹھویں صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

چودھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

جب ایلخانیوں کا زوال شروع ہوا تو چند ایک ذی اثر مقامی روساء کے دل میں ہوس اقتدار پیدا ہوئی۔ چنانچہ آلِ جلائر نے عراق اور آذربائیجان پہ قبضہ کرلیا اور آق قویوں لو وقرایون لو کے خروج تک ان ممالک پہ قابض رہے یہ ہر دو سلسلے ترکمانوں کی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔

مشرقی صوبوں پر آلِ مظفر کا قبضہ ہو گیا تھا۔ یہ خاندان مدت تک شیخ ابو اسحاق اور خاندان اینجو کے باقی افراد کے خلاف جو اصفہان میں اقامت گزین تھے۔ برسرِ پیکار رہا۔ اسی طرح شمال مشرقی خراسان سربداروں اور ملوک کرت کے درمیان استخوان نزاع بنا رہا اور یہ جھگڑے اس وقت ختم ہوئے، جب امیر تیمور نے ۷۸۷ھ۔۷۹۶ھ (۱۳۸۴ء۔۱۳۹۴ء) کے حملوں میں ان علاقوں پہ قبضہ کرلیا اور ایک صدی تک اس کی اولاد خراسان و ہرات پہ حکمران رہی۔

دسویں صدی ہجری کے آغاز میں شاہ اسماعیل صفوی نے ان تمام علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ جہاں تیموری، ترکمان اور دیگر چھوٹے چھوٹے خاندان حکومت کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد خراسان کا بھی الحاق کرلیا اور اس طرح ایک ایسی سلطنت قائم کی۔ جس کی حدود آج تک بعینہٖ قائم ہیں۔ ہاں اس سے انکار نہیں کہ بعض مغربی علاقے سلطنتِ ترکی کا حصہ بن چکے ہیں۔

۸۷۔ آلِ جلائر

(عراق وغیرہ)

۷۳۶ھ تا ۸۱۴ھ

(۱۳۳۶ء تا ۱۴۱۱ء)

رؤسائے جلائر کو ایلکانی کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے ابوسعید بہادر خان کی وفات کے بعد ایران پر قبضہ کرلیا تھا۔ جیسے کہ ہم صفحات گذشتہ میں بیان کر چکے ہیں۔ اس سلسلے

Marfat.com

کے بانی شیخ حسن بزرگ نے ایلخانیوں کے تخت کے لیے تین امیدوار پیدا کر دیے تھے۔اس گڑبڑ سے فائدہ اٹھا کر عراق پر قبضہ جمالیا اور بغداد کو اپنا پایۂ تخت بنالیا تھا۔

اس کے بیٹے اویس نے جو ۷۵۷ھ (۱۳۵۶ء) میں باپ کا جانشین ہوا تھا۔آذربائیجان اور تبریز شاہان ازبک سے چھین لیے۔۷۵۹ھ میں موصل اور ۷۶۶ھ میں دیارِ بکر پہ تسلط جمالیا۔ اس کا جانشین حسین تھا۔جس نے آلِ مظفر اور ترکمانانِ قرہ قویوں لو سے تعلقات بگاڑ لیے۔یہ ترکمان ان دنوں ارمینیہ اور جھیل وان کے جنوبی علاقے پر حکومت کر رہے تھے۔۷۷۹ھ میں حسین اور ترکمانوں میں صلح ہوگئی۔ جب ۷۸۴ھ (۱۳۸۲ء) میں حسین کی وفات ہوگئی تو اس کی سلطنت اس کے دو بیٹوں میں بٹ گئی۔آذربائیجان اور عراق سلطان احمد کے حصے میں آئے اور کردستان کا ایک حصہ صرف ایک سو برس کے لیے بایزید کو مل گیا۔ جب ۷۸۶ھ۔ ۷۸۸ھ (۱۳۸۴ء۔ ۱۳۸۷ء) کے درمیانی عرصے میں امیر تیمور نے شمالی ایران اور ارمنستان پر قبضہ کرلیا۔اور ۷۹۶ھ (۱۳۹۳ء) میں بغداد، الجزیرہ، دیارِ بکر اور وان کو ہتھیا لیا تو سلطان احمد بھاگ نکلا اور مصر کے مملوک بادشاہ برقوق کے ہاں پناہ لی۔ جب امیر تیمور واپس چلا گیا تو اسی بادشاہ کی مدد سے دوبارہ بغداد پہ قبضہ کرلیا۔

اس تاریخ سے لے کر امیر تیمور کی وفات (۸۰۷ھ۔۱۴۰۵ء) تک سلطان احمد کے دن نہایت پریشانی کے عالم میں بسر ہوئے۔آبائی سلطنت کے علاقے یکے بعد دیگرے ہاتھ سے نکلتے گئے۔ گو ۸۰۸ھ میں ایک مرتبہ پھر یہ بغداد کے تخت پر قابض ہو گیا تھا۔لیکن اس حالت کو دوام نصیب نہ ہوا۔ اس لیے کہ اس نے قرا یوسف ترکمان کے ساتھ جنگ چھیڑ رکھی تھی۔ ۸۱۳ھ (۱۴۱۰ء) میں قرا یوسف نے آذربائیجان پہ ایک شدید حملہ کیا اور سلطان احمد قتل ہو گیا۔سلطان احمد کے عم زاد بھائی شاہ ولد نے ۸۱۴ھ (۱۴۱۱ء) تک بغداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور شاہ ولد کی بیوی تندو (جس نے پہلے سلطان برقوق سے نکاح کرلیا تھا) کچھ عرصے تک واسطہ، بصرہ اور شوستر پر شاہرخ تیموری کی خراج گزار بن کر حکومت کرتی رہی۔ ۸۱۹ھ میں شاہ ولد کا بیٹا محمود تندو کا جانشین بن گیا اور اس کے دو بھائی اویس (۸۲۲ھ۔۸۲۹ھ) اور محمد نیز ایک اور رشتہ دار یعنی حسین اس حکومت

Marfat.com

میں شریک تھے۔ آخر امرائے قرہ قویون لو نے اس سلسلے کو ختم کر دیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۳۶	شیخ حسن بزرگ	۱۳۳۶
۷۵۷	شیخ اویس	۱۳۵۶
۷۷۷	حسین	۱۳۷۴
۷۸۴_۷۸۵	بایزید (کردستان)	۱۳۸۲_۱۳۸۳
۷۸۴	سلطان احمد	۱۳۸۲
۸۱۳_۸۱۴	شاہ ولد	۱۴۱۰_۱۴۱۱

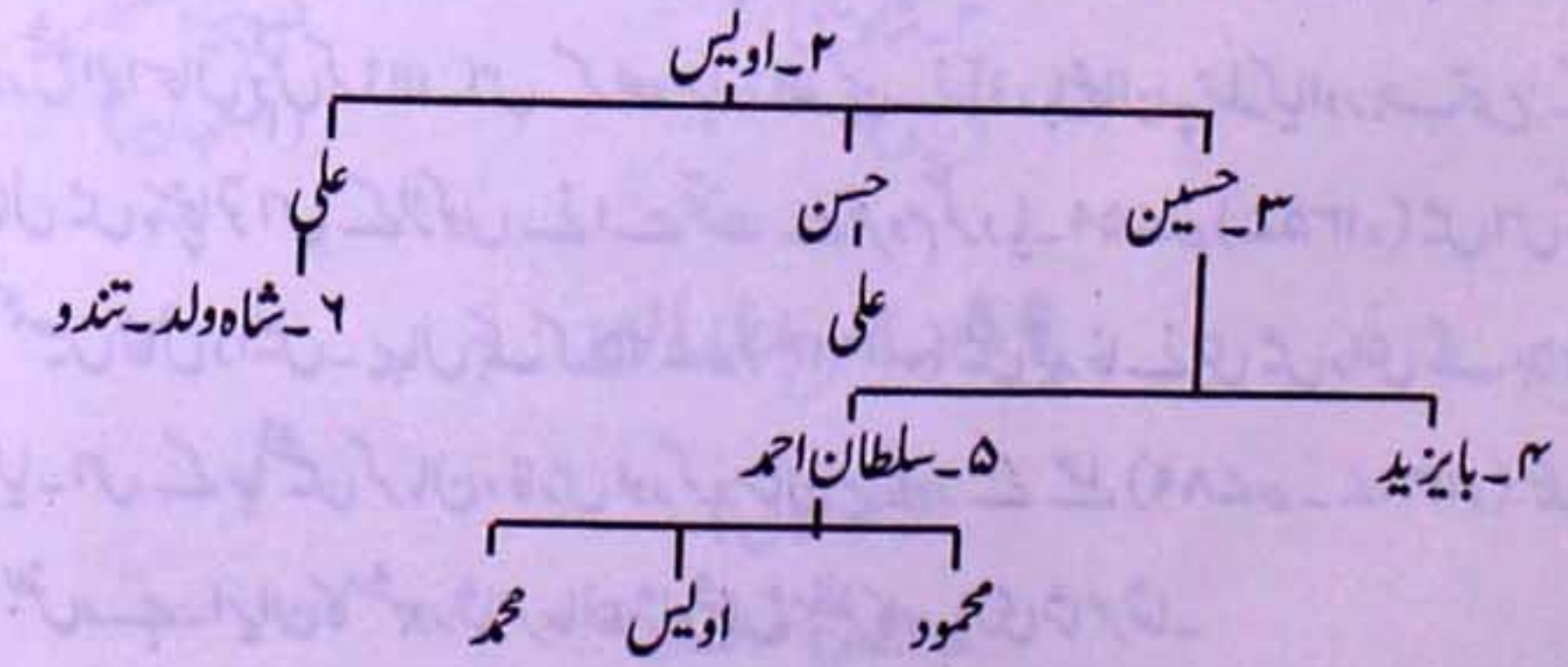

Marfat.com

۸۸۔ آلِ مظفر

(فارس، کرمان اور کردستان وغیرہ)

۷۱۳ھ تا ۷۹۵ھ

(۱۳۱۳ء تا ۱۳۹۳ء)

اس سلسلے کا بانی امیر مظفر حاجی غیاث الدین خراسانی کے دختر زادوں میں سے تھا۔ اس نے ایلخانی دربار میں چند ایک منصب حاصل کیے اور پھر مبید (اصفہان کے قریب کوئی مقام) کا حاکم مقرر ہو گیا۔ ۷۱۳ھ (۱۳۱۳ء) میں اس کا لڑکا مبارزالدین محمد والد کا جانشین بنا اور ۷۱۹ھ (۱۳۱۹ء) میں یزد اور فارس میں سلطان ابوسعید کی طرف سے اور چند اور مناصب پہ فائز رہا۔ ۷۴۱ھ (۱۳۴۰ء) میں کرمان پہ قبضہ کر لیا۔ اور شیخ ابواسحاق اینجو کے خلاف مسلسل زور آزمائی کے بعد ۷۵۴ھ (۱۳۵۳ء) میں شیراز اور فارس پہ قبضہ کر لیا۔ ۷۵۸ھ (۱۳۵۶ء) میں اصفہان لے لیا اور شیخ ابواسحاق کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد مبارزالدین نے آذربائیجان پہ حملہ کیا اور جب تبریز کے شمال میں پہنچا تو اس کے لڑکوں نے اسے تخت سے محروم کر دیا۔ ۷۵۹ھ (۱۳۵۷ء) میں اس کی آنکھیں نکال ڈالیں۔ یہاں تک کہ ۷۶۵ھ (۱۳۶۴ء) میں قید خانے ہی میں راہی ملک بقا ہو گیا۔ اس کے جانشین کرمان، فارس اور کردستان پر تیمور کے حملے (۷۸۹ھ۔ ۱۳۸۷ء) تک قابض رہے۔ ایران کا مشہور شاعر حافظ شاہ شجاع مظفر کا درباری شاعر تھا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۱۳	مبارزالدین محمد بن مظفر	۱۳۷۸
۷۵۹	جلال الدین شاہ شجاع	۱۳۸۸
۷۸۶۔۷۸۹	مجاہدالدین زین العابدین	۱۳۸۴۔۱۳۸۷

(اسے تیمور نے ملک سے نکال دیا تھا)

Marfat.com

شاہ یحییٰ (یزد)

۷۸۹_۷۹۵ سلطان احمد کے ہم عصر امرا کرمان میں ۱۳۸۷_۱۳۹۳

شاہ منصور (اصفہان)

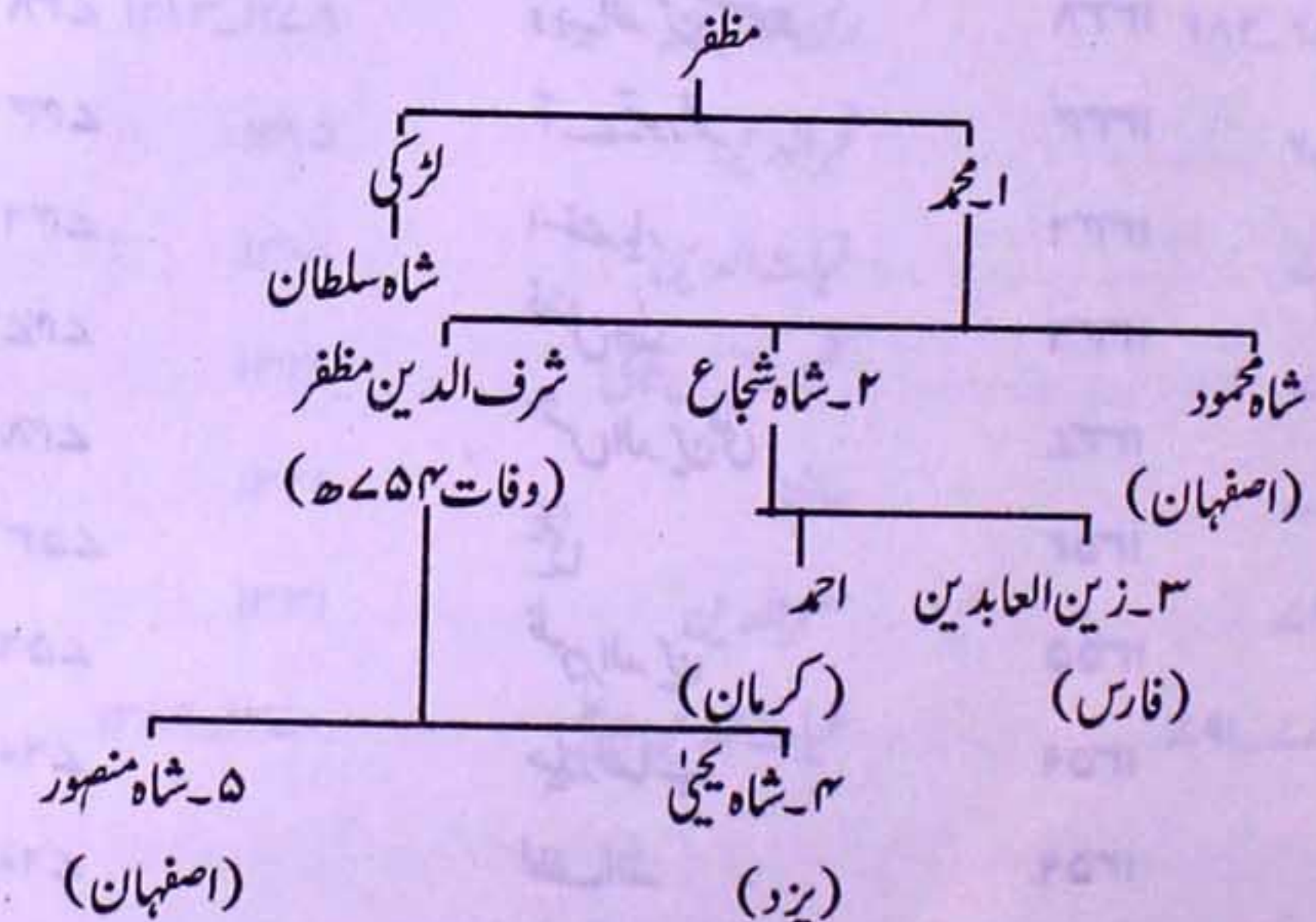

۸۹۔سربداران

(خراسان)

۷۳۷ھ تا ۷۸۳ھ

(۱۳۳۷ء تا ۱۳۸۱ء)

عبدالرزاق خراسان کے ایک گاؤں باشتین کا رہنے والا تھا۔ کچھ مدت تک ابوسعید خاں کے دربار میں رہا۔ ۷۳۷ھ (۱۳۳۷ء) میں اپنے گاؤں والوں کو ساتھ ملا کر حاکم خراسان کے خلاف، جس کے مظالم ناقابلِ برداشت ہو چکے تھے، بغاوت کر دی۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ''سر بہ دار'' کہتے تھے اور ان کا نعرہ یہ تھا کہ یا تو دشمن کو لے مریں گے یا اپنا سردار کے حوالے کر دیں گے۔ ان بزرگوں نے کچھ عرصے کے بعد سبزوار اور گردونواح کے علاقوں پہ قبضہ کر لیا اور قریباً پچاس برس

Marfat.com

تک اس پر مسلط رہے۔اس عرصے میں بارہ امیر یکے بعد دیگرے تخت امارت پہ بیٹھے۔جن میں سے نو قتل ہو گئے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۳۷	عبدالرزاق بن فضل اللہ	۱۳۳۷
۷۳۸	وجیہ الدین مسعود	۱۳۳۸
۷۴۴	آے تیمور محمد	۱۳۴۴
۷۴۶	اسفندیار	۱۳۴۶
۷۴۷	فضل اللہ	۱۳۴۶
۷۴۸	شمس الدین علی	۱۳۴۷
۷۵۳	یحییٰ	۱۳۵۲
۷۵۶	ظہیر الدین	۱۳۵۵
۷۶۰	حیدر قصاب	۱۳۵۹
۷۶۰	لطف اللہ	۱۳۵۹
۷۶۱	حسن دامغانی	۱۳۶۰
۷۶۶۔۷۸۳	علی موید	۱۳۶۴۔۱۳۸۱

(اس سلسلے کو تیمور نے ختم کیا)

۹۰۔امرائے کرت

(ہرات)

۴۶۳ھ تا ۷۹۱ھ

(۱۲۴۵ء تا ۱۳۸۹ء)

امرائے کرت غوریوں کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔یہ لوگ اس وقت سے ایران کے بعض علاقوں پہ حکومت کر رہے تھے جب مغل ایران میں داخل ہوئے تھے۔جب مغلوں کا زوال شروع ہوا تو ان امراء نے خراسان میں اور زیادہ اقتدار حاصل کر لیا۔۷۸۳ھ (۱۳۸۱ء

تک جب امیر تیمور نے ہرات پر قبضہ کیا تھا، یہ لوگ آزاد رہے۔ بعد میں تیمور کے ماتحت زندگی گزارتے رہے۔ آخر ۷۹۱ھ (۱۳۸۹ء) میں بالکل مٹ گئے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۴۳	شمس الدین اوّل	۱۲۴۵
۶۷۷_۶۸۲	رکن الدین	۱۲۷۸_۱۲۸۳
۶۸۴	فخر الدین	۱۲۸۵
۷۰۸	غیاث الدین	۱۳۰۸
۷۲۹	شمس الدین ثانی	۱۳۲۸
۷۳۰	حافظ	۱۳۲۹
۷۳۲	معز الدین	۱۳۳۱
۷۷۲_۷۹۱	غیاث الدین پیر علی	۱۳۷۰_۱۳۸۹

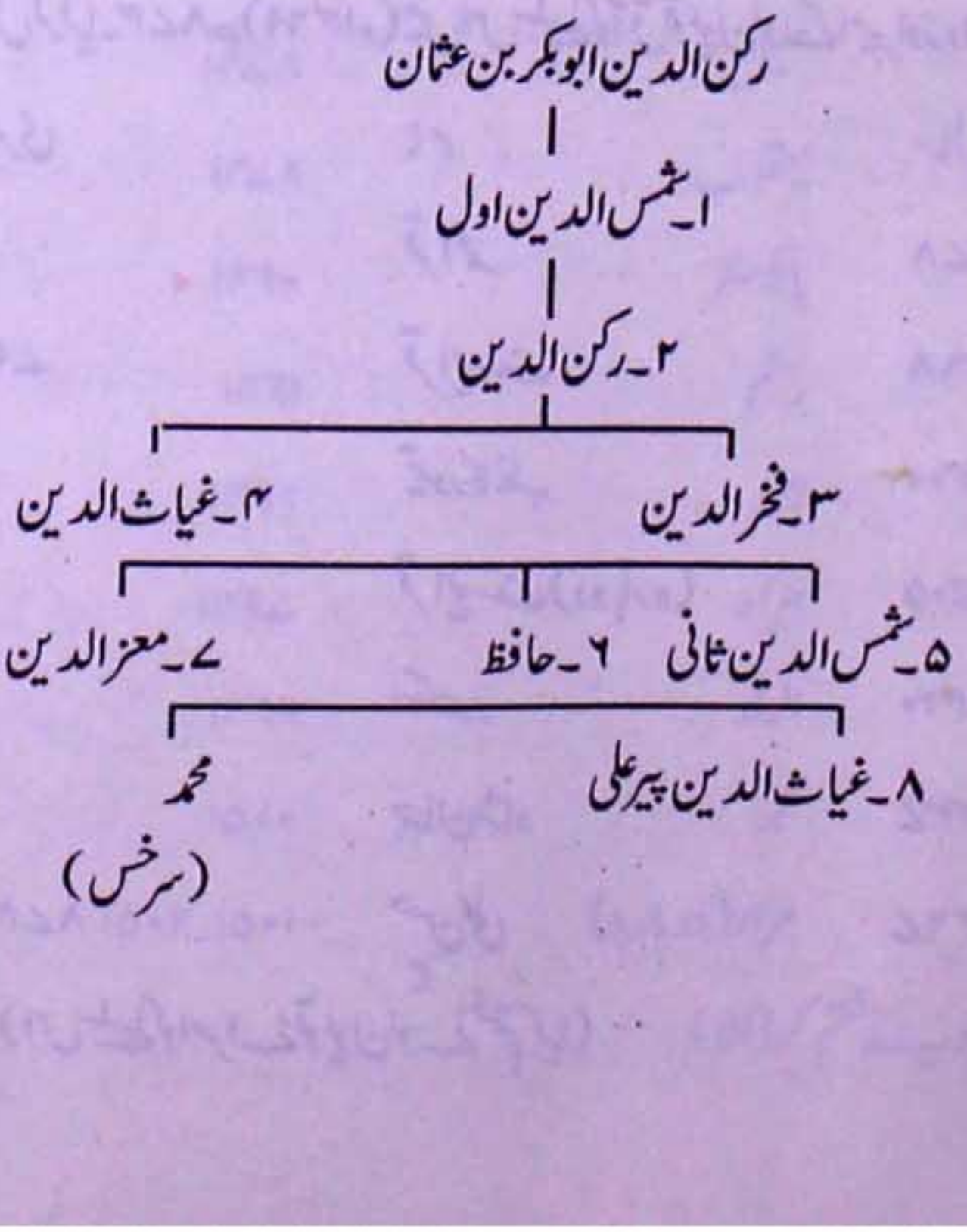

Marfat.com

۹۱۔امرائے قرہ قویون لو

(آذربائیجان وغیرہ)

۷۸۰ھ تا ۸۷۴ھ

(۱۳۷۸ء تا ۱۴۶۹ء)

آٹھویں صدی ہجری کے وسط میں ترکمانوں کا ایک گروہ جو اپنے جھنڈے کے رنگ اور دیگر علامات کی وجہ سے اپنے آپ کو قرۃ قویون لو (سیاہ گوسفندوں کے مالک) کہتا تھا۔ جھیل وان کے جنوبی علاقوں پہ قابض ہو گیا اور سلطان حسین جلائر کی مدد سے ایک سلسلۂ حکومت کی بنیاد ڈال دی۔

اس سلسلے کے دوسرے فرمان روا قرا یوسف کو امیر تیمور نے کافی عرصے تک اپنے ملک سے جلا وطن کیے رکھا۔ لیکن گاہے ماہے وہ اپنے وطن میں واپس بھی آتا رہا۔ جب امیر تیمور ۸۰۷ھ میں فوت ہو گیا۔ تو قرا یوسف نے اپنی قلمرو پہ پھر قبضہ کر لیا اور چھ برس بعد آلِ جلائر کے علاقوں کو بھی اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ ۸۷۴ھ (۱۴۶۹ء) میں اس سلسلے کو آق قویون لو کے امیر اوزون حسن نے ختم کر ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۸۰	قرا محمد	۱۳۷۸
قریباً ۷۹۰	قرا یوسف	۱۳۸۸
۸۰۲	تیمور کا غلبہ	۱۴۰۰
۸۰۸	قرا یوسف (دوبارہ)	۱۴۰۵
۸۲۳	اسکندر	۱۴۲۰
۸۴۱	جہان شاہ	۱۴۳۷
۸۷۲۔۸۷۴	حسن علی	۱۴۶۷۔۱۴۶۹

(اس سلسلے کو امرائے قویون لو نے ختم کیا)

Marfat.com

۹۲۔امرائے آق قویون لو

(آذربائیجان وغیرہ)

۷۸۰ھ تا ۹۰۸ھ

(۱۳۷۸ء تا ۱۵۰۲ء)

یہ امراء آذربائیجان اور دیارِ بکر میں قرہ قویون لو کے مدِّ مقابل تھے اس سلسلے نے ایک سو تیس برس تک حکومت کی لیکن کسی سے شکست نہیں کھائی۔ اسماعیل صفوی پہلا حملہ آور تھا جس نے جنگِ شرور ۹۰۷ھ (۱۵۰۲ء) میں اس کو شکست دی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۸۰	قرا یولق عثمان	۱۳۷۸
۸۰۹	حمزہ	۱۴۰۶
۸۴۸	جہانگیر	۱۴۴۴
۸۷۱	اوزون حسن	۱۴۶۶
۸۸۳	خلیل	۱۴۷۸
۸۸۴	یعقوب	۱۴۷۹
۸۹۶	بائیسنقر	۱۴۹۰
۸۹۷	رستم	۱۴۹۱
۹۰۲	احمد	۱۴۹۶
۹۰۳	مراد	۱۴۹۷
۹۰۵	الوند	۱۴۹۹
۹۰۶	محمد	۱۵۰۰
۹۰۷۔۹۰۸	مراد (دوبارہ)	۱۵۰۱۔۱۵۰۲

(اس سلسلے کو صفویہ نے ختم کر ڈالا)

Marfat.com

۹۳۔۹۷۔شاہانِ ایران

۹۰۷ھ تا ۱۳۴۴ھ

(۱۵۰۲ء تا ۱۹۲۵ء)

ایرانی بادشاہوں کے پانچ سلسلے تھے۔جن کا حسب ونسب جدا جدا تھا یعنی صفویہ، افاغنہ، افشاریہ، زندیہ اور قاچاریہ۔صفویوں کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ عربی النسل ہیں اور امام موسیٰ کاظم (وفات ۱۸۳ھ ساتویں امام) کی اولاد ہیں۔اس خاندان کے بعض بزرگ تقدس میں کافی شہرت کے مالک تھے۔ان میں سے ایک شیخ صفی الدین اوربیلی ہیں۔جن کے نام میں مناسبت سے ان کی اولاد صفویہ کہلاتی تھی۔

شیخ صفی الدین سے چار پشت بعد ان کا ایک پوتا حیدر نامی پیرومرشد ہونے کے علاوہ جنگجوئی میں بھی خاصی شہرت کا مالک تھا۔اس نے اوزون حسن (آق قویون لو) کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔اس کا تیسرا (لڑکا اسماعیل صفوی والد کے ارادوں کو پورا کرنے کے لیے) ایک خاصی فوج لے کر روانہ ہوا۔پہلے شروان کو فتح کیا۔شرور کے مقام پر ۹۰۷ھ (۱۵۰۲ء) کے موسم بہار میں ترکمانوں کو شکست دی۔تبریز کو پایۂ تخت قرار دیا اور پھر ایران کے باقی علاقوں کو فتح کرنے کی طرف متوجہ ہوا۔

تیموری امراء اور باقی چھوٹے چھوٹے خاندان سب اس کے مطیع ہو گئے اور صرف چند سال کے عرصے میں اس نے پہلے خراسان اور پھر ہرات پر قبضہ کرلیا۔اس کے بعد جنوبی ایران پہ اپنا تسلط جمایا اور اس طرح اپنی قلمرو کی سرحدیں ایک طرف جیحوں سے خلیج فارس تک اور دوسری طرف فرات سے افغانستان تک وسیع کرلیں۔

چونکہ سلطنت صفویہ کی سرحدیں قلمرو عثمانی سے مل گئی تھیں۔شیعہ سنی کا اختلاف بہت بڑھ گیا تھا اور شیعہ مذہب کے مبلغ کافی تعداد میں قلمرو عثمانیہ میں داخل ہو چکے تھے اس لیے صفویوں اور عثمانیوں کی کشیدگی جنگ تک پہنچ گئی۔سلطان سلیم خاں اول ایشیائے صغیر میں چالیس ہزار شیعوں کو

Marfat.com

گرفتار اور قتل کرنے کے بعد شاہ اسماعیل کے مقابلہ میں آیا۔ ترکی فوج میں ۸۰ ہزار سوار اور ۴۰ ہزار پیادے تھے۔ یہ لڑائی جنگ چالدراں ۹۲۰ھ (۱۵۱۴ء) کے نام سے مشہور ہے۔ سنان پاشا (ترکی سپہ سالار) کی ہشیاری اور ینی چری فوج کی شجاعت کی بدولت شاہ اسماعیل کو شکست ہوئی۔ سلطان سلیم تبریز میں داخل ہو گیا۔ دیارِ بکر اور چند گردونواحی علاقوں کے الحاق کے بعد ایران میں آگے بڑھنے کا ارادہ ترک کر دیا اور مصر کی طرف روانہ ہو گیا۔ لیکن ایرانیوں اور عثمانیوں کی لڑائیاں بعد میں بھی جاری رہیں۔ گرجستان اور ارمنستان کے صوبے کئی مرتبہ اس ہاتھ سے اس ہاتھ گئے اور ۱۰۴۸ھ (۱۶۳۸ء) میں سلطان مراد رابع نے عراق کو قلمرو عثمانیہ میں شامل کر لیا۔

ایران کی شمالی سرحدوں پر ازبکوں کے حملے جاری تھے اور افغانستان کا یہ حال تھا کہ کبھی ایران کا حصہ بن جاتا تھا اور کبھی ہندوستان کا۔ ۱۱۶۰ھ (۱۷۴۷ء) میں احمد خاں درانی نے افغانستان پر مستقل قبضہ کر لیا۔ بابر جو ہندوستان میں مغل سلطنت کا بانی تھا، شاہ اسماعیل کا حلیف تھا۔ اس لیے کہ بابر کا لڑکا ہمایوں شاہ طماسپ کی امداد سے حکومت ہند حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔

فرماں روایانِ صفوی میں سب سے مشہور شاہ عباس (۹۸۵ھ۔ ۱۰۳۸ھ) (۱۵۸۷ء۔ ۱۶۲۹ء) ہے۔ جس نے سر انتھونی شرلے[1] Sir Anthony Shirley کی مدد سے ایران کے چند مغربی صوبے عثمانیوں سے واپس لے لیے تھے۔ عباس کا دورِ حکومت علوم وفنون، ترقیات داخلی اور بہترین سیاست خارجی کا زمانہ تھا۔ سلطان سلیمان خانِ اعظم۔ اکبر بادشاہ اور ملکہ الزبتھ اس کے ہم عصر تھے۔ یکا یک حالات کچھ ایسے پیدا ہو گئے۔ مثلاً محمود افغان کا ایران پر حملہ۔ ہرات اور مشہد کا فتح ہونا۔ شاہ سلطان حسین کی شکست ۱۱۳۵ھ (۱۷۲۲ء) میں اصفہان کا ہاتھ سے نکل جانا اور کئی ماہ تک پایۂ تخت کا محاصرہ رہنا کہ دولت صفویہ ختم ہو گئی۔ گو اس خاندان کے بعض افراد بعض صوبوں اور خصوصاً ماژندان میں کچھ عرصہ کے لیے برسرِ اقتدار رہے لیکن مسلسل دس برس تک ہر طرف بدنظمی رہی۔ روسیوں اور ترکوں نے کئی علاقے دبوچ لیے اور آخر کار نادر شاہ افشار نے اس بہانے پر کہ وہ خاندان صفویہ کو حکومت واپس دلانا چاہتا ہے۔ عنانِ اقتدار خود سنبھال لی اور ۱۱۴۸ھ

Marfat.com

(۱۷۳۶ء) میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔

نادر شاہ نے نہ صرف مملکت ایران کی حدود کو آخری نقاط تک وسیع کر لیا۔ بلکہ افغانستان پہ بھی قبضہ جما لیا۔ ۱۱۴۹ھ میں کابل اور قندھار فتح کیے۔ پھر لاہور کا رخ کیا۔ ۱۱۵۱ھ (۱۷۳۸ء) کے موسم بہار میں دہلی کو تباہ کیا اور آخر شہنشاہ ہند سے صلح کرنے کے بعد دریائے اٹک کو اپنی سرحد مقرر کیا۔ اس کی سلطنت کی شمال مغربی سرحد قفقاز تھی۔

خاندانِ افشار کے صرف چار بادشاہ تھے۔ آخر میں گڑ بڑ پھیل گئی آزاد خان افغان نے آذربائیجان علی مردان خان بختیاری نے اصفہان محمد حسن قاچاری نے استراباد پہ قبضہ کر لیا۔ نیز کریم خان زندی نے شاہرخ افشاری پر تاج و تخت لینے کے لیے حملہ کر دیا۔

زندی خاندان خراسان کے بغیر باقی سارے ایران پر ۱۱۶۳ھ (۱۷۵۰ء) سے لے کر ۱۱۹۳ھ (۱۷۷۹ء) تک حکومت کرتا رہا اور خراسان پر شاہرخ کی جو بوڑھا ہونے کے علاوہ اندھا بھی تھا حکومت رہی۔

کریم خان کی وفات کے بعد آغا محمد خان قاچاری اور زندی شاہزادوں کے درمیان قریباً بارہ برس تک لڑائی جاری رہی۔ آخر قاچاری جیت گئے اور قریباً ڈیڑھ سو برس تک حکومت کی۔

۹۳۔ صفوی

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۰۷	اسماعیل اول	۱۵۰۲
۹۳۰	طماسپ اول	۱۵۲۴
۹۸۴	اسماعیل ثانی	۱۵۷۶
۹۸۵	محمد خدابندہ	۱۵۷۸
۹۸۵	عباس اول	۱۵۸۷
۱۰۳۸	صفی اول	۱۶۲۹

Marfat.com

۱۰۵۲	عباس ثانی	۱۶۴۲
۱۰۷۷	سلیمان اول	۱۶۶۷
۱۱۰۵	حسین اول	۱۶۹۴
۱۱۳۵	طماسپ ثانی	۱۷۲۲
۱۱۴۴_۱۱۴۸	عباس ثالث	۱۷۳۱_۱۷۳۶

۹۴_افاغنہ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۱۳۵	محمود	۱۷۲۲
۱۱۳۷_۱۱۴۲	اشرف	۱۷۲۵_۱۷۲۹

۹۵_افشاریہ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۱۴۸	نادر	۱۷۳۶
۱۱۶۰	عادل	۱۷۴۷
۱۱۶۰	ابراہیم	۱۷۴۷
۱۱۶۱_۱۲۱۰	شاہ رُخ	۱۷۴۸_۱۷۹۸۶

۹۶_زندیہ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۱۶۳	کریم خاں	۱۷۵۰
۱۱۹۳	ابوالفتح	۱۷۷۹

Marfat.com

۱۱۹۳	علی مراد	۱۷۷۹
۱۱۹۳	محمد علی	۱۷۷۹
۱۱۹۳	صادق	۱۷۷۹
۱۱۹۶	علی مراد (دوبارہ)	۱۷۸۲
۱۱۹۹	جعفر	۱۷۸۵
۱۲۰۳_۱۲۰۹	لطف علی	۱۷۸۹_۱۷۹۴

۹۷۔ قاچاریہ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۱۹۳	آقا محمد خان	۱۷۷۹
۱۲۱۱	فتح علی شاہ	۱۷۹۷
۱۲۵۰	محمد شاہ	۱۸۳۴
۱۲۶۴	ناصر الدین شاہ	۱۸۴۸
۱۳۱۴	مظفر الدین شاہ	۱۸۹۶
۱۳۲۴	محمد علی شاہ	۱۹۰۶
۱۳۲۶_۱۳۴۴	احمد شاہ[۲]	۱۹۰۸_۱۹۲۵

Marfat.com

صفویہ

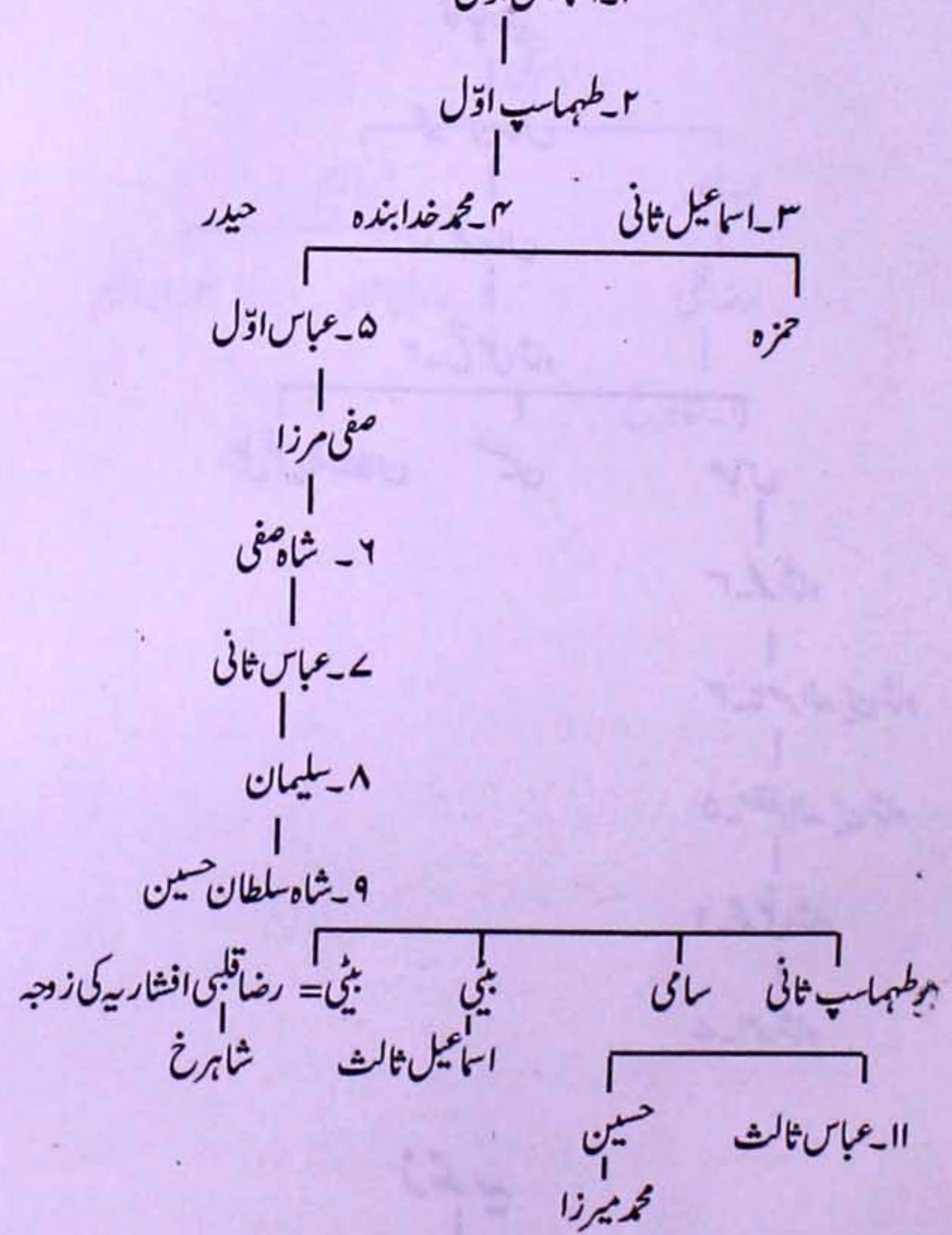

۱۔ سرانتھونی کوشاہ عباس نے ایرانی فوج کی تنظیم وتربیت پر مقرر کیا تھا۔

۲۔ احمد شاہ ایک عیاش اور نا اہل فرمانروا تھا۔ چنانچہ محمد رضا شاہ پہلوی نے (جو ایک فوجی سردار تھے) فوج کو ساتھ ملا کر طہران پہ قبضہ کرلیا اور احمد شاہ کو معزول کر دیا۔

۱۳۴۴	محمد رضا شاہ پہلوی	۱۹۲۵
۱۳۶۰	محمد شاپور	۱۹۴۱

قاچاریہ

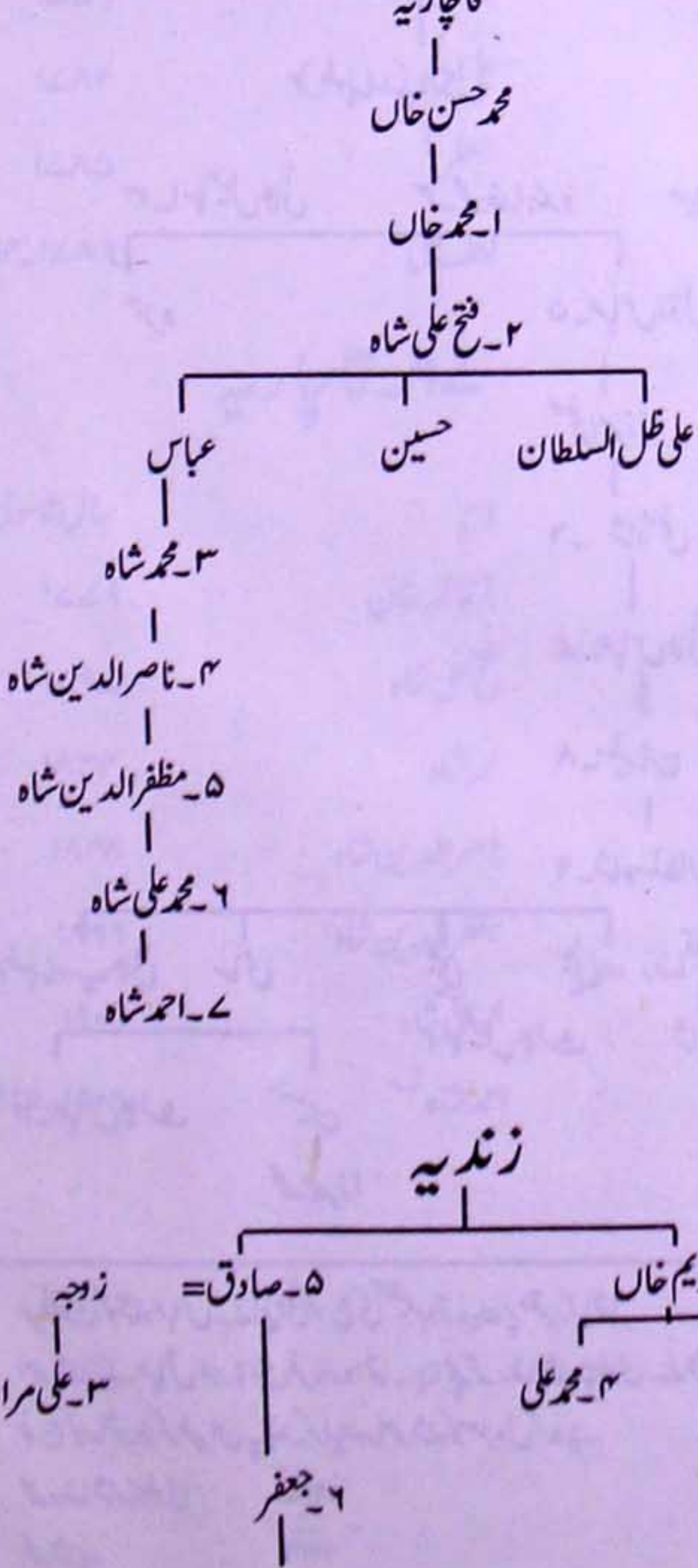

زندیہ

افشاریہ

امام قلی

ابراہیم

۱۔نادر

۲۔عادل شاہ

۳۔ابراہیم

رضا قلی

۴۔شاہرخ

Marfat.com

باب سیزدہم

ماوراءُالنہر

آٹھویں صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

چودھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

۹۸۔ تیموری

۹۹۔ شیبانی

۱۰۰۔ امرائے جانی ہشترخاں

۱۰۱۔ امرائے منگیت

۱۰۲۔ خانانِ خوقند

۱۰۳۔ خانانِ خیوہ

Marfat.com

باب سیزدہم

ماوراءُالنہر

آٹھویں صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

چودھویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

۹۸۔ تیموری

۷۷۱ھ تا ۹۰۶ھ

(۱۳۶۹ء تا ۱۵۰۰ء)

امیر تیمور یا تیمور لنگ۔ جسے انگریز Tameriane کہتے ہیں، کا سلسلۂ نسب چنگیز سے جاملتا ہے۔ تیمور کے اجداد میں سے ایک فرد چغتائی بن چنگیز (امیر ماوراءالنہر) کے ہاں وزیر تھا۔

تیمور ۷۳۶ھ (۱۳۳۵ء) میں پیدا ہوا۔ بڑا ہوا تو طغا تیمور نے اسے حاکم کش بنا دیا۔ کچھ عرصے تک سیور غتمش خاں (ایک چغتائی فرمانروا) کا وزیر بھی رہا۔ ۷۷۱ھ (۱۳۶۹ء) سے ذرا پہلے تیمور نے اپنے آقا سیور غتمش کو تمام اختیارات سے محروم کر دیا۔ ہر چند کہ سیور غتمش اور اس کا بیٹا محمود ۸۰۰ھ (۱۳۹۷ء) تک فرمانروا رہے۔ لیکن حکومت کے تمام اختیارات تیمور کے ہاتھ میں تھے۔

۷۸۲ھ (۱۳۸۰ء) میں امیر تیمور نے ایران پہ چڑھائی شروع کی اور صرف سات سال کی مدت میں خراسان، جرجان، مازندران، سیستان، افغانستان، فارس، آذربائیجان اور کردستان کو فتح کر لیا۔ جب قبچاق کے بادشاہ توقتمش نے ماوراءالنہر پہ حملہ کیا تو امیر تیمور ۷۹۰ھ (۱۳۸۸ء) میں اپنے پایۂ تخت کی طرف لوٹ آنے پر مجبور ہو گیا۔ ۷۹۳ھ (۱۳۹۱ء) میں توقتمش کو سخت شکست دی اور جب چار سال بعد توقتمش نے دوبارہ حملہ کیا تو اسے پھر شکست دی۔

Marfat.com

خاندان تیموری

امیر تیمور (وفات ۸۰۷ھ)

- غیاث الدین جہانگیر (م ۷۷۷ھ)
  - پیر محمد (بلخ ۸۰۴ھ)
    - خالد
    - قیدو (بلخ ۸۰۹–۸۱۲ھ، قندھار کابل وغیرہ ۸۱۲–۸۲۰ھ)
  - محمد سلطان
    - یحییٰ
    - محمد جہانگیر
    - سعد الوقاص (م ۸۱۷–۸۱۸ھ، م ۸۴۴ھ)
- دختر
  - سلطان حسین (۸۰۴ھ)
- عمر شیخ (م ۷۹۷ھ)
  - بایسنقر (اندخان ۸۱۷–۸۱۸ھ)
    - غیاث الدین منصور
      - ابوالغازی حسین (جرجان و ماوراء النہر ۸۱۳–۸۱۳ھ، خراسان وغیرہ ۸۷۸–۹۱۳ھ)
  - احمد (اوزجند ۸۱۳–۸۱۷ھ)
  - اسکندر (فارس و اصفہان ۸۱۳–۸۱۷ھ، م ۸۱۷ھ)
  - رستم (اصفہان ۸۰۷–۸۱۰ھ، ۸۱۷–۸۴۳ھ)
    - عثمان
    - علی
  - پیر محمد (فارس ۸۰۷–۸۱۰ھ، اصفہان ۸۱۰–۸۱۳ھ)
    - عمر شیخ (اصفہان ۸۱۰–۸۱۳ھ)
- ۳–شاہ رخ (خراسان و ماوراء النہر و بستان ۸۰۷ھ، اصفہان و شیراز ۸۱۷ھ–۸۵۰ھ)
  - محمد جوگی (م ۸۳۸ھ)
  - ابراہیم سلطان (بلخ ۸۱۳–۸۱۷ھ، ترکستان ۸۱۷–۸۳۸ھ)
    - ۶–عبداللہ (فارس ۸۳۸–۸۵۳ھ، ماوراء النہر ۸۵۳–۸۵۹ھ)
  - سیورغتمش (کابل و قندھار ۸۱۳–۸۳۶ھ)
    - قرو چار (کابل وغیرہ ۸۳۶–۸۴۳ھ)
    - مسعود (کابل وغیرہ ۸۳۶–۸۴۴ھ)
  - بایسنقر وزیر (م ۸۳۷ھ)
    - رکن الدین وزیر (م ۹۶۵ھ)
      - سلطان ابراہیم
    - سلطان محمد (ماوراء النہر و فارس ۸۵۰–۸۵۹ھ)
      - یادگار محمد (خراسان ۸۷۵–۸۷۶ھ)
    - بابر (خراسان ۸۵۳ھ، فارس ۸۵۵–۸۱۴ھ)
      - شاہ محمود (خراسان ۸۱۱–۸۱۳ھ)

Marfat.com

Marfat.com

جلال الدین میران شاہ

(آذربائیجان وعراق ۸۰۷-۸۱۰ھ م ۸۱۰ھ)

- عمر
- خلیل
- مراد
- ابوبکر (بدخشاں قریباً ۸۶۵-۸۸۴ھ)
- عمر شیخ (فرغانہ قریباً ۸۷۰-م ۸۹۹ھ)
  - ظہیر الدین محمد بابر (فرغانہ ۸۹۹ھ کابل ۹۱۱ھ ہندوستان ۹۳۲ھ م ۹۳۷ھ) (بانی سلطنت مغلیہ ہند)
  - جہانگیر
  - ناصر
- شاہ رخ (م ۷۹۹ھ)
- الغ بیگ (کابل وغزنی ۸۶۵-۹۰۷ھ)
- ۹-سلطان محمود (ماژندران ۸۶۴-ماوراءالنہر ۸۹۹-۹۰۰ھ م ۹۰۶ھ)
  - علی (ماوراءالنہر ۹۰۲-۹۵۳)
  - بایسنغر (ماوراءالنہر ۹۰۰-۹۰۲ھ)
  - مسعود (حصار ۹۰۰-۹۰۱ھ)
- ۸-سلطان احمد (ماوراءالنہر ۸۷۳-۸۹۹ م ۸۹۹ھ)
- محمد
- ۷-سلطان ابوسعید (ماوراءالنہر ۸۵۵-۸۷۳ ہرات بلخ وخراسان وغیرہ ۸۶۳-م ۸۷۳ھ)
- عمر (آذربائیجان وغیرہ ۸۰۷ھ)
  - منوچہر
- ۲-خلیل سلطان (ماوراءالنہر ۸۰۷-۸۱۲ رے ۸۱۲-م ۸۱۴ھ)
- ایجال (رے ۸۱۷-م ۸۱۷ھ)
- سیورغتمش
- ابوبکر
  - عثمان
  - آیلنگر (رے ۸۱۷-۸۱۸ھ)
- ۴-الغ بیگ (ماوراءالنہر ۸۱۲ھ خراساں وغیرہ ۸۵۰-۸۵۳ھ)
  - عبدالعزیز
  - ۵-عبداللطیف (ماوراءالنہر ۸۵۳ھ م ۸۵۴ھ)
    - محمد جوگی (م ۸۶۸ھ)
    - احمد (۸۶۴ھ)

۷۹۵ھ (۱۳۹۳ء) میں تیمور نے آلِ جلائر سے بغداد چھین لیا اور الجزیرہ پہ قبضہ کر لیا۔ ۸۰۰ھ میں ہندوستان پہ حملہ کیا اور ۸۰۱ھ میں دہلی اور کشمیر کو فتح کر لیا۔ امیر تیمور کی مغربی مہم جو ۸۰۴ھ (۱۴۰۱ء) میں شروع ہوئی تھی، اس کی آخری اور سب سے بڑی مہم تھی۔ اسی سال یہ فاتح گورگانی اناطولیہ میں داخل ہوا۔ وسیواس اور ملاطیہ کو فتح کرنے کے بعد عثمانیوں کو انقرہ میں ایک زبردست شکست دی۔ سلطان بایزید خان کو قید کر لیا۔ ایشائے صغیر کے چھوٹے چھوٹے سلسلوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ حلب، دمشق وغیرہ یعنی سارے شام سے ممالیک مصر کو نکال کر خود مالک بن بیٹھا۔ جب ۸۰۷ھ (۱۴۰۵ء) میں تیمور چین کو مسخر کرنے کے ارادے باندھ رہا تھا تو فرشتۂ اجل نے اسے آلیا اور موضع اترار میں ستّر برس کی عمر میں اس دنیا سے چل بسا۔

تیموری فتوحات کی بدولت ماوراء النہر کو ایک بے مثال اہمیت حاصل ہو گئی تھی اور سمرقند ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کا پایۂ تخت بن گیا تھا جو دہلی سے دمشق اور بحیرۂ خوارزم (یورال) سے خلیج فارس تک پھیلی ہوئی تھی۔

چونکہ یہ فتوحات فوری اور ناگہانی حملوں کا نتیجہ تھیں۔ اس لیے انہیں بقا حاصل نہ ہوئی۔ چنانچہ بعض ممالک حملوں کے بعد فوراً سنبھل گئے تھے۔ بایں ہمہ ایران کا ایک بہت بڑا حصہ افغانستان اور ماوراء النہر تیموری سلطنت میں شامل رہے۔

چونکہ تیموری حملوں نے امرائے کرت آلِ مظفر اور آل جلائر کو ختم کر دیا تھا اور ترک اناطولیہ کے صوبے میں محصور ہو کر رہ گئے تھے اور کوہ ہندوکش سے لے کر بحیرۂ روم تک کوئی باقاعدہ سلطنت باقی نہیں رہی تھی۔ اس لیے ہر طرف بدنظمی کا دور دورہ تھا۔ جونہی تیمور کی وفات ہوئی تو ترک اور آلِ جلائر اپنے علاقوں کو واپس لینے کے لیے اٹھ پڑے اور بڑی حد تک کامیاب ہو گئے۔ آلِ تیمور کے پاس صرف شمالی ایران باقی رہ گیا جس پر یہ لوگ قریباً ایک صدی تک حکومت کرتے رہے اور صفویہ کی ابھرتی ہوئی طاقت کا بھی کچھ دیر تک مقابلہ کرتے رہے۔

جب دسویں صدی ہجری میں آل شیبان (از نسل چنگیز) نے تیموری پایۂ تخت پہ قبضہ کر لیا تو تیموری قلمرو صرف بخارا تک محدود ہو چکی تھی۔ آنے والے جدول میں تیمور کے ان بیٹوں کا ذکر کیا

Marfat.com

گیا ہے جو تیموری سلطنت کی تقسیم کی خاطر ایک دوسرے سے لڑتے رہے اور یہی خانہ جنگی آخران کی تباہی کا سبب بنی۔

تیمور کا بیٹا شاہ رُخ قدرے عقل مند تھا۔ اس نے اپنے خاندانی جھگڑوں کو کچھ دیر تک دبائے رکھا اور سلطنت کی وحدت کو قائم رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن جب ۸۵۰ھ (۱۴۴۷ء) میں اس کی وفات ہوئی تو اس کی قلمرو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ گئی اور آخر کار امرائے شیبانی وصفوی نے ان ٹکڑوں کو اپنی سلطنتوں میں شامل کرلیا۔ اس افتاد کے باوجود آلِ تیمور پوری طرح ختم نہ ہوئی بلکہ بابر نے ہندوستان میں ایک ایسی سلطنت کی بنیاد ڈال دی جو قریباً ساڑھے تین سو برس جاری رہی اور جسے یورپ میں سلطنت مغولِ اعظم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۷۱	تیمور	۱۳۶۹

(۷۷۱ھ سے ۸۰۰ھ تک سیور غتمش اور محمود بظاہر فرمانروا رہے۔ لیکن دراصل حکومت تیمور کی تھی)

۸۱۲_۸۰۷	خلیل	۱۴۰۹_۱۴۰۴
۸۰۷	شاہ رُخ	۱۴۰۴
۸۵۰	الغ بیگ	۱۴۴۷
۸۵۳	عبداللطیف	۱۴۴۹
۸۵۴	عبداللہ	۱۴۵۰
۸۵۵	ابوسعید	۱۴۵۲
۸۷۲	احمد	۱۴۶۷
۸۹۹	محمود	۱۴۹۳
۹۰۶_۹۰۰	دورۂ بدنظمی	۱۵۰۰_۱۴۹۴

(اس سلسلے کو امرائے شیبانی نے ختم کیا)

Marfat.com

جدول جس سے خوانین ماوراء النہر کا باہمی تعلق معلوم ہوسکتا ہے۔

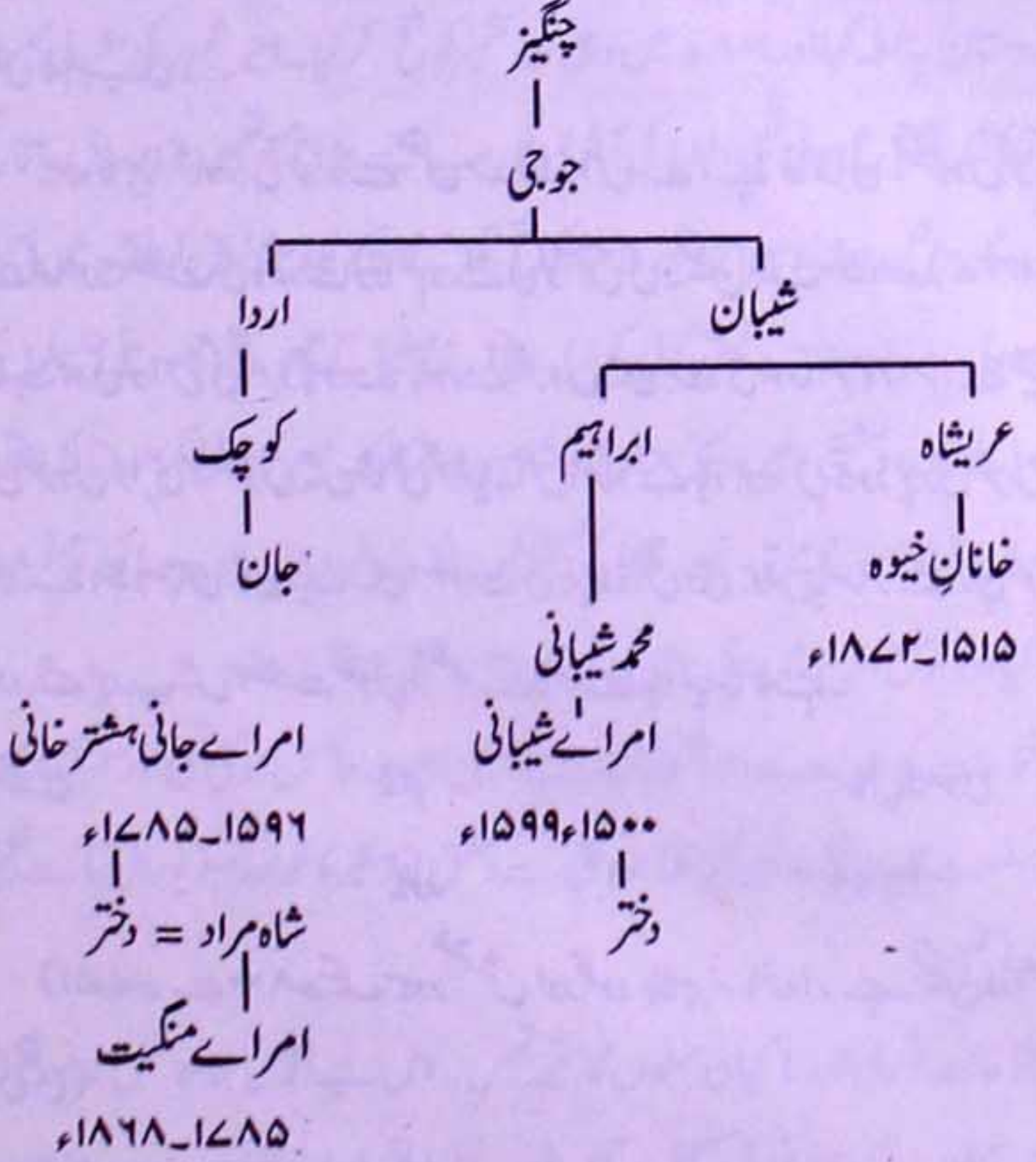

۹۹۔ امرائے شیبانی

۹۰۶ھ تا ۱۰۰۷ھ

(۱۵۰۰ء تا ۱۵۹۹ء)

جب سلسلۂ تیموری کے آخری فرماں روا محمود کے تین لڑکے باقی ماندہ سلطنت کی تقسیم پہ جھگڑ رہے تھے تو اس وقت ایک نیا خاندان برسرِ اقتدار آ گیا تھا۔ جس نے ماوراء النہر کے چھوٹے چھوٹے امیروں کو مٹا کر ایک طاقت ور سلطنت کی بنیاد ڈال دی تھی۔ یہ لوگ ازبک کہلاتے تھے۔ جنہوں نے چنگیزی خاندان کے ایک قابل اور آخری سپہ سالار یعنی محمود شیبانی کو اپنا سردار بنا کر یہ سلسلہ شروع کیا تھا۔

شیبانی خاندان کے آباؤ اجداد کا ذکر ہم پیشتر کر چکے ہیں۔ یہ لوگ پہلے سائبریا میں مقیم تھے

Marfat.com

اور ٹیومین Tiumene کے علاقے پر حکومت کیا کرتے تھے۔ ان کا ایک گروہ محمود شیبانی کی قیادت میں ماوراء النہر کی طرف بڑھا جہاں بچے کھچے تیموری امراء کا خاتمہ کرنے کے بعد اپنی حکومت کی بنیاد ڈال دی۔ بخارا، اور خیوہ کے خوانین بھی اسی سلسلے سے تعلق رکھتے تھے۔ آخر کار روس نے ان تمام خاندانوں کو یکے بعد دیگرے مٹا ڈالا۔

ماوراءُ النہر میں ازبکوں کی کئی شاخیں تھیں۔ اول۔ امرائے شیبانی جو دسویں صدی ہجری کے آغاز سے انتہا تک اس خطے پہ حکومت کرتے رہے۔ اسی خاندان کی ایک شاخ یعنی امرائے خوارزم نے خیوہ پہ علیحدہ حکومت قائم کر لی تھی اور سلاطین صفویہ نے شیبانیوں سے خراسان چھین لیا تھا۔ دوم۔ امرائے جانی جنہیں ہشتر خانی بھی کہا جاتا ہے۔ آلِ شیبان سے ایک ناطہ کی وجہ سے منسلک تھے۔ یہ لوگ گیارہویں صدی میں ماوراء النہر کے ایک حصے پہ حکومت کرتے رہے۔ سوم۔ امرائے منگیت جنہوں نے بخارا پہ قبضہ کر لیا تھا۔ سلطنتِ بخارا کے زوال کے اسباب یہ تھے: اول خوقند میں ایک نیا سلسلہ قائم ہو گیا تھا۔ جس نے بخارا کو کمزور کر دیا تھا۔ دوم۔ تاشقند اور اورا پتہ نے علم آزادی بلند کر دیا تھا۔ سوم۔ افغانستان میں درانیوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔

بالآخر ۱۸۶۸ء اور ۱۸۷۲ء کے درمیانی عرصے میں بخارا، خیوہ اور خوقند سب پر روسی قبضہ ہو گیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۰۶	محمد شیبانی	۱۵۰۰
۹۱۶	کوچکونجی	۱۵۱۰
۹۳۷	ابوسعید	۱۵۳۰
۹۴۰	عبیداللہ	۱۵۳۳
۹۴۶	عبداللہ اول	۱۵۳۹
۹۴۷	عبداللطیف	۱۵۴۰
۹۵۹	نوروز احمد	۱۵۵۱
۹۶۳	پیر محمد اول	۱۵۵۵
۹۶۸	اسکندر	۱۵۶۰
۹۹۱	عبداللہ ثانی	۱۵۸۳
۱۰۰۶	عبدالمومن	۱۵۹۸

Marfat.com

۱۰۰۷ پیر محمد ثانی ۱۵۹۹

(اس سلسلے کو امرائے ہشتر خانی نے ختم کیا)

امرائے شیبانی کا پایۂ تخت سمرقند تھا۔ اس وقت بخارا میں بھی ایک طاقت ور حکومت قائم تھی۔ کئی مرتبہ فرمانروائے بخارا نے سارے ماوراء النہر کو زیر نگیں کیا۔ سمرقند کے ماتحت بخارا کو وہی اقتدار حاصل تھا۔ جو استراخانیوں کے نیچے بلخ کو۔

امرائے بخارا

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۴۷	عبدالعزیز	۱۵۴۰
۹۵۷	یار محمد	۱۵۴۹
۹۶۱	برہان سلطان	۱۵۵۳
۹۶۴	عبداللہ	۱۵۵۶

(سمرقند پہ بھی قبضہ کر لیا اور ۹۹۱ھ سے عبداللہ ثانی کہلانے لگا)

امرائے سمرقند

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۶۸	خسرو سلطان	۱۵۶۰
۹۷۵	سلطان سعید	۱۵۶۷
۹۸۰	جواں مرد علی	۱۵۷۲
۹۸۶	عبداللہ (امیر بخارا)	۱۵۷۸

امرائے شیبانی

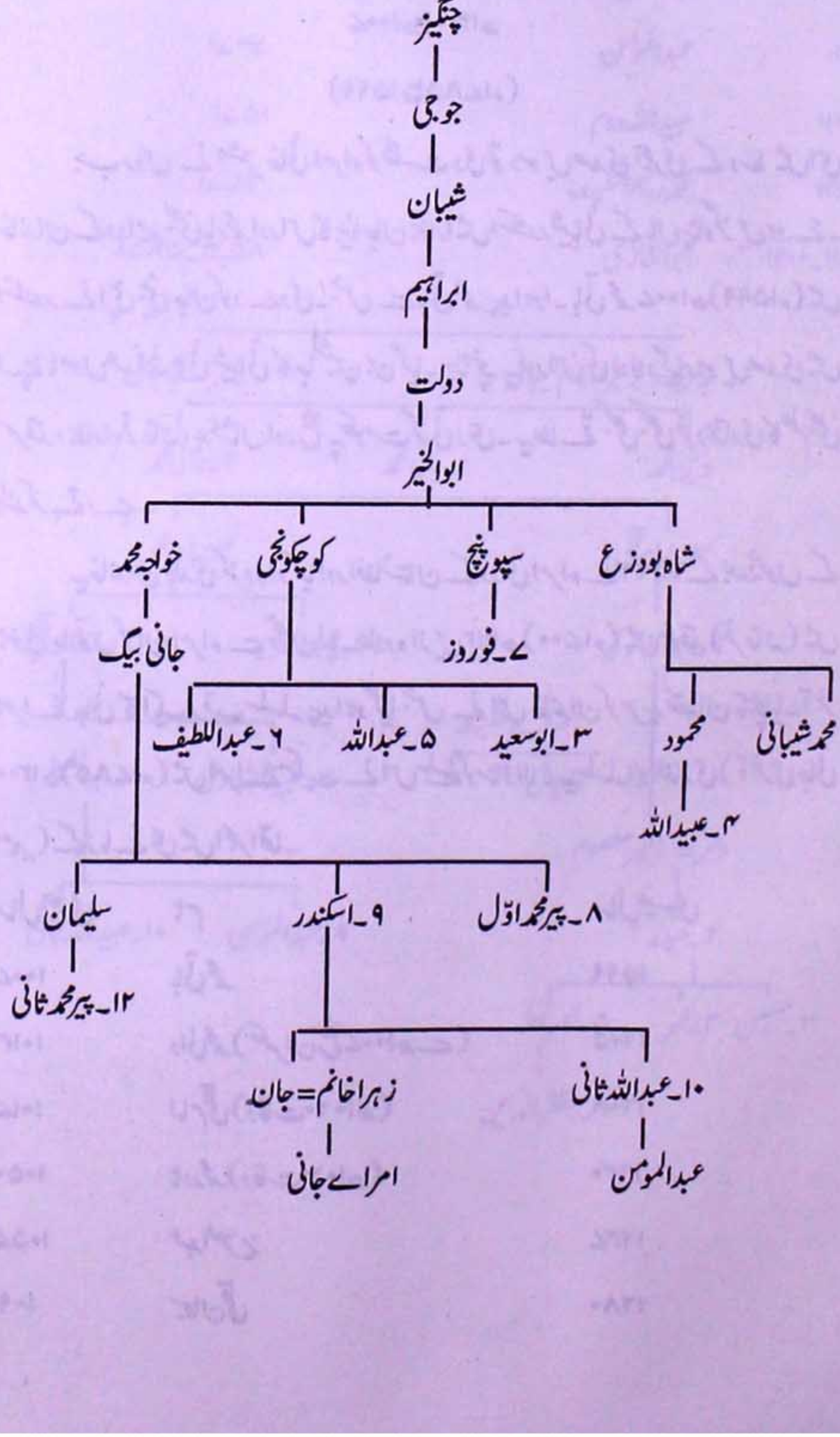

Marfat.com

۱۰۰۔امرائے جانی یا ہشتر خانی

۱۰۰۷ھ تا ۱۲۰۰ھ

(۱۵۹۹ء تا ۱۷۸۵ء)

جب روس نے ہشتر خانی امراء کو شکست دی تو دسویں صدی ہجری کے وسط میں اسی خاندان کے دو امیر یعنی یار محمد اور اس کا بیٹا جان بخارا میں اسکندر شیبانی کے ہاں پناہ گزیں ہوئے۔ اسکندر نے اپنی بیٹی جان کو دے دی۔ جس سے باقی محمد پیدا ہوا۔ باقی محمد ۱۰۰۷ھ (۱۵۹۹ء) میں اپنے ماموں عبداللہ ثانی شیبانی کا جانشین بن گیا۔ چنانچہ یہ اور اس کی اولاد گیارہویں صدی میں سمرقند، بخارا، فرغانہ، بدخشاں اور بلخ پہ حکومت کرتی رہی۔ یہ علاقے کبھی کبھی خود مختاری کا علم بھی بلند کرتے رہے۔

یہ خاندان جلدی کمزور ہو گیا اور افغانستان کے درانی امراء نے ۱۱۶۶ء کے بعد جیحوں کے جنوبی علاقوں کو ان امراء سے چھین لیا۔ علاوہ ازیں ۱۱۱۲ھ (۱۷۰۰ء) میں خوقند (فرغانہ) میں امرائے جانی کا ایک رقیب سلسلہ پیدا ہو گیا جس نے اس خاندان کو مزید نقصان پہنچایا۔ آخر ۱۲۰۰ھ (۱۷۸۵ء) میں امرائے منگیت نے اس سلسلے کو مٹا ڈالا۔ یہ سلسلہ ابوالغازی (آخری جانی امیر) کے زمانے ہی میں ابھرا تھا۔

سال ہجری	نام	سال عیسوی
۱۰۰۷	باقی محمد	۱۵۹۹
۱۰۱۴	والی محمد (حکمران بلخ ۱۰۰۷ھ سے)	۱۶۰۵
۱۰۱۷	امام قلی (وفات ۱۰۶۰ھ)	۱۶۰۸
۱۰۵۰	نادر محمد (وفات ۱۰۶۱ھ)	۱۶۴۰
۱۰۵۷	عبدالعزیز	۱۶۴۷
۱۰۹۱	سبحان قلی	۱۶۸۰

۱۱۱۴	عبیداللہ (۲۳ برس پہلے سے امیر بلخ	۱۷۰۲
۱۱۱۷	ابوالفیض (۱۱۱۴ھ سے ۱۱۱۹ھ تک امیر بلخ)	۱۷۰۵
۱۱۶۰	عبدالمومن	۱۷۴۷
۱۱۶۴	عبیداللہ دوم	۱۷۵۱
۱۱۶۷	محمد رحیم منگیت	۱۷۵۳
۱۱۷۱_۱۲۰۰	ابوالغازی	۱۷۵۸_۱۷۸۵

جان= زہرا خانم شیبانی — امرائے جانی

- دین محمد
- ۱۔ باقی محمد
- ۲۔ والی محمد
- ۳۔ امام قلی
  - ۱۱۔ ابوالغازی
    - امرائے منگیت: دانیال
    - دختر= امیر معصوم
      - ۲۔ حیدر
        - ۳۔ حسین
        - ۴۔ عمر
        - ۵۔ نصراللہ
          - ۶۔ مظفرالدین
- ۴۔ نادر محمد
  - ۵۔ عبدالعزیز
  - ۶۔ سبحان قلی
    - ۷۔ عبیداللہ اول
    - ۸۔ ابوالفیض
      - ۹۔ عبدالمومن
      - ۱۰۔ عبیداللہ ثانی

Marfat.com

۱۰۱۔امرائے منگیت

۱۲۰۰ھ تا ۱۲۸۴ھ

(۱۷۸۵ء تا ۱۸۶۸ء)

قبیلۂ منگیت (چیٹی ناک والے) قبیلہ نوگا سے خونی رشتہ رکھتا تھا۔ وہی نوگا جو دسویں صدی کے آغاز میں محمد شیبانی کے ہمراہ دشتِ قپچاق سے آئے تھے۔ امرائے ہشترخانی کے عہد میں منگیت کا اقتدار بڑھ گیا۔ بارہویں صدی کے نصف ثانی میں اس قبیلہ کے بعض امراء دربارِ بخارا میں وزارت کے منصب پر فائز ہو گئے اور کچھ مدت تک بخارا پہ حکومت بھی کرتے رہے ان کی سلطنت امرائے شیبانی کی قلمرو سے کئی گنا وسیع تھی۔ معصوم شاہ نے درانیوں پہ کئی مرتبہ لشکر کشی کی اور ان ممالک پر جو جیحوں کے جنوب میں واقع ہیں، عارضی طور پر قبضہ کر لیا۔ ۱۲۸۴ھ (۱۸۶۸ء) میں یہ امراء روس کے محکوم بن گئے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۲۰۰	میر معصوم شاہ مراد	۱۷۸۵
۱۲۱۵	حیدر تورا	۱۸۰۰
۱۲۴۲	حسین	۱۸۲۶
۱۲۴۲	عمر	۱۸۲۶
۱۲۴۲	نصر اللہ	۱۸۲۷
۱۲۷۷۔۱۲۸۴	مظفر الدین	۱۸۶۰۔۱۸۶۸

Marfat.com

۱۰۲۔ خانانِ خیوہ

۹۲۱ھ تا ۱۲۸۹ھ

(۱۵۱۵ء تا ۱۸۷۲ء)

صفحات گذشتہ میں بیان کیا جا چکا ہے کہ خوارزم یا خیوہ ایک عرصے تک شاہان ایران کا مرکز رہا۔ مغلوں کے حملہ کے بعد یہ علاقہ خوجی قبیلے کے قبضے میں آ گیا اور ماوراء النہر کے خوانین سے اس کا تعلق ٹوٹ گیا۔ امیر تیمور کے عہد میں دشتِ قبچاق کے امراء اس پر ملسّط ہو گئے۔

اس بدنظمی کے بعد جو تیموریوں کے آخری ایام میں پھیل گئی تھی، ازبکوں نے محمد شیبانی کی قیادت میں ماوراء النہر کی طرح خیوہ کو بھی فتح کر لیا اور ۹۲۱ھ (۱۵۱۵ء) سے اس علاقے پہ ازبکوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ اس سلسلہ کی ابتدائی تاریخ سے ہم پوری طرح واقف نہیں۔

خیوہ اور بخارا کے امراء مدتوں ایک دوسرے کے خلاف لشکر کشی کرتے رہے۔ ان لڑائیوں میں کبھی ایک جانب جیت جاتی اور کبھی دوسری ۱۱۵۳ھ (۱۷۴۰ء) میں نادر شاہ افشار نے خیوہ فتح کر لیا لیکن ایرانیوں کی حکومت یہاں صرف ایک سال رہی۔ اس کے بعد ازبکوں کی حکومت پھر قائم ہو گئی۔ جسے ۱۲۸۹ھ (۱۸۷۲ء) میں ایک روسی سپہ سالار کاؤف مان نے ختم کر دیا اور یہ علاقہ روسی قلمرو کا ایک حصہ بن گیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۲۱	ایلبرس اول	۱۵۱۵
۹۳۱	سلطان حاجی	۱۵۲۵
	حسن قلی	
	صوفیان	
	بوجوغہ	
	اونک	

کل		
تقریباً ۹۴۶	اگتائے	۱۵۴۰ تقریباً
تقریباً ۹۵۳	دوست	۱۵۴۶ تقریباً
۹۶۵	حاجی محمد اوّل	۱۵۵۸
۱۰۱۱	عرب محمد اوّل	۱۶۰۲
۱۰۳۲	اسفندیار	۱۶۲۳
۱۰۵۳	ابوالغازی اوّل	۱۶۴۳
۱۰۷۴	انوشہ	۱۶۶۳
تقریباً ۱۰۸۵	محمد ارنک	۱۶۷۴ تقریباً
۱۰۹۹	اسحاق آقا شاہ نیاز	۱۶۸۷
۱۱۱۴	عرب محمد ثانی	۱۷۰۲
	حاجی محمد ثانی	
۱۱۲۶	یادگار	۱۷۱۴
۱۱۲۶	ارنک	۱۷۱۴
۱۱۲۷	شیر غازی	۱۷۱۵
	ایلبرس ثانی	
۱۱۵۳	نادر شاہ کا زمانہ	۱۷۴۰
۱۱۵۴	تجر (نادر شاہ کا حاکم)	۱۷۴۱
۱۱۵۴	ابو محمد	۱۷۴۱
	ابوالغازی ثانی	
۱۱۵۸	کیپ	۱۷۴۵
۱۱۸۴ تقریباً	ابوالغازی ثالث	۱۷۷۰ تقریباً

۱۲۱۹	ایلتزر	۱۸۰۴
۱۲۲۱	محمد رحیم	۱۸۰۶
۱۲۴۱	الہقلی	۱۸۲۵
۱۲۵۸	رحیم قلی	۱۸۴۲
۱۲۶۱	محمد امین	۱۸۴۵
۱۲۷۱	عبداللہ	۱۸۵۵
۱۲۷۲	قتلغ محمد	۱۸۵۵
۱۲۷۲	سید محمد	۱۸۵۶؟
۱۲۸۲_۱۲۸۹	سید محمد رحیم	۱۸۶۵_۱۸۷۲

(اس سلسلے کو روسیوں نے ختم کیا)

۱۰۳۔ خانانِ خوقند

قریباً ۱۱۱۲ھ تا ۱۲۹۳ء

(۱۷۰۰ء تا ۱۸۷۶ء)

اس سلسلہ کا بانی شاہ رخ تھا جو اپنے آپ کو چنگیز کی نسل سے سمجھتا تھا اور جس نے قریباً ۱۱۱۲ھ (۱۷۰۰ء) میں فرغانہ میں اپنی آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔ ۱۲۱۵ھ (۱۸۰۰ء) میں تاشقند بھی قلمرو خوقند کا ایک حصہ بن گیا ۱۲۹۳ھ (۱۸۷۶ء) میں اس سلسلے کو روسیوں نے مٹا ڈالا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
قریباً ۱۱۱۲	شاہ رخ	۱۷۰۰ قریباً
	رحیم	
	عبدالکریم	
	اردنی	

Marfat.com

۱۱۸۴	سلیمان	۱۷۷۰
۱۱۸۴	شاہرخ ثانی	۱۷۷۰
۱۱۸۴	زبوتہ	۱۷۷۰؟
۱۲۱۵	علیم	۱۸۰۰
۱۲۲۴	محمد عمر	۱۸۰۹
۱۲۳۷	محمد علی	۱۸۲۲
قریباً ۱۲۵۶	شیر علی	۱۸۴۰
۱۲۶۱	مراد	۱۸۴۱
قریباً ۱۲۶۱	خدایار	۱۸۴۵
۱۲۷۳	مُلا	۱۸۵۷
۱۲۷۵	شاہ مراد	۱۸۵۹
قریباً ۱۲۷۷	خدایار (دوبارہ)	۱۸۶۱
قریباً ۱۲۸۰	سید سلطان	۱۸۶۴
۱۲۸۸	خدایار (سہ بارہ)	۱۸۷۱
۱۲۹۲_۱۲۹۳	ناصر الدین	۱۸۷۵_۱۸۷۶

(اس سلسلے کو روسیوں نے ختم کیا)

باب چہاردہم

ہندوستان وافغانستان

چوتھی صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک

دسویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

۱۰۴۔ غزنوی

۱۰۵۔ غوری

۱۰۶۔ سلاطینِ دہلی

۱۰۷۔ سلاطینِ بنگالہ

۱۰۸۔ سلاطینِ جونپور

۱۰۹۔ سلاطین مالوہ

۱۱۰۔ سلاطینِ گجرات

۱۱۱۔ سلاطینِ خاندیس

۱۱۲۔ سلاطینِ بہمنی دکن

۱۱۳۔ عمادشاہی (برار)

۱۱۴۔ نظام شاہی (دکن)

۱۱۵۔ شاہان بریدی بیدار

۱۱۶۔ عادل شاہی بیجاپور

۱۱۷۔ قطب شاہی (گولکنڈہ)

۱۱۸۔ مغل

۱۱۹۔ امرائے افغانستان

باب چہاردہم

ہندوستان وافغانستان

چوتھی صدی ہجری سے تیرہویں صدی ہجری تک
دسویں صدی عیسوی سے انیسویں صدی عیسوی تک

ہندوستان کا کوئی قابلِ ذکر حصہ خلفاء کے قبضے میں کبھی نہیں آیا۔ہاں تاریخ میں بعض ایسے مسلمانوں کا ذکر ملتا ہے جو۴۴ھ (۶۶۳ء) میں کابل سے گزر کر ملتان تک پہنچے لیکن ان کا قیام عارضی تھا۔ ہاں ہندوستان پر جو حملے دریا کی طرف سے ہوئے ،ان کے نتائج زیادہ دوررس تھے پہلی صدی ہجری میں کچھ مسلمان کراچی تک پہنچے اور۹۲ھ (۷۱۱ء) میں حجاج بن یوسف (بصرہ کا مشہور حاکم) کے بھتیجے محمد بن قاسم نے سندھ کو ملتان تک مسخر کرلیا اور آگے بڑھنے کی کوشش نہ کی۔ یہ علاقہ دوسو برس تک عرب فاتحین کے پاس رہا۔اس حقیقت سے انکار نہیں ہوسکتا کہ سمندر کی راہ سے مسلمان ہندوستان پر قبضہ نہ کرسکے۔ بلکہ تسخیر ہند کا خواب خشکی کے راستے سے پورا ہوا۔بعض مسلمان حملہ آور کوہستان ہندوکش کے جنوبی علاقوں تک نکل آئے تھے۔لیکن یہ صورت حال عارضی تھی۔ یعقوب بن لیث صفاری پہلا امیر ہے جس نے کابل کو فتح کرکے وہاں ایک مسلمان حاکم مقرر کیا۔ پہلے وہاں ہندو راجاؤں کے عامل ہوا کرتے تھے (برق) صفاریوں کے بعد سامانی کابل پہ حکومت کرتے رہے۔ غزنوی خاندان کا بانی اوّل الپ تگین سامانیوں ہی کا ایک غلام تھا۔ جسے کابل میں مامور کیا گیا تھا۔

غزنوی پہلا خاندان ہے جس نے ہندوستان پہ کئی مرتبہ حملے کیے۔اور لاہور کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا۔ غزنویوں کے بعد غوری آئے ، پھر سلاطین دہلی اور اس طرح نہ صرف تمام شمالی ہند مسلمانوں کے تصرف میں آگیا بلکہ اس ملک میں اشاعتِ اسلام کا دروازہ بھی کھل گیا۔

جب سلاطین دہلی میں آثارِ ضعف نمودار ہوگئے اور یہ آپس میں لڑنے لگے تو بابر ہندوستان

Marfat.com

میں آ پہنچا۔اس نے تمام چھوٹے بڑے سلسلوں کو ختم کر کے جھگڑوں کی بنیاد ہی اکھیڑ پھینکی اور بابر کے پوتے جلال الدین اکبر نے ہندوستان میں ایک ایسی شہنشاہیت کی بنیاد ڈالی جو ۱۸۵۷ء تک باقی رہی۔

۱۰۴۔غزنوی

(افغانستان و پنجاب)

۳۵۱ھ تا ۵۸۲ھ

(۹۶۲ء تا ۱۱۸۶ء)

الپ تگین دربارِ سامانی میں ایک ترکی غلام تھا۔ جسے عبدالملک سامانی نے خراسان میں سپہ سالار بنا کر بھیجا تھا۔ جب عبدالملک کی وفات ہوگئی تو ۳۵۱ھ (۹۶۲ء) میں الپتگین غزنی (جہاں وہ پہلے بحیثیت گورنر کام کرتا تھا) میں واپس چلا گیا۔غزنی کوہِ سلیمان کے دامن میں ایک محفوظ شہر ہے۔ جہاں الپتگین اعلانِ خودمختاری کے بعد اپنے آقاؤں کے حملوں سے بچ سکتا تھا۔الپتگین جلد ہی فوت ہو گیا اور اپنی قلمرو میں کوئی خاص توسیع نہ کر سکا۔اس کا لڑکا اسحٰق اور غلام بلکا تگین (جو الپتگین کے بعد مسند امارت پہ جلوہ گر ہوئے تھے) بھی اس سمت میں کوئی قدم نہ اٹھا سکے۔غزنوی خاندان کی شان و شہرت کا اصل بانی الپتگین کا ایک اور غلام سبک تگین تھا جو اس کا داماد بھی تھا۔ سبکتگین نے سلطنت کو دو طرف سے وسیع کیا۔مشرق میں ہندوستان کے راجپوتوں کو شکست دی اور پشاور شہر پہ قبضہ کر لیا اور مغرب میں خراسان کو اپنی قلمرو کا حصہ بنا لیا۔۳۸۴ھ (۹۹۴ء) میں نوح سامانی نے سبکتگین کو خراسان کا حاکم مقرر کر دیا اور یہ تقرری صلہ تھا اس کمک کا جو سبکتگین نے ماوراء النہر کی بغاوت فرد کرنے کے سلسلے میں بھیجی تھی۔

سبک تگین یا تو پرانے احسانات کی وجہ سے اور یا احتیاطاً بظاہر امرائے سامانی کی اطاعت کا دم بھرتا رہا۔گویا اطاعت محض رسمی تھی۔۳۸۷ھ (۹۹۷ء) میں سبکتگین کی وفات ہوئی اور یہ وہ دن تھے جب اس کی طاقت امرائے سامانی سے کئی گنا بڑھ چکی تھی۔

Marfat.com

سبکتگین کا بیٹا محمود غزنوی تاریخ اسلام میں ایک نہایت اہم شخصیت ہے۔ محمود نے اپنے چھوٹے بھائی اسماعیل کو مسندِ حکومت سے اتارنے کے بعد سامانی امراء کی اطاعت کا جُوا اُتار پھینکا اور خلیفۂ بغداد سے براہِ راست غزنی وخراسان کی حکومت کا فرمان حاصل کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد محمود اس قدر طاقت ور ہوگیا کہ خلیفۂ بغداد بھی اس سے گھبرانے لگا۔

ایلخانیوں نے سامانیوں کو ختم کردیا تھا۔ ان سے صلح کرنے کے بعد محمود ہندوستان کی طرف متوجہ ہوا اور ۳۹۲ھ سے ۴۱۵ھ (۱۰۰۱ء، ۱۰۲۴ء) تک بارہ حملے کیے۔ کشمیر اور پنجاب کو روندنے کے بعد ۴۰۸ھ (۱۰۱۷ء) میں قنوج اور متھرا کو فتح کیا۔ ۴۱۵ھ (۱۰۲۴ء) میں سومنات کو تباہ کیا اور اسی سال گجرات کے پایۂ تخت انہلواڑہ کو مسخر کیا۔

ان حملوں سے محمود کا مقصد دوگونہ تھا (اوّل) ہندوستان کا کچھ حصہ حاصل کرنا اور (دوم) مشرکین ہند کو یہ بتانا کہ ان کے بت محض بے بس ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دنیائے اسلام میں وہ بت شکن کے نام سے مشہور ہے۔ محمود سومنات و متھرا کے بُت کدوں سے دولت کے انبار لے کر غزنی میں واپس آیا اور اسی تاریخ سے یہ تمام علاقے سلطنت غزنی کا حصہ بن گئے۔ گجرات کا راجہ دراصل محمود کا ایک گورنر تھا۔

ہندوستان سے فارغ ہونے اور ایلخانیوں سے مطمئن ہونے کے بعد ۴۰۱ھ (۱۰۱۰ء) میں بلادِ غور۔ ۴۰۲ھ (۱۰۱۱ء) میں مرغاب علیا اور ۴۰۷ھ (۱۰۱۶ء) میں ترکستان کو اس کے دونوں مراکز حکومت یعنی بخارا سمرقند سمیت فتح کرلیا۔

اپنے عہد حکومت کے آخری ایام میں محمود کو ایک بڑے خطرے کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ابتدا میں سلجوقیوں کے متعلق محمود نے بے اعتنائی اختیار کی لیکن طغرل بیگ اور جعفری بیگ کی بدولت سلجوقی بہت طاقت ور بن گئے تھے۔ گو ۴۱۸ھ (۱۰۲۷ء) میں محمود نے سلجوقیوں کو مطیع کرلیا لیکن ان کے بڑھتے ہوئے اقتدار کو پوری طرح نہ دبا سکا۔

زندگی کے آخری ایام میں محمود خلفاء کے قدیم ممالک کی طرف نکل گیا اور دیلمیوں سے اصفہان چھین لیا۔ اس سفر کے بعد غزنی واپس آیا اور ۴۲۱ھ (۱۰۳۰ء) کے موسم بہار میں داعی اجل

Marfat.com

کو لبیک کہہ گیا۔

گو محمود کی شہرت علم پروری و معارف نوازی کی بدولت ہر طرف پھیل گئی تھی۔ لیکن تاریخ میں جو مقام بلند اسے حاصل ہوا، وہ اس کی جہانگیری اور جہانبانی کا نتیجہ تھا۔ اس کے عہد میں غزنی کا شہر ایک یونیورسٹی معلوم ہوتا تھا اور اس کے دربار میں جہان بھر کے بلند پایہ علماء و فلسفی جمع تھے۔ فردوسی جیسا عظیم المرتبت شاعر بھی یہیں تھا اور ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ محمود کا دربار ایشیا بھر میں اپنی مثال نہیں رکھتا تھا۔ یہاں شاندار عمارات، مساجد، فصیل اور دیگر خیراتی ادارے تھے یہ تمام چیزیں محمود نے ہندوستان سے سیکھی تھیں وہ ہندوستان سے دولت کے ہمراہ وہاں کا کچھ علم بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

محمود کی سلطنت لاہور سے اصفہان و سمرقند تک پھیلی ہوئی تھی۔ چونکہ ایران میں سلجوقیوں کی طاقت بڑھ رہی تھی، اس لیے سلطنت غزنی نے گھٹنا شروع کر دیا۔ سلجوقیوں نے صرف چند سال میں مسعود بن محمود کو مرو کے پاس شکست دے کر ایران و ماوراء النہر کے تمام علاقے چھین لیے اور ۴۲۹ھ ۴۳۷ھ (۱۰۳۷ء۔ ۱۰۴۷ء) تک بلخ و خوارزم سے لے کر اصفہان درے تک سب علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ اس شکست کے بعد شاہانِ غزنی کی حکومت صرف مشرقی ممالک پہ رہ گئی۔ ۵۵۶ھ (۱۱۶۱ء) میں غوریوں نے غزنی کو بھی فتح کر لیا۔ اب ان کی حکومت صرف ہندوستان پہ تھی۔ ۵۸۲ھ (۱۱۸۶ء) میں غوریوں نے یہاں سے بھی غزنویوں کو ختم کر دیا۔ اس لیے کہ غزنویوں میں صلاحیت حیات باقی نہیں رہی تھی۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۳۵۱	الپتگین	۹۶۲
۳۵۲	اسحاق	۹۶۳
۳۵۵	بلکاتگین	۹۶۶
۳۶۳	پیری	۹۷۲
۳۶۶	سبکتگین	۹۷۶

Marfat.com

۳۸۷	اسماعیل	۹۹۷
۳۸۸	محمود یمین الدولہ	۹۹۸
۴۲۱	محمد جلال الدولہ	۱۰۳۰
۴۲۱	مسعود اوّل الناصر الدین اللہ	۱۰۳۰
۴۳۲	مودود شہاب الدولہ	۱۰۴۰
۴۴۰	مسعود ثانی	۱۰۴۸
۴۴۰	علی ابوالحسن بہاؤ الدولہ	۱۰۴۸
۴۴۰	عبدالرشید عزّ الدولہ	۱۰۴۹
۴۴۴	طغرل (غاصب)	۱۰۵۲
۴۴۴	فرخزاد جمال الدولہ	۱۰۵۲
۴۵۱	ابراہیم ظہیر الدولہ	۱۰۵۹
۴۹۲	مسعود ثالث علاؤ الدولہ	۱۰۵۹
۵۰۸	شیرزاد کمال الدولہ	۱۱۱۴
۵۰۹	ارسلان سلطان الدولہ	۱۱۱۵
۵۱۲	بہرام شاہ یمین الدولہ	۱۱۱۸
۵۴۷	خسرو شاہ معز الدولہ	۱۱۵۲
۵۵۵_۵۸۲	خسرو ملک تاج الدولہ	۱۱۶۰_۱۱۸۶

(اس سلسلے کو غوریوں نے ختم کیا)

Marfat.com

غزنوی

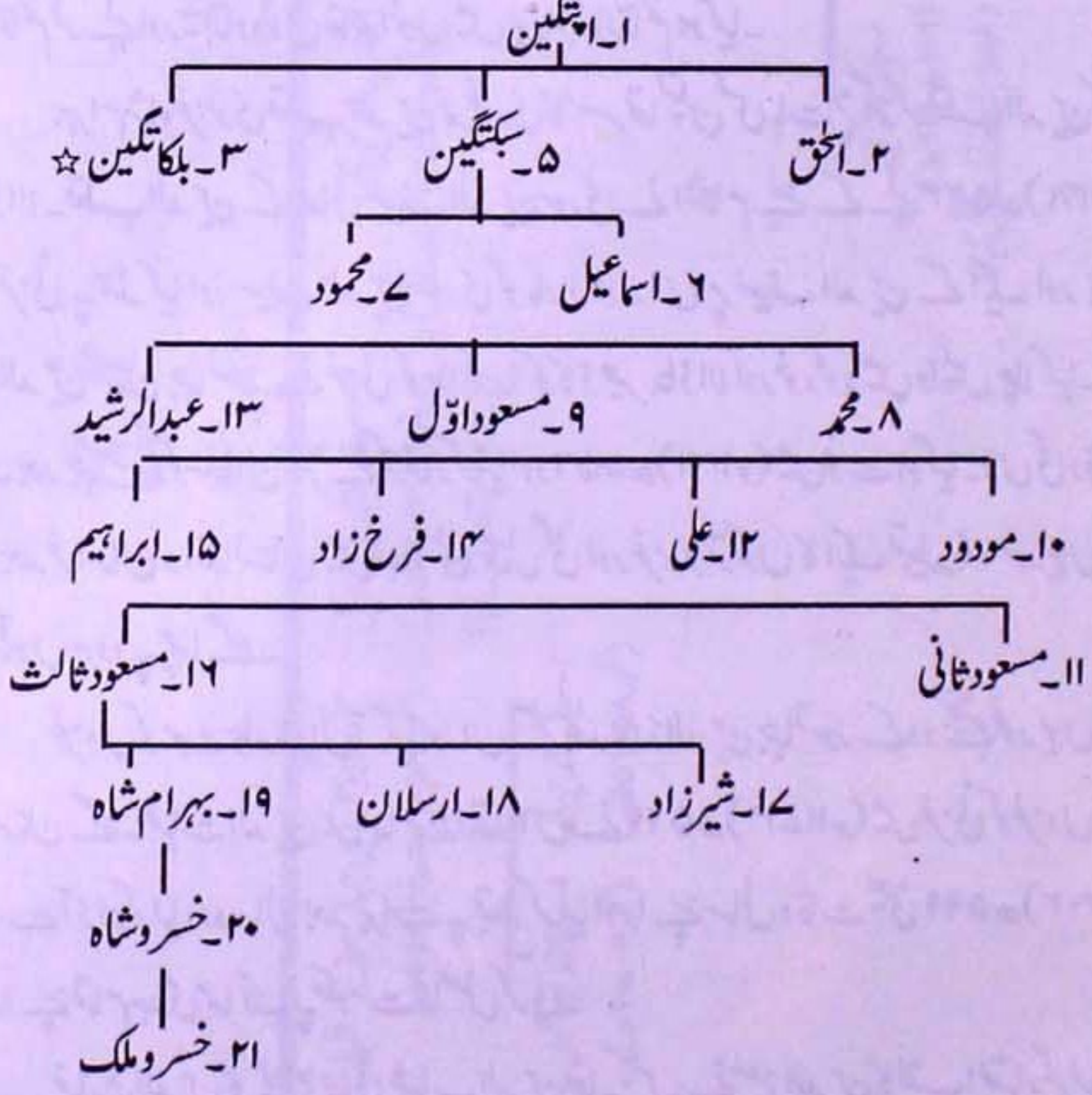

سبکتگین اور بلکاتگین ۔ایلتگین کے غلام تھے اور اسحاق بیٹا تھا۔

۱۰۵۔غوری

(افغانستان وہندوستان)

۵۴۳ھ تا ۶۱۲ھ

(۱۱۴۸ء تا ۱۲۱۵ء)

غور ہرات اور غزنی کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ قدیم زمانے سے ایک چھوٹے سے خاندان کا پایۂ تخت چلا آتا ہے۔ غور میں ایک مشہور قلعہ تھا جس کا نام تھا فیروزکوہ۔ یہ خاندان اسی میں مقیم تھا۔ ۴۰۱ھ (۱۰۱۰ء) میں محمود غزنوی نے اس علاقے کو فتح کرلیا۔ اس وقت غوریوں کا

Marfat.com

سردار محمد بن سوری تھا۔ اس امیر کی اولاد کافی عرصے تک محمود غزنوی کی طرف سے فیروز کوہ اور بامیان کی حکمران نامزد ہوتی رہی۔ ان میں سے بعض امراء نے غزنویوں کے ساتھ ازدواجی رشتے بھی قائم کر لیے اور نتیجتاً دونوں خاندانوں میں پورا اتحاد قائم ہو گیا۔

بہرام شاہ غزنوی قطب الدین محمد غوری کا سسر تھا لیکن کسی بات پر بگڑ کر قطب الدین کو قتل کر ڈالا۔ قطب الدین کے بھائی سیف الدین سوری نے انتقام لینے کے لیے ۵۴۳ھ (۱۱۴۸ء) میں غزنی پہ حملہ کیا اور سیف الدین سوری کو مار ڈالا۔ اس پر سیف الدین کے ایک اور بھائی علاؤالدین حسین جہانسوز نے غزنی کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا ڈالا اور خود غور میں واپس چلا گیا۔ کچھ مدت بعد جہانسوز کو سلطان سنجر نے گرفتار کر لیا اور ۵۵۶ھ (۱۱۶۱ء) میں فوت ہو گیا۔ اس کی وفات کے بعد خراسان و افغانستان میں بدامنی پھیل گئی اور غزو (ترکوں کا ایک قبیلہ)، موریوں اور سلجوقیوں ہر دو پہ چھا گئے۔

غزوں کو بہت جلد زوال آ گیا اور ان کے بعد علاؤالدین جہانسوز کے دو بھتیجے غوریوں کے سردار بن گئے۔ غیاث الدین بن سام بڑا تھا، اس نے ۵۶۹ھ (۱۱۷۳ء) میں غزنی کو غزوں کے پنجے سے آزاد کرایا، دو سال بعد ہرات پہ قبضہ کر لیا اور اپنے سال وفات یعنی ۵۹۹ھ (۱۲۰۲ء) تک اپنے تمام جدی ممالک پہ حکومت حاصل کر لی۔

غیاث الدین کا چھوٹا بھائی شہاب الدین تھا۔ جس نے معز الدین کا لقب اختیار کر لیا اور محمد غوری کے نام سے مشہور ہوا۔ اس نے غوری سلطنت کو صحیح معنوں میں وسیع کیا۔ اس نے سلجوقیوں سے خراسان کا ایک حصہ اور ۵۷۱ھ (۱۱۷۶ء) میں عرب حکمرانانِ ہند سے سندھ اور ملتان چھین لیے۔ نیز لاہور کے غزنوی حکمران کو ۵۸۲ھ (۱۱۸۶ء) میں اپنا مطیع بنا لیا۔ اس کے بعد اجمیر کے مہاراجہ پرتھوی پر حملہ کیا جو ایک چوہان راجپوت تھا۔ ۵۷۸ھ میں محمد غوری نے ہندوستان کے پہلے حملے میں سخت شکست کھائی اور بے حد نقصان اٹھایا لیکن ایک برس بعد تھانیسر کی لڑائی میں راجپوتوں کو بری طرح روندا۔ اس جنگ میں پرتھوی اور ڈیڑھ سو دیگر راجپوت راجے ہلاک ہوئے اور سارا شمالی ہندوستان محمد غوری کے قبضے میں آ گیا۔ ۵۹۰ھ (۱۱۹۴ء) میں گوالیار، بندھیل کھنڈ، بہار اور بنگالہ پر مختلف غوری سپہ سالاروں نے قبضہ کر لیا اور اس طرح سارے ہندوستان میں اسلام پھیلنا شروع ہو گیا۔

Marfat.com

غوری

شعبہ بامیان

۱-فخر الدین مسعود (۵۵۰؟)

ب-شمس الدین محمد

ج-بہاؤ الدین سام (م ۶۰۲ھ)

علاء الدین (غزنی ۶۰۲ھ-۶۰۳ھ)

د-جلال الدین (۶۰۶ھ-۶۰۹ھ) (خوارزم شاہ نے اسے قتل کیا)

قطب الدین محمد فیروز کوہ-اسے بہرام شاہ نے قتل کیا

۱-عز الدین حسین غور

۲-سیف الدین سوری غور و غزنی (۴۴-۵۴۳ھ) (اسے بہرام شاہ نے قتل کیا)

۳-علاؤ الدین جہاں سوز (غور ۵۴۴-۵۵۶ھ غزنی ۵۵۰ھ)

۴-سیف الدین محمد (غور ۵۵۶-۵۸ھ)

۹-علاؤ الدین اُتسز (غور ۱۰-۶۰۷ھ)

شہاب الدین محمد (مادین)

شجاع الدین علی (خرماس)

۱۰-علاء الدین محمد (غور و فیروز کوہ شہاب الدین کے عہد میں ۵۹۹-۶۰۳ھ دوبارہ ۶۱۰ھ میں- ۶۱۲ میں-اسے خوارزم شاہ نے شکست دی)

بہاء الدین سام (فیروز کوہ ۵۴۴ھ)

۵-غیاث الدین محمد (غور ۵۵۸ ہرات ۵۷۱ھ وفات ۵۹۹ھ)

۷-محمود (بست ۵۹۹ غور و فیروز کوہ ۶۰۳ھ وفات ۶۰۷ھ)

۸-بہاؤ الدین سام (غور و غیرہ ۶۰۷ھ)

۶-شہاب الدین معز الدین محمد غزنی ۵۶۹-سندھ ۵۷۱ھ لاہور ۵۸۳ھ ہندوستان ۵۷۸ھ و بعد غور و غزنی ۵۹۹ھ وفات ۶۰۲ھ)

Marfat.com

جب تک محمد غوری کا بڑا بھائی زندہ رہا یہ اس کا وفادار رہا لیکن جب اس کی وفات ہوگئی۔ ۵۹۹ھ (۱۲۰۲ء) تو یہ اس کا جانشین بن گیا اور تخت پر بیٹھتے ہی خوارزم شاہیوں سے جو ایران کو مطیع کرنے کے بعد افغانستان پر بڑھ رہے تھے، الجھ پڑا اور فکر قبیلہ کے ایک دستے نے ۶۰۲ھ (۱۲۰۶ء) میں اسے قتل کر ڈالا۔ اس کی وفات کے بعد غوریوں کا سلسلہ درہم برہم ہوگیا۔

اگرچہ اس کا بھتیجا محمود اس کا جانشین بنا لیکن سلطنت کا شیرازہ بڑی تیزی سے بکھرنے لگا۔ محمود غوری کے فوجی سردار جو دراصل ترکی النسل غلام تھے، ہر جگہ خود مختار بن بیٹھے۔ قطب الدین ایبک نے دہلی میں خاندانِ غلاماں کی بنیاد ڈال دی۔ ناصر الدین قباچہ سندھ میں اور یلدز غزنی میں حکومت کرنے لگا۔ محمود کے پاس مغربی افغانستان سے بھی چھوٹا علاقہ رہ گیا۔ یعنی بلادِ غور، ہرات اور خراسان کا کچھ حصہ۔ ۶۱۲ھ (۱۲۱۵ء) میں سلطان محمد خوارزم شاہ نے اس حصے پہ بھی قبضہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد غوری نسل کے بعض امیروں نے اپنے آبائی ملک کا کچھ حصہ واپس لے لیا اور ملوک کرت یعنی امرائے ہرات بھی غوری تھے۔

۱۰۶۔ سلاطینِ دہلی

ہندوستان

۶۰۲ھ تا ۹۶۲ھ

۱۲۰۶ء تا ۱۵۵۴ء

جب سلطان محمد غوری شمالی ہندوستان کو خود یا اپنے سرداروں کی وساطت سے کنارِ گنگا تک فتح کر چکا تو اس نے دہلی میں اپنے ایک غلام قطب الدین ایبک کو اپنا نائب مقرر کیا اور جب ۶۰۲ھ (۱۲۰۶ء) میں محمد غوری قتل ہوگیا تو قطب الدین نے خود مختاری کا اعلان کر دیا اور یہ پہلا فرمانروا ہے جس نے ہندوستان میں ایک باقاعدہ اسلامی سلسلے کی بنیاد ڈالی تھی۔ گو ہندوستان کا کچھ حصہ پہلے بھی غزنویوں کے زیر نگیں رہ چکا تھا۔ لیکن ان کا مرکز حکومت غزنی میں تھا اور ہندوستان کو وہ محض ایک نو آبادی سمجھتے تھے۔ مغلوں سے پہلے پانچ باقاعدہ سلسلے ہندوستان پہ

Marfat.com

حکمران رہے۔ جن میں یہ غلاموں کا سلسلہ پہلا تھا۔ ان کا سب سے بڑا بادشاہ التمش تھا۔ جس نے سندھ کے حاکم ناصر الدین قباچہ کو مغلوب کیا تھا اور حاکم بنگالہ کو شاہانِ دہلی کی سیادت تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ غزنی کے حاکم یلدز کا ارادہ یہ تھا کہ وہ سلطنت غزنی کو جسے خوارزم شاہیوں نے مٹا دیا تھا، پھر زندہ کرے۔ لیکن التمش نے یلدز کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہونے دیا۔ اسی طرح سلطان جلال الدین خوارزم شاہ (جو مغلوں سے بھاگ کر ہندوستان میں آ گیا تھا کی خواہش تھی کہ وہ ہندوستان میں اپنے پاؤں جمائے اور یہیں حکومت قائم کرے لیکن التمش کی ہوشیاری نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔

اہل ہند کی خوش قسمتی سمجھئے کہ تاتاری (جو جلال الدین خوارزم کا پیچھا کر رہے تھے) لب سندھ پہ زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے اور واپس چلے گئے۔ ہاں لوگوں میں گھبراہٹ ضرور پھیلی رہی۔ التمش کوہ بندھیا چل کے شمالی علاقے پہ قابض تھا۔ التمش ہی کے عہد میں خلیفۂ بغداد نے حکومت دہلی کو سرکاری طور پر تسلیم کیا۔ رضیہ ملکۂ ہند اسی فرمانروا کی بیٹی تھی۔ رضیہ سے کئی سو برس بعد یعنی ۱۸۵۸ء میں ایک اور عورت یعنی ملکۂ وکٹوریہ کو ہندوستان میں یہی منصب نصیب ہوا۔

اس سلسلے کے آخری بادشاہ کے عہد میں ہندوستان نے مل کر ان علاقوں کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی جن سے محمد غوری اور التمش نے انہیں محروم کیا تھا۔ چنانچہ بلبن کو چند ایک خطرناک بغاوتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ بلبن غلام گورنروں کو ہٹا کر باقی لوگوں کو مقرر کر رہا تھا اور یہ بغاوتیں اسی غلط پالیسی کا نتیجہ تھیں۔

غلاموں کے بعد خلجی آئے جن کی سلطنت کوہ بندھیا چل کے دوسری طرف بھی پھیلی ہوئی تھی اور دکن پر بھی قابض تھے۔

۶۹۷ھ (۱۲۹۷ء) میں علاؤالدین محمد نے گجرات کو دوبارہ فتح کیا۔ چتوڑ پر بھی قبضہ کر لیا اور ۷۰۳ھ (۱۳۰۳ء) میں راجپوتوں کو معمولی کوشش سے مطیع بنا لیا۔ اس کے خواجہ سرا اور سردار کافور نے دیوگری اور ورنگل پر بھی قبضہ کر لیا اور دکن کو دہلی کا ایک صوبہ بنا دیا۔

آخر سلطنت دہلی کی وسعت ہی اس زوال کا سبب بنی۔ تغلقی سلسلہ کے بانی محمد بن تغلق

Marfat.com

نے جب دیکھا کہ دہلی سے دکن پر حکومت نہیں کی جا سکتی تو چونکہ وہ ایک نہایت قابل سیاست دان تھا اس نے ان دیوگری کو اپنا دارالخلافہ بنا کر اس کا نام دولت آباد رکھ دیا لیکن اس تدبیر سے بھی وہ داخلی شورشوں کو نہ دبا سکا اور اس کا تمام وقت سلطنت کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک دوڑنے میں صرف ہو جاتا اس کے جانشینوں کے عہد میں صوبے مرکز سے جدا ہونے لگے اور سلاطین دہلی کی سلطنت سمٹ کر چھوٹی سی رہ گئی۔ ۸۰۱ھ (۹۹-۱۳۹۸ء) میں امیر تیمور کے حملوں نے باقی ماندہ کسر بھی نکال دی اور سارا شمالی ہند ایک مقتل بن گیا گو تغلقوں کے بعد سادات اور لودھی برسرِ اقتدار آئے۔ لیکن ان کی حکومتیں چھوٹی چھوٹی تھیں۔ بنگال، جونپور، مالوہ اور گجرات پر مختلف اسلامی سلسلے حکومت کر رہے تھے اور دوسری طرف راجپوتوں اور دکن کے ہندوؤں نے اپنے تمام علاقے واپس لے لیے تھے۔

اب مغلوں کا زمانہ آتا ہے۔ بابر نے ۹۳۲ھ اور ۹۳۷ھ (۱۵۲۶ء-۱۵۳۰ء) کے درمیانی عرصے میں بنگال کے بغیر باقی سارے ہندوستان پہ قبضہ کر لیا اور اس نے علاؤالدین خلجی کی بکھری ہوئی سلطنت کو پھر ایک رشتے میں پرو لیا۔ بابر کی وفات کے بعد شیر شاہ اور بنگال کے افغان سرداروں نے ۴۷-۹۴۶ھ (۴۰-۱۵۳۹ء) میں مغلوں کے لشکر کو شکست دی۔ شیر شاہ ایک ہوشیار اور مدبر افغان تھا۔ اس نے اسلامی سلطنت کو پھر زندہ کیا لیکن بعض علاقوں کے لوگ اس کی اطاعت سے انکار کرتے رہے اور جب ہمایوں نے ۹۶۲ھ (۱۵۵۴ء) میں ہندوستان پہ دوبارہ حملہ کیا تو یہ تمام لوگ اس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ مغلوں کا مشہور ترین فرمانروا اکبر تھا۔ جس نے سلطنت کو محکم بنیادوں پر اٹھایا اور اس کی نسل ۱۸۵۷ء تک فرمانروا رہی۔

الف۔ سلاطین مملوک

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۰۲	قطب الدین ایبک	۱۲۰۶
۶۰۷	آرام شاہ	۱۲۱۰

Marfat.com

۶۰۷	التمش۔شمس الدین	۱۲۱۰
۶۳۳	فیروز شاہ اوّل۔رکن الدین	۱۲۳۵
۶۳۴	رضیہ	۱۲۳۶
۶۳۷	بہرام شاہ۔معزالدین	۱۲۳۹
۶۳۹	مسعود شاہ علاؤالدین	۱۲۴۱
۶۴۴	محمود شاہ اول۔ناصرالدین	۱۲۴۶
۶۶۴	بلبن۔غیاث الدین	۱۲۶۵
۶۸۶	کیقباد۔معزالدین	۱۲۸۷

ب۔سلاطین خلجی

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۶۸۹	فیروز شاہ ثانی۔جلال الدین	۱۲۹۰
۶۹۵	ابراہیم شاہ اوّل۔رکن الدین	۱۲۹۵
۶۹۵	محمد شاہ اوّل۔علاؤالدین	۱۲۹۵
۷۱۵	عمر شاہ۔شہاب الدین	۱۳۱۵
۷۱۶	مبارک شاہ اوّل۔قطب الدین	۱۳۱۶
۷۲۰	خسرو شاہ۔ناصرالدین	۱۳۲۰

ج۔تغلق

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۲۰	تغلق شاہ اوّل۔غیاث الدین	۱۳۲۰
۷۲۵	محمد ثانی بن تغلق	۱۳۲۴

Marfat.com

۷۵۲	فیروز شاہ ثالث	۱۳۵۱
۷۹۰	تغلق شاہ ثانی	۱۳۸۸
۷۹۱	ابوبکر شاہ	۱۳۸۸
۷۹۲	محمد شاہ ثالث	۱۳۸۹
۷۹۵	سکندر شاہ اوّل	۱۳۹۲
۷۹۵	محمود شاہ ثانی	۱۳۹۲
۷۹۷	نصرت شاہ	۱۳۹۴
۸۰۲	محمود شاہ (دوبارہ)	۱۳۹۹
۸۱۵	دولت خاں لودھی	۱۴۱۲

د۔ سادات

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۱۷	خضر خان	۱۴۱۴
۸۲۴	مبارک شاہ ثانی۔ معزالدین	۱۴۲۱
۸۳۷	محمد شاہ رابع	۱۴۳۲
۸۴۷	عالم شاہ	۱۴۴۳

ہ۔ لودھی

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۵۵	بہلول لودھی	۱۴۵۱
۸۹۴	سکندر ثانی۔ ابن بہلول	۱۴۸۸
۹۲۳۔۹۳۰	ابراہیم ثانی بن سکندر	۱۵۱۷۔۱۵۲۶

(اس سلسلے کو مغلوں نے ختم کیا)

Marfat.com

و۔ افغان

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۴۶	شیر شاہ	۱۵۳۹
۹۵۲	اسلام شاہ	۱۵۴۵
۹۶۰	محمد خامس۔ عادل شاہ	۱۵۵۲
۹۶۱	ابراہیم ثالث۔ سور	۱۵۵۳
۹۶۲	سکندر شاہ ثالث	۱۵۵۴

(اس سلسلے کو مغلوں نے ختم کیا)

الف۔ مملوک

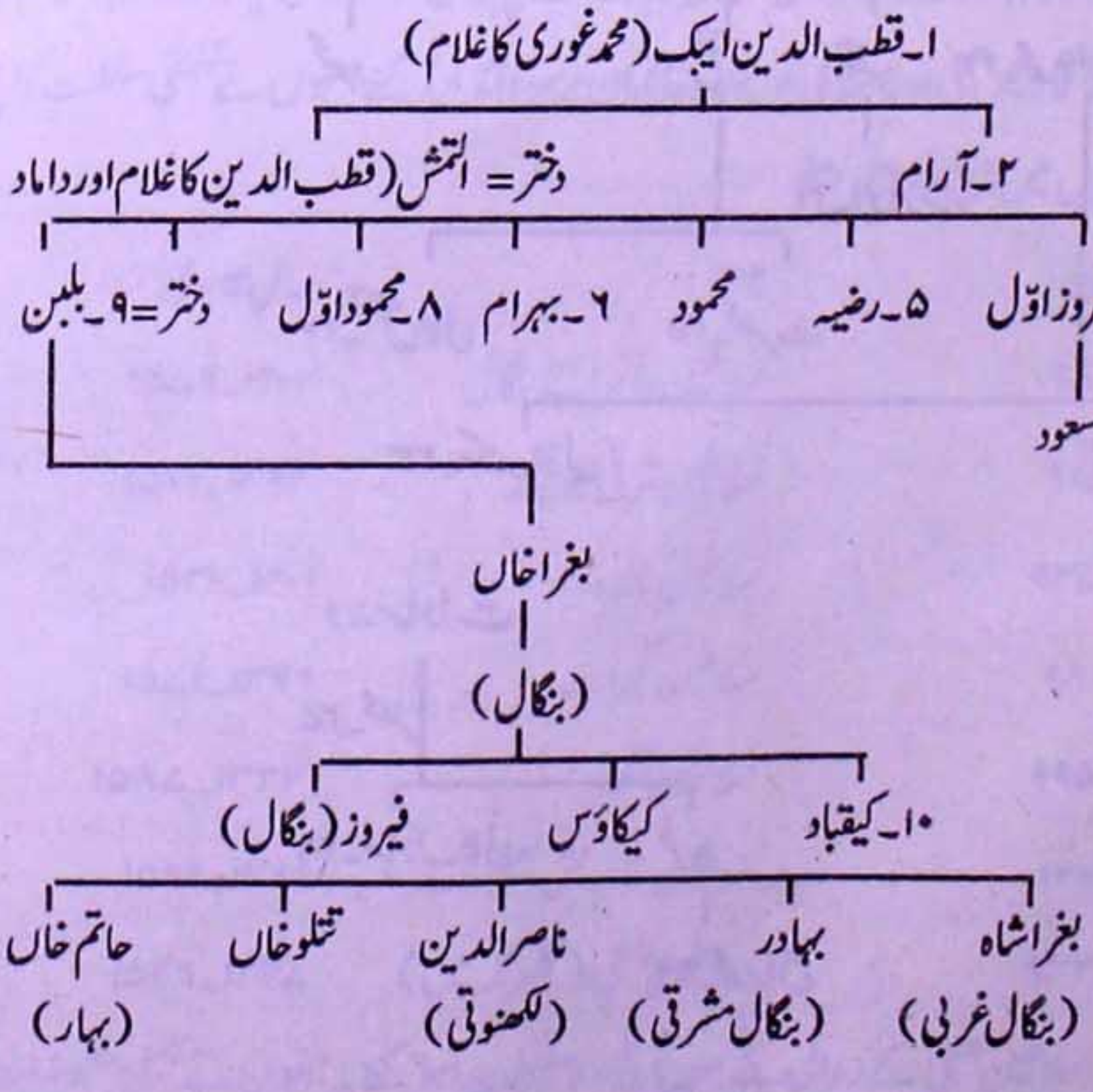

Marfat.com

ب۔ خلجی

- ۱۱۔ فیروز ثانی
  - ۱۲۔ ابراہیم
- نامعلوم
  - ۱۳۔ محمد اوّل
    - ۱۴۔ عمر
      - خسرو (ممبارک کا غلام)
    - ۱۵۔ مبارک اوّل

ج۔ تغلق

- ۱۷۔ تغلق اوّل
  - ۱۸۔ محمد
    - محمود
- سپہ سالار رجب
  - ۱۹۔ فیروز ثالث
    - فتح
      - ۲۰۔ تغلق ثانی
      - ۲۵۔ نصرت
    - ظفر
      - ۲۱۔ ابوبکر شاہ
    - ۲۲۔ محمد ثالث
      - ۲۳۔ سکندر اوّل
      - ۲۴۔ محمود ثانی

د۔ سادات

- ۲۷۔ خضر
  - ۲۸۔ مبارک ثانی
  - فرید
    - ۲۹۔ محمد رابع
      - ۳۰۔ عالم

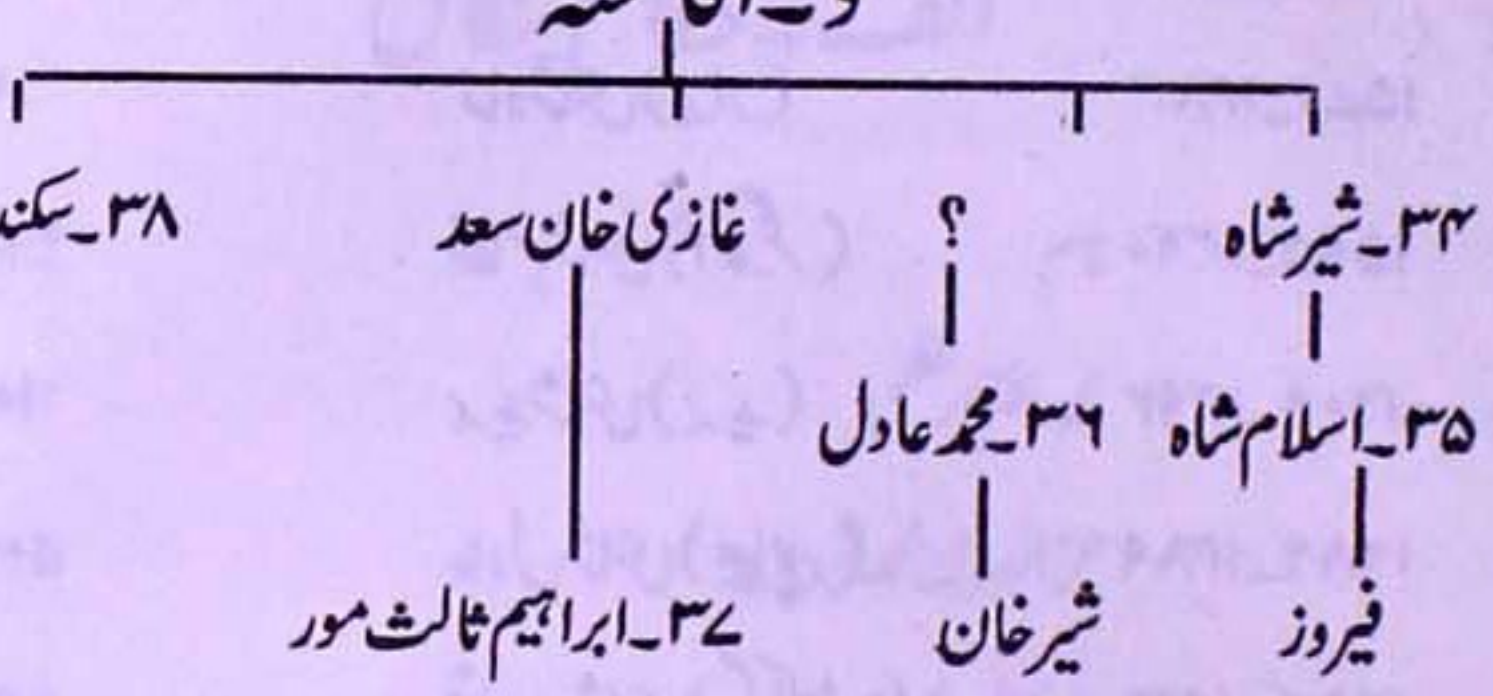

ہندوستان کے علاقائی سلسلے

محمد بن تغلق کی قلمرو میں سارا ہندوستان، تلنگانہ اور دکن کے بعض علاقے بھی شامل تھے۔ جو علاقے دور افتادہ تھے۔ وہ محمد بن تغلق کی وفات سے پہلے ہی خود مختار بن بیٹھے تھے اور چھٹی صدی ہجری کے آغاز میں کئی اور اسلامی اور ہندو خاندان برسرِ اقتدار آ گئے جنہوں نے تغلقی سلطنت کو اپنی اپنی سلطنتوں میں شامل کر لیا۔ مثلاً

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۸۴۔۵۹۹	سلاطین و امرائے بنگال	۱۵۷۶۔۱۲۰۲
۹۰۵۔۷۹۶	سلاطین شرقی جونپور	۱۵۰۰۔۱۳۹۴
۹۳۷۔۸۰۴	سلاطین مالوہ	۱۵۳۰۔۱۴۰۱
۹۸۰۔۷۹۹	سلاطین گجرات	۱۵۷۲۔۱۳۹۶
۹۹۵۔۷۳۵	سلاطین کشمیر	۱۵۸۷۔۱۳۳۴
۱۰۰۸۔۸۰۱	سلاطین خاندیش یعنی فاروقی	۱۵۹۹۔۱۳۹۹
۹۳۳۔۷۴۸	سلاطین بہمنی (گلبرگہ میں)	۱۵۲۶۔۱۳۴۷

سلاطین بہمنی کے زوال کے بعد پانچ اور سلسلے پیدا ہو گئے۔ جنہوں نے بہمنی مقبوضات کو بانٹ لیا۔ یعنی

Marfat.com

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۸۰_۸۹۰	عمادشاہی (برار)	۱۵۷۲_۱۴۸۴
۱۰۰۴_۸۹۶	نظام شاہی (احمد نگر)	۱۵۹۵_۱۴۹۰
۱۰۱۸_۸۹۷	بریدشاہی (برید)	۱۶۰۹_۱۴۹۲
۱۰۹۷_۸۹۵	عادل شاہی (بیجاپور)	۱۶۸۶_۱۴۸۹
۱۰۹۸_۹۱۸	قطب شاہی (گولکنڈہ)	۱۶۸۷_۱۵۱۲

ہندوستان کے سلسلوں کو اکبر نے اور دکن کے سلسلوں کو اورنگ زیب نے ختم کر کے ان کے متصرفات کو اپنی قلمرو میں شامل کر لیا۔

۱۰۷۔ امراء و سلاطینِ بنگال

۵۹۹ھ تا ۹۸۴ھ

(۱۲۰۲ء تا ۱۵۷۶ء)

بنگال کا پہلا فاتح محمد بختیار تھا۔ جس نے لکھنوتی کو اپنا دارالخلافہ بنایا اور بنگال کے ایک حصے کے ساتھ اردگرد کا کچھ علاقہ ملا کر ایک چھوٹی سی سلطنت قائم کر لی۔ ساتویں صدی ہجری کے نصف اول میں حکام بنگال کا پایۂ تخت سونار گاؤں تھا اور بنگال کے صوبے میں لکھنوتی اور سونار گاؤں بھی شامل تھے۔ ان تینوں علاقوں کا ایک مشترکہ دارالخلافہ بھی تھا۔ یعنی فیروز آباد یا پندوہ۔ ۸۵۰ھ (۱۴۴۶ء) میں لکھنوتی پایۂ تخت قرار پایا۔ لکھنوتی کا دوسرا نام گور تھا۔ ۹۷۲ھ (۱۵۴۶ء) میں ٹانڈہ مرکز حکومت بن گیا۔

حکامِ بنگال کی حکومت کچھ عرصہ کے لیے صوبۂ بہار، چٹاگانگ اور اڑیسہ پر بھی رہی ہے۔ جب سلاطین دہلی کی طاقت گھٹنے لگی تو امرائے بنگال نے خودمختار ہونے کی ٹھان لی۔ چنانچہ کئی آزاد خاندان برسرِ اقتدار آ گئے۔ ۹۴۴ھ اور ۹۴۶ھ کے درمیانی عرصہ میں ہمایوں نے بنگال پہ قبضہ کر لیا اور جب ۹۴۶ھ (۱۵۳۹ء) میں شیر شاہ نے ہمایوں کو شکست دی تو بنگال میں دوبارہ حکام مقرر ہونے لگے اور انہیں حکام نے ۹۶۰ھ میں کئی مستقل سلسلے کھڑے کر دیے۔

Marfat.com

الف۔ حکّامِ بنگال

ہجری	نام	عیسوی
۴۹۹	محمد بختیار خلجی	۱۲۰۲
۵۰۲	عزالدین محمد شیران	۱۲۰۵
۵۰۵	علاؤالدین مروان	۱۲۰۸
۵۰۸	غیاث الدین عوض	۱۲۱۱
۵۲۴	ناصرالدین محمود	۱۲۲۶
۵۲۷	علاؤالدین جانی	۱۲۲۹
۵۲۷	سیف الدین ایبک	۱۲۲۹
۵۳۱	عزالدین طغرل طغان خان	۱۲۳۳
۵۴۲	قمرالدین تمر خان قیران	۱۲۴۴
۵۴۴	اختیارالدین (مغیث الدین) یوزبک	۱۲۴۶
۵۵۶	جلال الدین مسعود ملک جانی	۱۲۵۸
۵۵۷	عزالدّین بلبن	۱۲۵۸
۵۵۹?	محمد ارسلان تتار خان	۱۲۶۰?
	شیر خان	
	امین خان	
۶۷۷	مغیث الدین طغرل	۱۲۷۸
۶۸۱	ناصرالدین بغرا خان	۱۲۸۲
۶۹۱	رکن الدین کیکاؤس	۱۲۹۱
۷۰۲	شمس الدین فیروز شاہ	۱۳۰۲

۷۱۸	شہاب الدین بغرا شاہ (مغربی بنگال)	۱۳۱۸
۷۱۰	غیاث الدین بہادر شاہ (مشرقی بنگال)	۱۳۱۰
۷۱۹	غیاث الدین بہادر شاہ (تمام بنگال)	۱۳۱۹
۷۲۳_۷۲۶	ناصر الدین لکھنوتی	۱۳۲۳_۱۳۲۵
۷۲۵_۷۳۱	بہادر شاہ دوبارہ بہرام کے ساتھ (مشرقی بنگال)	۱۳۲۴_۱۳۳۰
۷۳۱_۷۳۹	بہرام شاہ (اکیلا)	۱۳۳۰_۱۳۳۸
۷۲۶_۷۴۰	قدر خان	۱۳۲۵_۱۳۳۹
۷۲۴_۷۴۰	عزالدین اعظم الملک (ست گاؤں)	۱۳۲۳_۱۳۳۹

ب۔ سلاطینِ بنگالہ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۳۹_۷۵۰	فخر الدین مبارک شاہ (مشرقی بنگال)	۱۳۳۸_۱۳۴۹
۷۵۰_۷۵۳	اختیار الدین غازی شاہ (مشرقی بنگال)	۱۳۴۹_۱۳۵۲
۷۴۰_۷۴۶	علاؤالدین علی شاہ (مغربی بنگال)	۱۳۳۹_۱۳۴۵

خاندانِ الیاس

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۴۶	شمس الدین الیاس شاہ (مغربی بنگال)	۱۳۴۵
۷۵۳_۷۵۹	شمس الدین الیاس شاہ (تمام بنگال)	۱۳۵۲_۱۳۵۸
۷۵۹_۷۹۲	سکندر شاہ اوّل بن الیاس	۱۳۵۸_۱۳۸۹
	غیاث الدین اعظم شاہ بن سکندر (۷۷۲ھ میں بغاوت کی)	
۷۹۲	غیاث الدین اعظم شاہ بن سکندر (سلطنت مل گئی)	۱۳۸۹

Marfat.com

۷۹۹	سیف الدین حمزہ شاہ بن اعظم شاہ	۱۳۹۶
۸۰۹	شمس الدین بن حمزہ شاہ	۱۴۰۶

خاندانِ راجہ کانس

۸۱۲	شہاب الدین بایزید شاہ (راجہ کانس کے ساتھ)	۱۴۰۹
۸۱۷	جلال الدین محمد شاہ بن راجہ کانس	۱۴۱۴
۸۳۵	شمس الدین احمد شاہ بن محمد	۱۴۳۱

خاندانِ الیاس (دوبارہ)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۴۶	ناصر الدین محمود شاہ اوّل	۱۴۴۲
۸۶۴	رکن الدین باربک شاہ بن محمود	۱۴۵۹
۸۷۹	شمس الدین یوسف شاہ بن باربک	۱۴۷۴
۸۸۶	سکندر شاہ ثانی بن یوسف	۱۴۸۱
۸۸۶	جلال الدین فتح شاہ بن محمود اوّل	۱۴۸۱

سلاطین حبشی

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۹۲	سلطان شاہزادہ باربک	۱۴۸۶
۸۹۲	سیف الدین فیروز شاہ اول	۱۴۸۶
۸۹۵	ناصر الدین محمود شاہ ثانی بن فتح شاہ (از خاندانِ الیاس)	۱۴۸۹
۸۹۶	شمس الدین ابوالنصر مظفر شاہ	۱۴۹۰

Marfat.com

خاندان حسین شاہ

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۹۹	علاؤالدین حسین شاہ	۱۴۹۳
۹۲۵	ناصرالدین نصرت شاہ بن حسین	۱۵۱۸
۹۳۹	علاؤالدین فیروز شاہ بن نصرت	۱۵۳۲
۹۴۴_۹۳۹	غیاث الدین محمود شاہ ثالث بن حسین	۱۵۳۷_۱۵۳۲

(۹۱۳ھ میں ایک چھوٹے علاقے کا حاکم تھا)

(اس خاندان کو ہمایوں نے ختم کیا تھا)

خاندانِ سور

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۶۰	شمس الدین محمد سور غازی شاہ	۱۵۵۲
۹۶۲	بہادر شاہ خضر بن محمد سور	۱۵۵۴
۹۶۸	غیاث الدین جلال شاہ بن محمد سور	۱۵۶۰
۹۷۱	پسرِ غیاث الدین	۱۵۶۳

خاندانِ سلیمان قرارانی

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۹۷۱	سلیمان خان قرارانی (بہار و بنگال)	۱۵۶۳
۹۸۰	بایزید شاہ بن سلیمان	۱۵۷۲
۹۸۴_۹۸۰	داؤد شاہ بن سلیمان	۱۵۷۶_۱۵۷۲

(اس خاندان کو مغلوں نے ختم کیا)

Marfat.com

۱۰۸۔ سلاطینِ شرقی جونپور

خواجہ جہان (محمود تغلق کا وزیر) وزارت کو چھوڑ کر جونپور چلا گیا۔ جہاں اس نے ایک مستقل سلسلے کی بنیاد ڈال دی۔ اس کی قلمرو میں بہار، قنوج اور بھڑائچ بھی شامل تھے۔ اس خاندان نے نہایت دانش مندی سے حکومت کی۔ یہ لوگ اپنے پہلے آقاؤں یعنی سلاطین دہلی سے کئی مرتبہ الجھے اور دو دفعہ فتح بھی حاصل کی۔ اسی طرح سلاطین مالوہ سے بھی لڑتے جھگڑتے رہے۔ آخر ۸۸۱ھ اور بقول بعض ۸۷۹ھ میں جونپور پر سکندر شاہ بن بہلول نے قبضہ کر لیا لیکن حسین شاہ جونپوری کے بعض طرفدار شاہانِ دہلی کی اطاعت سے منحرف رہے اور مدتوں اپنے خاندان کو برسرِ اقتدار لانے کی کوشش کرتے رہے۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۹۶	خواجہ جہان	۱۳۹۴
۸۰۲	مبارک شاہ	۱۳۹۹
۸۰۳	شمس الدین ابراہیم شاہ شرقی بن مبارک شاہ	۱۴۰۰
۸۴۴	محمود شاہ بن ابراہیم	۱۴۴۰
۸۶۱	محمد شاہ بن محمود (اپنے والد کے ساتھ)	۱۴۵۶
۸۶۳۔۹۰۵	حسین شاہ بن محمود (۸۸۱ھ میں بنگال بھاگ گیا اور ۹۰۵ھ میں فوت ہو گیا)	۱۴۵۸۔۱۵۰۰

(اس سلسلے کو سلاطینِ دہلی نے ختم کیا)

۱۰۹۔ شاہانِ مالوہ

مالوہ راجپوتوں کا پرانا مرکز تھا۔ یہ راجپوت تین سو برس تک مسلمانوں کا مقابلہ کرتے رہے لیکن آخر سلطان بلبن کے عہد میں سلاطین دہلی کے سامنے ہتھیار ڈالنے پہ مجبور ہو گئے۔ مالوہ کا پایۂ

Marfat.com

تخت اوجین تھا۔ جسے راجپوتوں نے علم وادب کا مرکز بنا رکھا تھا اور ہر مؤرخ اس کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے۔ اس قلمرو کی حدود یہ تھیں۔ شمال میں چمبل، جنوب میں دریائے نربدا، مشرق میں بندھیل کھنڈ اور مغرب میں گجرات۔ سلاطینِ خلجی کے عہد میں ہوشنگ آباد، رتمبور اور ایلچ بھی اسی قلمرو کا حصہ تھے اور امرائے چتوڑ بھی کچھ مدت مالوہ کے خراج گزار رہے۔

اسلامی مالوہ کا پایۂ تخت مندو قرار پایا۔ جسے ہوشنگ غوری نے پہاڑی درّوں میں ایک وسیع جگہ پہ تعمیر کیا تھا۔

مالوہ میں دو اسلامی سلسلے فرمانروا رہے۔ پہلے سلسلے کا بانی دہلی کا ایک حاکم دلاور خان غوری تھا جس کے پوتے پر یہ خاندان ختم ہو گیا تھا پوتے کا نام محمد غزنی خان تھا۔ اس کا وزیر محمود خلجی تھا جس نے اپنے آقا کے زوال کے بعد خلجیوں کا سلسلہ شروع کیا جو ۹۳۷ھ (۱۵۳۰ء) تک جاری رہا۔ اس سلسلے کو گجرات کے فرمانرواؤں نے ختم کیا جو شاہان مالوہ سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہتے تھے۔

یہ خلجی فنِ جنگ کے ماہر تھے۔ ان کے عہد میں مالوہ کے لشکر ایک طرف دہلی کے دروازے تک اور دوسری طرف بیدر تک پہنچ گئے تھے اور چتوڑ نیز چندری کے راجپوتوں سے ہمیشہ لڑتے رہتے تھے۔

۱۔ غوری

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۰۴	دلاور خان غوری	۱۴۰۱
۸۰۸	ہوشنگ الب خان بن دلاور	۱۴۰۵
۸۳۸	محمد غزنی خان بن ہوشنگ	۱۴۳۴

۲۔ خلجی

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۳۹	محمود شاہ اول خلجی	۱۴۳۵

Marfat.com

۸۸۰	غیاث شاہ بن محمود	۱۴۷۵
۹۰۶	ناصر شاہ بن غیاث شاہ	۱۵۰۰
۹۱۶۔ ۹۳۷	محمود شاہ ثانی بن ناصر شاہ	۱۵۱۰۔۱۵۳۰

۱۱۰۔ سلاطینِ گجرات

گجرات جغرافیائی تحفظات کی وجہ سے مدتوں اسلامی حملوں سے محفوظ رہا اس کے سامنے صحرائے عظیم، کوہ ونیضیا کے سلسلے اور آراوالی کے پہاڑ واقع تھے اور اس لیے اس علاقے پر دریائی راستے کے بغیر چڑھائی مشکل تھی۔ آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں دہلی کے فرمانروا علاؤالدین نے گجرات پر قبضہ کر لیا۔ سو برس بعد گجرات دوبارہ خود مختار ہو گیا لیکن اس مرتبہ اس کے فرمانروا ہندوؤں کی بجائے مسلمان تھے۔ ۷۹۴ھ میں ایک ہندو راجپوت مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام ظفر خان تھا۔ اسے سلطان دہلی نے گجرات کا حاکم بنا کر بھیجا۔ لیکن ۷۹۹ھ (۱۳۹۶ء) میں اس نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ راجپوت راجے اور بھیل کے وحشی قبائل اس کے خلاف اُٹھ پڑے اور اس کی سلطنت ایک چھوٹے سے علاقے تک محدود ہو گئی جو ساحل دریا کی سطح مرتفع پہ واقع ہے۔ بایں ہمہ جزیرہ نمائے سورت تک کا ساحل اس کے قبضے میں تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے ایدر اور دیو پہ قبضہ کر لیا۔ جالور کو برباد کر ڈالا اور ۸۱۰ھ (۱۴۰۷ء) میں مالوہ کو مسخر کر لیا۔ احمد شاہ اوّل اس کا جانشین تھا جس نے احمد آباد کی بنیاد ڈالی اور اس کے بعد اس شہر کو پایۂ تخت بنا لیا۔ مغلوں کے عہد میں بھی یہی شہر گجرات کا دارالخلافہ رہا آج تک اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔

محمود شاہ اوّل نے مالوہ (جو بعد میں اس خاندان کے قبضے سے نکل گیا تھا) اور خاندیش کے ساتھ لڑائیاں شروع کر دیں۔ چمپنیر اور کاٹھیاوار کے ایک مشہور مقام جونگرہ کو فتح کر لیا۔ سمندری بیڑے کے زور سے دریائی ڈاکوؤں کو مسلسل شکستیں دیں اور ان پرتگالیوں سے بھی لڑا جنہیں بہادر شاہ نے دیو میں حقوق تجارت عطا کیے تھے۔ محمود اس لڑائی میں مارا گیا۔ اس خاندان کے آخری فرمانروا اپنے سرکش امرا کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہ گئے تھے۔ ۹۸۰ھ (۱۵۷۲ء)

Marfat.com

میں اکبر (مغل) نے اس علاقے پہ قبضہ کرلیا اور اس کی سابقہ شان کو دوبارہ زندہ کیا جو مسلسل تنازعات کی وجہ سے مٹ چکی تھی۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۹۹	مظفر شاہ اوّل۔ظفر خان	۱۳۹۶
۸۱۴	احمد شاہ اوّل	۱۴۱۱
۸۴۶	محمد کریم (قریم) شاہ	۱۴۴۳
۸۵۵	قطب الدین	۱۴۵۱
۸۶۳	داؤد شاہ	۱۴۵۸
۸۶۳	محمود شاہ اوّل بابقرا	۱۴۵۸
۹۱۷	مظفر شاہ ثانی	۱۵۱۱
۹۳۲	سکندر شاہ	۱۵۲۵
۹۳۲	ناصر خان محمود ثانی	۱۵۲۵
۹۳۲	بہادر شاہ	۱۵۲۶
۹۴۳	میران محمد شاہ فاروقی (از خاندانِ خاندیش)	۱۵۳۶
۹۴۴	محمود شاہ ثالث	۱۵۳۷
۹۶۱	احمد شاہ ثانی	۱۵۵۳
۹۶۹۔۹۸۰	مظفر شاہ ثالث حبیب	۱۵۶۱۔۱۵۷۲

Marfat.com

(اس سلسلے کو شہنشاہانِ مغلیہ نے ختم کیا)

۱۔ مظفر اوّل
|
تاتار خان
|
۲۔ احمد
|
۳۔ محمد اوّل — ۵۔ داؤد
۴۔ قطب الدین — ۶۔ محمود اوّل
|
۷۔ مظفر ثانی
|
۸۔ سکندر — ۹۔ محمود ثانی — ۱۰۔ بہادر شاہ — لطیف خان — بیٹی = عادل خاندیشی
۱۱۔ میران محمد — ۱۲۔ محمود ثالث
|
۱۳۔ احمد ثانی
|
۱۴۔ مظفر ثالث

۱۱۱۔ سلاطینِ خاندیش

اس سلسلے کا بانی ناصر خان ہے جس نے سلاطین دہلی کی اطاعت کا جُوا اتار پھینکا تھا اور یہ اپنے آپ کو عمر فاروقؓ کی پشت سے سمجھتا تھا۔ شاہان گجرات سے بھی رشتہ تھا۔ دریائے تپتی کا نشیبی علاقہ اس کی قلمرو میں شامل تھا۔ گجرات اور اس کی سلطنت کے درمیان ایک جنگل حدّ فارق کا کام دیتا تھا۔ اس کا پایۂ تخت قلعۂ اسیر گڑھ کے پاس ایک شہر برہان پور تھا۔

اکبر بادشاہ نے برہان پور پر قبضہ جمانے کے بعد ۹۷۰ھ (۱۵۶۲ء) میں ناصر خان کو اپنی طرف سے یہاں کا گورنر مقرر کر دیا۔ ۱۰۰۸ء میں مغلوں نے خاندیش کو مسخر کر لیا اور چھ ماہ کے

Marfat.com

محاصرے کے بعد قلعۂ اسیر گڑھ بھی مغلیہ سلطنت کا ایک حصہ بن گیا اور اس طرح یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۷۲	ملک راجہ	۱۳۷۰
۸۰۱	ناصر خان	۱۳۹۹
۸۴۱	میران عادل خان اوّل	۱۴۳۷
۸۴۴	میران مبارک اوّل	۱۴۴۱
۸۶۱	عادل خان ثانی	۱۴۵۷
۹۰۹	داؤد خان	۱۵۰۳
۹۱۶	عادل خان ثالث	۱۵۱۰
۹۲۶	میران محمد شاہ اوّل	۱۵۲۰
۹۴۲	میران مبارک ثانی	۱۵۳۵
۹۷۴	میران محمد ثانی	۱۵۶۶
۹۸۴	علی خان	۱۵۷۶
۱۰۰۵_۱۰۰۸	بہادر شاہ	۱۵۹۶_۱۵۹۹

(اس سلسلے کو بھی شاہانِ مغلیہ نے ختم کیا)

دکن

۱۱۲۔ سلاطینِ بہمنی

مسلمانوں نے دکن کے ایک حصے پر علاؤالدین (شاہ دہلی) کے عہد میں قبضہ کیا تھا۔ ہم اوراق گزشتہ میں بتلا چکے ہیں کہ علاؤالدین نے ۱۲۹۴ء میں دیوگری اور ایلچ پور کو مسخر کر لیا تھا اور سات پوڑہ پہاڑ کے جنوب میں اپنی نئی سلطنت کی بنیاد ڈال دی تھی۔

Marfat.com

۱۳۲۲ء میں محمد بن تغلق نے تلینگانہ کو فتح کر کے اس نئی سلطنت اسلامی کی حدود کو اور وسیع کر لیا اور کچھ عرصے تک دیوگری ہی کو جو بعد میں دولت آباد کے نام سے مشہور ہو گیا تھا، اپنا پایۂ تخت بنائے رکھا۔ محمد بن تغلق کے زمانے میں کافی انقلابات آئے جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ دکن کی یہ نئی سلطنت آزاد ہو گئی۔ ۷۴۷ھ (۱۳۴۷ء) سے دو سو برس بعد تک شاہانِ بہمنی گلبرگہ، درنگال اور بیدار (شمالی دکن) پر دریائے کیستنہ کے کناروں تک حکومت کرتے رہے۔

بہمنی سلسلے کا بانی ایک افغان حسن گانگو تھا جو پہلے دہلی کے ایک برہمن کے ہاں ملازم تھا۔ تغلقی شاہوں کے دربار میں بلند مناصب پہ فائز ہوا اور اپنا لقب ظفر خان رکھ لیا۔

جب اہلِ دکن نے محمد بن تغلق کے خلاف بغاوت کی تو حسن گانگو باغیوں کا سردار بن گیا۔ شاہی افواج کو دکن سے نکال دیا۔ گلبرگہ کے تخت پر سلطان بن کر بیٹھ گیا اور اپنا پورا نام علاؤالدین حسن گانگو ظفر خان بہمنی رکھ لیا۔

اس کی قلمرو شمال میں برار، جنوب میں دریائے کیستنہ، مشرق میں تلینگانہ، اور مغرب میں سمندر تک پھیلی ہوتی تھی۔ موجودہ بمبئی کا کافی علاقہ دکن کا بیشتر حصہ اور سورت اس قلمرو میں شامل تھے۔ تلینگانہ اور وجے نگر کے راجوں کو بزورِ شمشیر اپنا باجگزار بنا لیا تھا۔

علاؤالدین احمد ثانی کے عہد میں کنکن کا علاقہ بھی اس سلطنت میں شامل ہو گیا۔ خاندیش اور گجرات کے فرمانروا بھی مغلوب ہو گئے۔ ۸۷۵ھ (۱۴۷۱ء) میں محمد شاہ ثانی نے اڑیسہ پر حملہ کیا اور شہر کنجورام پہ قبضہ کر لیا۔ جنوب میں بلگاریوں کے راجے پر حملہ کر دیا اور اس طرح سلطنت بہمنی سمندر کے مشرقی ساحل سے مغربی ساحل تک پھیل گئی۔ جس میں سارا دکن اور میسور بھی شامل تھے۔

قلمرو بہمنی کی یہی توسیع اس کے زوال کا باعث بنی۔ محمد شاہ ثانی کے ایک سردار یوسف عادل شاہ نے بیجاپور کو آزاد کرا لیا۔ نظام الملک جنیر میں خود مختار بن بیٹھا اور عماد الملک نے برار میں علم استقلال بلند کر دیا۔ اور رفتہ رفتہ ساری سلطنت چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ گئی۔ ان جدید سلسلوں کے نام یہ ہیں۔ برار کے عماد شاہی بیدر کے برید شاہی، احمد نگر کے نظام شاہی بیجاپور کے عادل شاہی اور گولکنڈہ کے قطب شاہی۔ ان ہی سلسلوں نے بہمنی قلمرو کو آپس میں بانٹ لیا تھا۔

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۷۴۸	حسن گانگو علاؤالدین ظفر خان	۱۳۴۷
۷۵۹	محمد شاہ اوّل	۱۳۵۸
۷۷۶	مجاہد شاہ	۱۳۷۵
۷۸۰	داؤد شاہ	۱۳۷۸
۷۸۰	محمود شاہ اوّل	۱۳۷۸
۷۹۹	غیاث الدین	۱۳۹۷
۷۹۹	شمس الدین	۱۳۹۷
۸۰۰	تاج الدین فیروز شاہ	۱۳۹۷
۸۲۵	احمد شاہ اوّل	۱۴۲۱
۸۳۸	علاؤالدین احمد شاہ ثانی	۱۴۳۵
۸۶۲	علاؤالدین ہمایوں شاہ	۱۴۵۷
۸۶۵	نظام شاہ	۱۴۶۱
۸۶۷	محمد شاہ ثانی	۱۴۶۳
۸۸۷	محمود شاہ ثانی	۱۴۸۲
۹۲۴	احمد شاہ ثالث	۱۵۱۸
۹۲۷	علاؤالدین شاہ	۱۵۲۰
۹۲۹	ولی اللہ شاہ	۱۵۲۲
۹۳۲_۹۳۳	کلیم اللہ شاہ	۱۵۲۵_۱۵۲۶

(اس سلسلے کی سلطنت کو دکن کے نئے پانچ سلسلوں نے بانٹ لیا)

سلاطین بہمنی

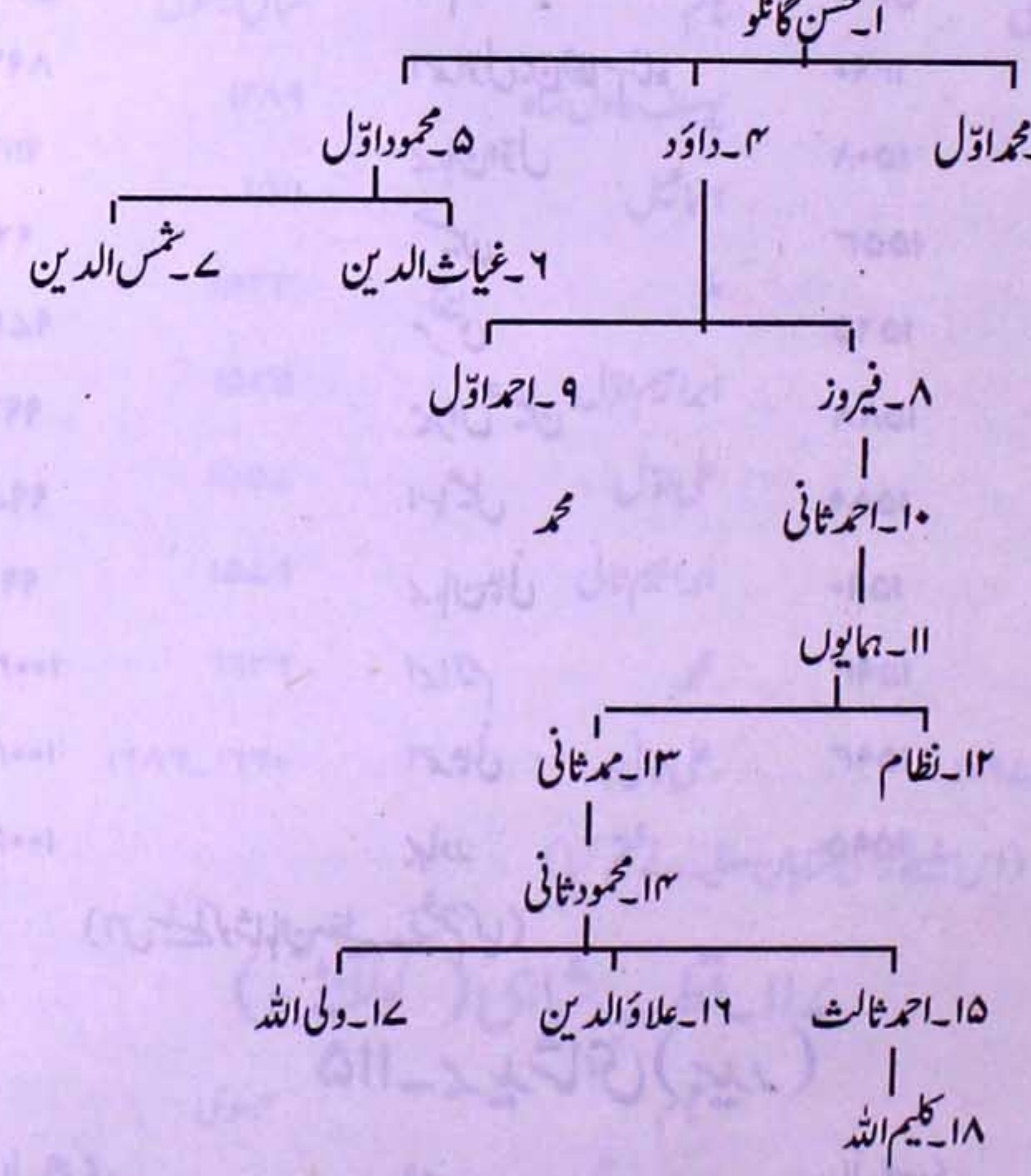

۱۱۳۔عمادشاہی (برار)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۹۰	فتح اللہ	۱۴۸۴
۹۱۰	علاؤالدین	۱۵۰۴
قریباً ۹۳۶	دریار	۱۵۲۹ قریباً
قریباً ۹۶۸	برہان	۱۵۶۰ قریباً
۹۷۶۔۹۸۰	توفان (غاصب)	۱۵۶۸۔۱۵۷۴

۱۱۴۔ نظام شاہی (احمد نگر)

ہجری	نام	عیسوی
۸۹۶	احمد اوّل بن نظام شاہ	۱۴۹۰
۹۱۴	برہان اوّل	۱۵۰۸
۹۶۱	حسین	۱۵۵۳
۹۷۲	مرتضٰی	۱۵۶۵
۹۹۶	میراں حسین	۱۵۸۸
۹۹۷	اسماعیل	۱۵۸۹
۹۹۹	برہان ثانی	۱۵۹۰
۱۰۰۳	ابراہیم	۱۵۹۴
۱۰۰۴	احمد ثانی	۱۵۹۴
۱۰۰۴	بہادر	۱۵۹۵

(اس سلسلے کو شاہانِ مغلیہ نے ختم کیا)

۱۱۵۔ برید شاہی (بیدر)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۹۷	قاسم اوّل	۱۴۹۲
۹۱۰	امیر اوّل	۱۵۰۴
۹۴۵	علی	۱۵۳۹
۹۹۰	ابراہیم	۱۵۶۲
۹۹۷	قاسم ثانی	۱۵۶۹
۱۰۰۰	مرزا علی	۱۵۷۲
قریباً ۱۰۱۸	امیر ثانی	۱۶۰۹ قریباً

Marfat.com

۱۱۶۔ عادل شاہی (بیجاپور)

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۸۹۵	یوسف عادل شاہ	۱۴۸۹
۹۱۶	اسماعیل	۱۵۱۱
۹۴۱	ملو	۱۵۳۴
۹۴۱	ابراہیم اوّل	۱۵۳۵
۹۶۵	علی اوّل	۱۵۵۷
۹۸۷	ابراہیم ثانی	۱۵۷۹
۱۰۳۵	محمد	۱۶۲۶
۱۰۷۰_۱۰۹۷	علی ثانی	۱۶۶۰_۱۶۸۶

(اس سلسلے کو بھی شاہانِ مغلیہ نے ختم کیا)

۱۱۷۔ قطب شاہی (گولکنڈہ)

ہجری	نام	عیسوی
۹۱۸	سلطان قلی	۱۵۱۲
۹۴۰	جمشید	۱۵۴۳
۹۵۷	سبحان قلی	۱۵۵۰
۹۵۷	ابراہیم	۱۵۵۰
۹۸۹	محمد قلی	۱۵۸۱
۱۰۲۰	عبداللہ	۱۶۱۱
۱۰۸۳_۱۰۹۸	ابوالحسن	۱۶۷۲_۱۶۸۷

(اس سلسلے کو بھی شاہانِ مغلیہ نے ختم کیا)

Marfat.com

۱۱۸۔ سلاطین مغلیہ

۹۲۳ھ تا ۱۲۷۵ھ

۱۵۲۵ء تا ۱۸۵۷ء

ہندوستان کے مغل فاتح بابر کا رشتۂ نسب[1] پانچویں پشت میں امیر تیمور سے جا ملتا ہے۔ ۸۸۸ھ (۱۴۸۲ء) میں بابر فرغانہ میں پیدا ہوا۔ جہاں اس کا والد حکمران تھا۔ جب شیبانی ازبکوں نے ۹۱۰ھ (۱۵۰۴ء) میں فرغانہ وغیرہ پر قبضہ کر لیا تو بابر افغانستان میں بھاگ آیا اور یہیں حکومت قائم کر لی۔ ۹۰۹ھ (۱۵۰۳ء) میں بدخشاں۔ ۹۱۰ھ میں کابل اور ۹۱۳ھ (۱۵۰۷ء) میں قندھار پر قابض ہو گیا۔ ۹۳۲ھ (۱۵۲۵ء) میں ترک فوج ہمراہ لے کر پنجاب پر حملہ کر دیا اور لاہور پر قابض ہو گیا۔ ۷ رجب ۹۳۲ھ ۲۰ اپریل ۱۵۲۶ء کو پانی پت کے میدان میں ابراہیم لودھی کو شکست دی معاً بعد دہلی اور آگرہ کو مسخر کر لیا اور اس کی حکومت کا دامن دریائے اٹک سے بنگال تک وسیع ہو گیا۔ بابر کا ارادہ یہ تھا کہ بنگال، گجرات اور مالوہ کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کر لے لیکن ۹۳۷ھ (۱۵۳۰ء) میں فوت ہو گیا۔

گو بابر کے انتقال کے وقت ہمایوں کی عمر صرف انیس برس کی تھی لیکن اس نے پختہ ارادہ کر لیا کہ وہ اپنے والد کی تجاویز جہانگیری کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔ چنانچہ اس نے گجرات اور مالوہ پر حملہ کیا لیکن ناکامیاب رہا۔ بنگال کے افغانوں نے شیر شاہ سوری (جس نے برار کی حکومت دھوکے سے حاصل کی تھی) کی سپہ سالاری میں مغل افواج کو شکست پہ شکست دینا شروع کی۔ چونسا کے مقام پر ۹۴۶ھ (۱۵۳۹ء) میں شیر شاہ نے ہمایوں پہ ایک ناگہانی حملہ کر کے مغل افواج کو بنگال کی حدود سے باہر نکال دیا اور قنوج میں ہمایوں کو ایک اور شکست دے کر گجرات کے بغیر باقی سارے ہندوستان پہ قبضہ کر لیا۔ ہمایوں پہلے سندھ میں پناہ گزین ہوا پھر ایران چلا گیا۔

پندرہ سال بعد ہمایوں نے انتقام لینے کا ارادہ کیا۔ شیر شاہ فوت ہو چکا تھا اور اس کے نااہل جانشینوں کی وجہ سے ملک میں بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ چنانچہ ایک ہی حملے میں ہمایوں نے ۹۶۲ھ

Marfat.com

(۱۵۵۵ء) میں دہلی پہ قبضہ کرلیا۔ ۱۵۵۶ء میں ہمایوں کا انتقال ہوگیا اور جلال الدین اکبر چودہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا۔

اکبر کے ایک سردار بیرم خان (ترکی النسل) نے ۲ محرم ۹۴۶ھ (۵ نومبر ۱۵۵۶ء) کو پانی پت کے تاریخی میدان میں ہندو افواج کو جو ہیمو کی کمان میں تھیں۔ شکست فاش دی۔ اس شکست کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکبر ہندوستان کے بہت بڑے حصے کے مالک بن گیا۔ دہلی اور آگرہ کی فتح بھی اسی لڑائی کا نتیجہ تھا۔ ۹۶۶ھ (۱۵۵۷ء) میں گوالیار ۹۶۷ھ (۱۵۵۹ء) میں جونپور اور ۹۶۹ھ و ۹۷۰ھ کے درمیانی عرصہ میں مالوہ اور خاندیش پہ قابض ہوگیا چتوڑ پر حملہ کرنے کے بعد ۹۷۵ھ (۱۵۶۷ء) میں راجپوتانہ اور ۹۸۰ھ (۱۵۷۲ء) میں گجرات پہ قبضہ کرلیا۔ بنگال نے شاہانِ مغلیہ کی اطاعت کا اعلان کرنے کے بعد بغاوت کر دی۔ چنانچہ ۹۸۲ھ ۔ ۹۸۴ھ (۱۵۷۵ء۔ ۱۵۷۷ء) کے درمیانی عرصے میں اکبر نے بنگال کو دوبارہ مطیع بنایا۔ ۹۹۴ھ (۱۵۸۷ء) میں کشمیر اور چھ برس بعد قندھار کو مسخر کرلیا۔

اکبر کو معلوم ہوگیا کہ دکن کے داخلی معاملات میں دخل دینا قرین مصلحت نہیں۔ اس لیے اس نے دکن کو نظر انداز کر کے ساری توجہ سلطنت کی مدافعت پہ مرکوز کر دی۔ چونکہ خاندیش کے ساحلی علاقہ کی طرف سے اسے پورا اطمینان حاصل نہیں تھا۔ اس لیے اسے مسخر کرلیا اور اس کے پایۂ تخت یعنی برہان پور اور اسیر گڑھ کے قلعہ کو جسے ۱۰۰۸ھ (۱۶۰۱ء) میں اکبر نے انگریز توپ اندازوں سے چھ ماہ کے مقابلے کے بعد حاصل کیا تھا۔ فوجی چھاؤنی بنالیا۔ مزید برآں برار کو قلعہ احمد نگر سمیت ۱۰۰۷ھ (۱۶۰۰ء) میں فتح کرلیا اور شاہانِ بیجاپور اور گولکنڈہ کو اپنا خراج گزار بنالیا جب تک کہ اکبر اپنی جنوبی سرحدات کی حفاظت سے فارغ نہ ہوا۔ اس نے دکن کی طرف توجہ نہ دی اور جب فارغ ہوگیا تو اس طرف متوجہ ہوا لیکن اس کی وفات ۱۰۱۴ھ (۱۶۰۵ء) تک خاص دکن کا علاقہ اس کے تصرف میں نہ آسکا۔

جہاں تک فتح دکن کا تعلق ہے۔ محمد بن تغلق کا صحیح جانشین اورنگ زیب عالمگیر تھا۔ اپنے والد شاہجہان کے زمانے میں عالمگیر ۱۰۴۵ھ سے ۱۰۵۲ھ (۱۶۳۶ء۔ ۱۶۴۳ء) تک دکن کے

Marfat.com

مفتوحہ علاقے کا حاکم رہا۔اس علاقے کواس نے چار قسموں میں بانٹ رکھا تھا۔اول دولت آباد اوراحمد نگر۔دوم۔خاندیش۔سوم۔تلینگانہ اور چہارم برار۔۱۰۶۶ھ(۱۶۵۶ء) میں شاہ گولکنڈہ کو بھی اپنا باجگزار بنالیا۔

چونکہ عالمگیر کے بھائیوں نے تختِ دہلی کے متعلق فتنہ بپا کر دیا تھا اس لیے عالمگیر دکن کی طرف پوری طرح متوجہ نہ ہو سکا۔ جب تخت نشینی ۱۰۶۹ھ(۱۶۵۹ء) کے بعد ان جھگڑوں سے فارغ ہوا۔تو ۱۰۹۱ھ(۱۶۸۱ء) میں جنوبی علاقوں میں مہمات کا وہ طویل سلسلہ شروع کیا جو بائیس برس بعد اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہوا۔ اس نے ۱۰۹۶ھ(۱۶۸۶ء) میں بیجاپور ۱۰۹۷ھ (۱۶۸۷ء) میں گولکنڈہ کی تسخیر کے ساتھ عادل شاہی اور قطب شاہی سلسلوں کو ختم کر ڈالا لیکن دکنی مرہٹوں کے نوخیز اقتدار کے سامنے اس کی ایک نہ چل سکی۔ ہر چند کہ اورنگ زیبی لشکر دکن کی ساری سرزمین کو روندتے رہے اور کئی ایک مستحکم مقامات پر قبضہ بھی کر لیا۔لیکن خاص دکن اور اس کے گردونواح کے پہاڑوں پہ وہ ایک مرتبہ بھی قبضہ نہ جما سکے۔

عالمگیر کی وفات ۱۱۱۸ھ(۱۷۰۷ء) میں ہوئی۔اس وقت تک اس کی سلطنت کابل سے دریائے ہگلی کے دہانے تک اور سورت سے ماسولی پٹن اور مدارس تک وسیع ہو چکی تھی۔ جزیرہ نمائے دکن کے بغیر باقی سارا ہندوستان اس کے زیرنگین تھا۔ہاں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جنوبی علاقوں میں عالمگیر کا تسلط محض برائے نام تھا اور جنوبی فرمانرواؤں کا اظہار اطاعت رسمی تھا۔

عالمگیر کے بعد سلطنت مغلیہ میں آثار ضعف نظر آنے لگے اس لیے کہ اس کے جانشین عموماً عیاش، ضعیف الارادہ اور فاسق تھے اور چند نئی اقوام مثلاً سکھوں، جاٹوں اور مرہٹوں کے مقابلہ سے ڈرتے تھے۔اسی کمزوری کا نتیجہ تھا کہ ۱۱۵۱ھ(۱۷۳۸ء) نادر شاہ اور ۱۱۶۲ھ(۱۷۴۸ء) نیز ۱۱۷۱ھ(۱۷۵۷ء) میں احمد شاہ درانی نے ہندوستان کو روند ڈالا۔ عالمگیر کی وفات سے پچاس برس بعد بعد جنوب میں مرہٹوں نے وہ طاقت حاصل کر لی کہ ان کی فوجیں گجرات سے ہوتی ہوئی دہلی تک نکل آئیں یہ نظام ہی تھا۔جس نے دکن میں مرہٹوں کو مشغول رکھا اور وہ باقی ہندوستان کی طرف پوری توجہ نہ دے سکے۔ راجپوت بھی مغل سیادت سے آزاد ہو چکے تھے دوسری طرف

Marfat.com

سکھوں نے پٹھانوں سے پنجاب چھین لیا تھا۔ آگرہ میں جاٹوں نے خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ اودھ اور بنگال میں نئے سلسلے بروئے کار آ گئے۔ کلکتہ، مدارس اور بمبئی پر ایسٹ انڈیا کمپنی نے قبضہ کر لیا تھا۔ ۱۱۷۰ھ (۱۷۵۷ء) میں پلاسی Plassey کی لڑائی اور ۱۱۷۸ھ (۱۷۶۴ء) میں بکسر Buxer کی جنگ کے بعد مغلوں کی طاقت ٹوٹ چکی تھی۔ گو بظاہر ان کی سلطنت ۱۲۷۵ھ (۱۸۵۷ء) تک باقی رہی لیکن آخری تین بادشاہ انگریزوں کے وظیفہ خوار تھے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر میں مغلوں کا آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر گرفتار ہو کر رنگون کی جیل میں ڈال دیا گیا جہاں ۱۲۷۰ھ (۱۷۸۲ء) میں اس کی وفات ہو گئی۔

ہجری	نام	عیسوی
۹۳۲	بابر۔ظہیرالدین	۱۵۲۶
۹۳۷	ہمایوں۔ناصرالدین	۱۵۳۰
۹۶۲	اکبر۔جلال الدین	۱۵۵۶
۱۰۱۴	جہانگیر۔نورالدین	۱۶۰۵
۱۰۳۷	☆داور بخش	۱۶۲۷_۱۶۲۸
۱۰۳۷	شاہجہان۔شہاب الدین	۱۶۲۸
۱۰۶۸	☆مراد بخش (گجرات میں)	۱۶۵۸
۱۰۶۸_۱۰۷۰	☆شجاع (بنگال)	۱۶۵۸_۱۶۶۰
۱۰۶۹	اورنگ زیب عالمگیر۔محی الدین	۱۶۵۹
۱۱۱۸	☆اعظم شاہ	۱۷۰۷
۱۱۱۹	☆کام بخش	۱۷۰۸
۱۱۱۹	شاہ عالم بہادر شاہ اوّل قطب الدین	۱۷۰۸
۱۱۲۴	جہاندار معزالدین	۱۷۱۲
۱۱۲۴	فرّخ سیر	۱۷۱۳

Marfat.com

۱۱۳۱	رفیع الدرجات۔شمس الدین	۱۷۱۹
۱۱۳۱	رفیع الدولہ شاہجہان ثانی	۱۷۱۹
۱۱۳۱	☆نیکوسیر	۱۷۱۹
۱۱۳۱	محمد شاہ ناصر الدین (رنگیلا)	۱۷۱۹
۱۱۳۲	☆ابراہیم	۱۷۲۰
۱۱۶۱	احمد	۱۷۴۸
۱۱۶۷	عالمگیر ثانی۔عزیز الدین	۱۷۵۴
۱۱۷۳۔۱۱۷۴	شاہجہان ثالث	۱۷۵۹۔۱۷۶۰
۱۱۷۳	شاہ عالم جلال الدین	۱۷۵۹
۱۲۰۲۔۱۲۰۳	☆بیدار بخت	۱۷۷۸
۱۲۲۱	محمد اکبر شاہ ثانی	۱۸۰۶
۱۲۵۳۔۱۲۷۵	بہادر شاہ ثانی	۱۸۳۷۔۱۸۵۷

(اس سلسلے کو برطانیہ نے ختم کیا)

Marfat.com

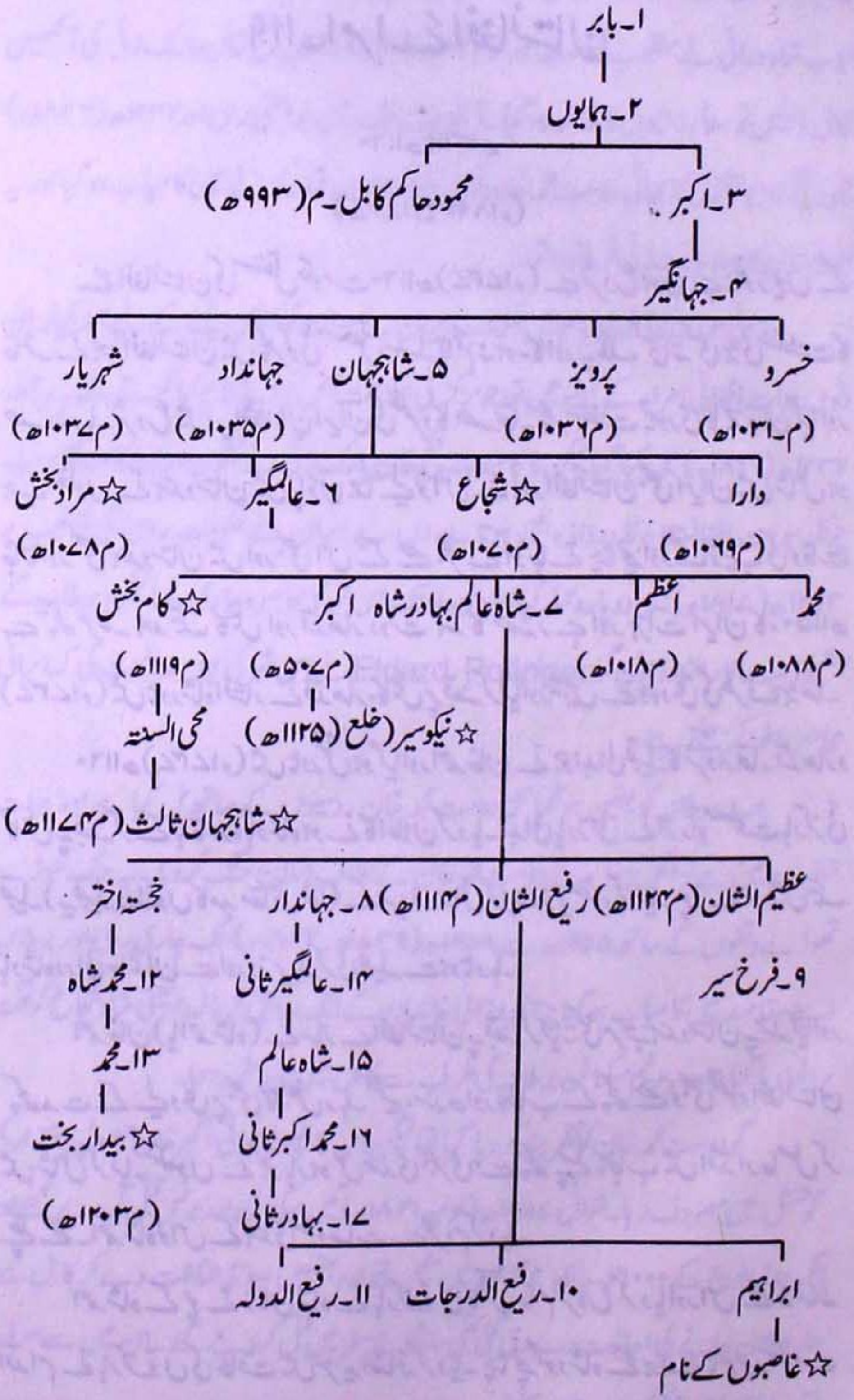
۱۔بابر
۲۔ہمایوں
محمود حاکم کابل۔م(۹۹۳ھ)
۳۔اکبر
۴۔جہانگیر
خسرو (م۔۱۰۳۱ھ)
پرویز (م۱۰۳۶ھ)
۵۔شاہجہان
جہانداد (م۱۰۳۵ھ)
شہریار (م۱۰۳۷ھ)
دارا (م۱۰۶۹ھ)
☆شجاع (م۱۰۷۰ھ)
۶۔عالمگیر
☆مراد بخش (م۱۰۷۸ھ)
محمد (م۱۰۸۸ھ)
اعظم (م۱۰۱۸ھ)
۷۔شاہ عالم بہادر شاہ
اکبر (م۵۰۷ھ)
☆نیکوسیر (خلع (۱۱۲۵ھ)
☆کام بخش (م۱۱۱۹ھ)
محی السنۃ
☆شاہجہان ثالث (م۱۱۷۴ھ)
عظیم الشان (م۱۱۲۴ھ)
رفیع الشان (م۱۱۱۴ھ)
۸۔جہاندار
۹۔فرخ سیر
۱۰۔رفیع الدرجات
۱۱۔رفیع الدولہ
ابراہیم
☆غاصبوں کے نام
خجستہ اختر
۱۲۔محمد شاہ
۱۳۔محمد
☆بیدار بخت
۱۴۔عالمگیر ثانی
۱۵۔شاہ عالم
۱۶۔محمد اکبر ثانی
۱۷۔بہادر ثانی (م۱۲۰۳ھ)

Marfat.com

۱۱۹۔امرائے افغانستان

۱۱۶۰ھ تا ۱۳۱۱ھ

(۱۷۴۷ء تا ۱۸۹۳ء)

نئے افغانستان کی مستقل حکومت ۱۱۶۰ھ (۱۷۴۷ء) سے شروع ہوئی ہے۔غوریوں کے خاتمہ کے بعد افغانستان میں پھر کوئی مستقل سلسلہ قائم نہ ہوسکا اور یہ ملک کسی نہ کسی بڑی سلطنت کا حصہ بنا رہا۔شروع میں یہ ایلخانانِ ایران کی قلمرو کا حصہ تھا۔پھر سلطنت تیموری کا جزو بن گیا اور جب مغلوں نے ہندوستان میں پاؤں جما لیے تو اس کے بعد افغانستان کبھی ایران میں شامل ہو جاتا اور کبھی ہندوستان میں اور کبھی اس کے حصے بخرے ہو جاتے چنانچہ اورنگ زیب کی وفات سے کچھ عرصہ بعد تک کابل اور قندھار دولت ہند کا حصہ رہے اور ہرات ایران کا، ۱۱۵۰ھ (۱۷۳۷ء) میں نادرشاہ افشار نے قندھار، کابل پر قبضہ کرلیا اور یہیں سے وہ دہلی کی طرف بڑھا۔

۱۱۶۰ھ (۱۷۴۷ء) میں نادر قتل ہو گیا اور احمد خان نے جو ابدالی قبیلہ کا سردار تھا۔قندھار و کابل پہ قبضہ کر کے با قاعدہ بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ابدالی یا درّانی نے از راہِ مصلحت بارکزئی قبیلہ (یہ قبیلہ درانیوں کا مدِ مقابل تھا) کے سردار جمال کو اپنا وزیر مقرر کر لیا۔ پورے سو برس تک بادشاہ درانی خاندان سے اور وزیر بارکزئی قبیلہ سے ہوتا رہا۔

احمد خان (یا احمد شاہ) نے سارے افغانستان پہ قبضہ کر لیا۔کئی مرتبہ ہندوستان پہ حملہ کیا اور کچھ مدت کے لیے دہلی پر بھی قابض رہا۔کشمیر، سندھ اور پنجاب کے کچھ حصے کو بھی قلمرو افغانستان میں شامل کر لیا۔سکھوں نے جو بارہویں صدی ہجری سے کچھ پہلے پنجاب میں اقتدار حاصل کر چکے تھے۔احمد شاہ کو اس کے ہندی مقبوضات سے محروم کر دیا۔

احمد شاہ کے پوتے زمان شاہ نے بارکزیوں کا قتل عام شروع کر دیا اور اس کے ظالمانہ اقدام نے بارکزیوں کی طاقت میں مزید اضافہ کر دیا۔ چنانچہ محمود شاہ کے برائے نام عہد حکومت اور شاہ شجاع کی حکومت کے آغاز میں بارک زئی وزرا نے عنانِ حکومت عملاً اپنے ہاتھ میں لے

Marfat.com

لی۔ گو درانیوں نے طاقت واپس لینے کے لیے ہاتھ پاؤں مارے لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ جب ایوب شاہ درانی نے مغلوب الغضب ہو کر ۱۲۳۴ھ (۱۸۱۸ء) میں فتح خان بارک زئی کی آنکھیں نکال ڈالیں تو معاً درّانیوں کا خاتمہ ہو گیا۔ آٹھ برس ملک میں بدامنی رہی اور ۱۲۴۲ھ (۱۸۲۶ء) میں فتح خان مقتول کا بھائی دوست محمد خان تخت افغانستان پہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا اور یہ افغانستان کا پہلا بارک زئی فرمانروا تھا۔

درّانی عہد کے آخری ایام میں حکومتِ ایران نے ہرات کو واپس لینے کے لیے حملہ کیا۔ ان دنوں ہرات افغانی امراء کے قبضے میں تھا جو مرکز کی اطاعت محض برائے نام کیا کرتے تھے۔ یہ حملہ ۱۲۳۲ھ (۱۸۱۶ء) میں کیا گیا لیکن ناکام رہا۔ فتح خان بارک زئی نے تشونِ ایران کا منہ پھیر دیا۔ چونکہ ہرات افغانستان کا دروازہ شمار ہوتا ہے اس لیے ایران نے حکومتِ روس کی ترغیب پر ۱۲۵۳ھ (۱۸۱۷ء) میں دوبارہ حملہ کیا اور دس ماہ تک اس شہر کا محاصرہ جاری رکھا لیکن برطانیہ کے مشہور سپہ سالار الڈرڈ پوٹن گر Eldard Potinger نے اس شہر کی یوں مدافعت کی کہ ایرانی محاصرہ اٹھا کر چلتے بنے۔

جب برطانیہ کو یقین ہو گیا کہ دوست محمد خان روسیوں کے ساتھ مل گیا ہے اور ہرات خطرے میں ہے تو انگریزوں نے دوست محمد خان کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ یہ جنگ تھوڑے تھوڑے وقفوں کے ساتھ ۱۲۵۵ھ سے ۱۲۵۸ھ (۱۸۳۹ء۔۱۸۴۲ء) تک جاری رہی اور برطانیہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گیا چنانچہ درّانی خاندان کے ایک سابق فرمانروا یعنی شاہ شجاع کو تخت پر بٹھا دیا گیا۔ اور سر ولیم میکناٹن برطانیہ کی طرف سے کابل میں سفیر مقرر ہوا۔

گو دوست محمد خان کو نظر بند کر دیا گیا تھا لیکن اس کا چھوٹا بھائی اکبر خان حصولِ اقتدار کی کوشش میں مصروف رہا۔ شوال ۱۲۵۷ھ (نومبر ۱۸۴۱ء) میں میکناٹن اور برنس قتل کر دیے گئے اور انگریزی فوج کے ۱۶۰۰۰ سپاہی جو کابل میں مقیم تھے اور جنہیں وعدۂ حفاظت دے کر کابل سے ہندوستان جانے کی اجازت دے دی گئی تھی، اثنائے سفر میں قتل کر دیئے گئے۔ ان میں سے صرف ایک سپاہی زندہ بچ کر ہندوستان پہنچا۔

Marfat.com

اس حرکت کا انتقام لینے کے لیے ۱۲۵۸ھ (۱۸۴۲ء) میں برطانیہ نے ایک فوج پوٹک Potick کے زیر کمان بھیجی اور اس حملے کے بعد افغان داخلی طور پر چالیس برس تک انتشار کا شکار رہے۔

۱۲۸۰ھ (۱۸۶۳ء) میں دوست محمد خان کی وفات ہوگئی۔ زندگی کے آخری سالوں میں وہ انگریز کا وظیفہ خوار تھا۔ اس کے انتقال کے بعد تاج وتخت کے متعلق اس کے لڑکوں اور پوتوں میں جھگڑا شروع ہوگیا۔ چنانچہ شیر علی خان کامیاب ہوا۔ چونکہ شیر علی خان کا رجحان روس کی طرف تھا اس لیے انگریزوں نے کابل پر پھر چڑھائی کردی اور شیر علی کو تخت سے اتار دیا اس کش مکش میں کاوگری قتل ہوگیا اور ۱۲۹۶ھ اور ۱۲۹۸ھ (۱۸۷۹ء۔۱۸۸۳ء) کے درمیان دو مرتبہ انگریزوں نے فوجیں بھیجیں۔ پہلی مرتبہ سٹورٹ Stewart کی کمان میں اور دوسری مرتبہ رابرٹس Roberts کی سپہ سالاری میں۔ ان حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزوں نے تخت کابل پہ عبدالرحمٰن کو بٹھادیا اور اسے امن قائم کرنے میں ہر قسم کی مدد دی۔

درّانی خاندان

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۱۶۰	احمد شاہ	۱۷۴۷
۱۱۸۷	تیمور شاہ	۱۷۷۳
۱۲۰۷	زمان شاہ	۱۷۹۳
۱۲۱۶	شاہ شجاع (شجاع الملک)	۱۸۰۱
۱۲۱۶	محمود شاہ	۱۸۰۱
۱۲۱۸	شجاع (دوسری مرتبہ)	۱۸۰۳
۱۲۲۴	محمود شاہ (دوبارہ اور آخر کار ہرات میں ۱۲۴۵ھ تک)	۱۸۰۹
۱۲۳۳	علی شاہ (کابل)	۱۸۱۷

۱۲۳۳	ایوب شاہ (پشاور و کشمیر)	۱۸۱۷
۱۲۴۵	کامران (ہرات ۱۲۵۸ھ تک)	۱۸۲۹
۱۲۵۵	شجاع (سہ بارہ)	۱۸۳۹
۱۲۵۸	فتح جنگ (اسی سال بھاگ گیا)	۱۸۴۲

بارک زئی خاندان

سالِ ہجری	نام	سالِ عیسوی
۱۲۴۲	دوست محمد خان	۱۸۲۶
۱۲۵۵_۱۲۵۸	شجاع (چوتھی مرتبہ)	۱۸۳۹_۱۸۴۲
۱۲۸۰	شیر علی خان	۱۸۶۳
۱۲۸۲_۱۲۸۴	افضل اور اعظم (بلخ اور کابل میں)	۱۸۶۵_۱۸۶۷
۱۲۹۶	یعقوب خان	۱۸۷۹
۱۲۹۶	عبدالرحمٰن خان[۲]	۱۸۷۹

درّانی

۱۔احمد

۲۔تیمور

۳۔زمان — ۴۔شجاع — ۶۔سلطان علی شاہ — ۷۔ایوب — فیروز — ۵۔محمود

قیصر — ۹۔فتح جنگ — ۸۔کامران

(کشمیر ۱۱۲۹_۱۱۳۳ھ)

Marfat.com

بارک زئی

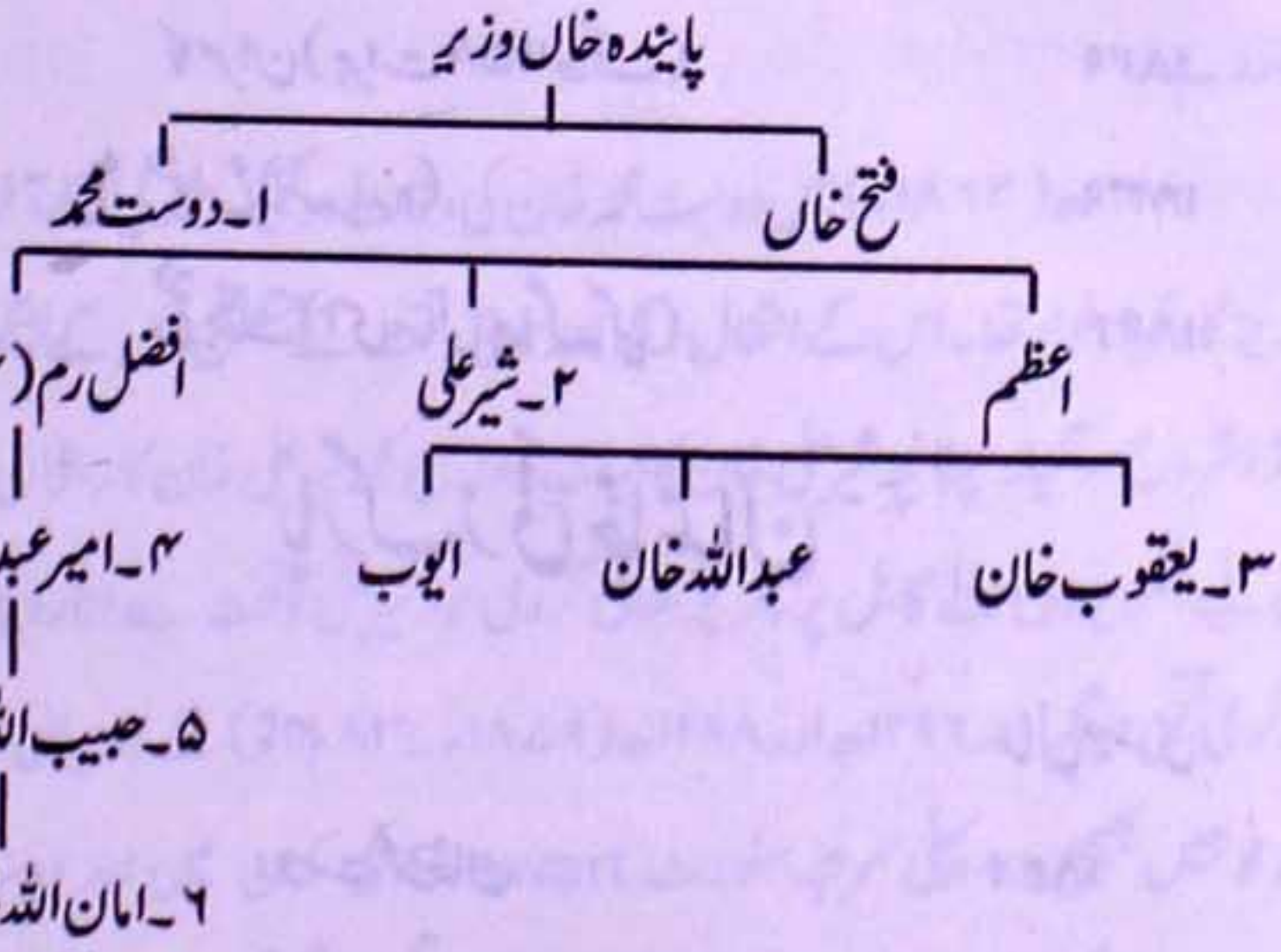

۱۔ بابر بن عمر شیخ بن سلطان ابوسعید بن محمد جلال الدین میراں شاہ بن تیمور۔

☆ یہ سب لوگ غاصب تھے۔ جو تخت حکومت پر ناجائز طور پر بیٹھ گئے تھے۔

۲۔ عبدالرحمن خان کے بعد مندرجہ ذیل امراء تخت نشین ہوئے۔

۱۳۱۹	حبیب اللہ خان	۱۹۰۱
۱۳۳۷	امان اللہ خان	۱۹۱۹
۱۳۴۸	بچہ سقا	۱۹۲۹
۱۳۴۸	نادر خان	۱۹۲۹
۱۳۵۲	ظاہر شاہ (۱۹۶۷ء میں بھی فرمانروا تھا)	۱۹۳۴ (مترجم)

Marfat.com

مصنف کی دیگر کتب

من کی دنیا	دانش رومی وسعدی
دوقرآن	میری آخری کتاب
معجم القرآن	عظیم کائنات کا عظیم خدا
معجم البلدان	رمز ایمان
تاریخ حدیث	مضامین برق
عظیم کائنات کا عظیم خدا	حرف محرمانہ
بھائی بھائی	سلاطین اسلام
	یورپ پر اسلام کے احسان

ISBN 969-503-836-0

9 799695 038368

الفیصل

ناشران و تاجرانِ کتب

غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Marfat.com